COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ ماریا اور کیٹی خلا میں

کیٹی سانپ کے سامنے

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قیمت: ۷/۵۰ روپے

جملہ حقوق بحق [illegible] پبلشرز محفوظ ہیں

بار اوّل ـــــ

ناشر: نیا مکتبہ اقرا۔ ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

طابع: الفرید پرنٹرز۔ لاہور

پیارے دوستو!

عنبر ناگ ماریا اپنے واپسی کے سفر میں عجیب و غریب اور ہوش اڑا دینے والے حالات سے دوچار ہیں۔ جوں جوں ان کا واپسی کا سفر آگے بڑھ رہا ہے حیرت ناک اور یقین نہ آنے والے واقعات پیش آ رہے ہیں۔ ان پر طرح طرح کی ڈراؤنی اور آسیبی آفتیں نازل ہو رہی ہیں۔ لیکن میں زیادہ تفصیل بتا کر آپ کی دلچسپی ختم نہیں کروں گا۔ جن دوستوں نے پچھلی قسطوں کو پڑھ کر اپنی پسند اور مبارک کے خط مجھے لکھے ہیں۔ میں ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ آپ دوستوں کے خط میری حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور پھر میں تازہ دم ہو کر آپ کے لیے عنبر ناگ ماریا لکھنے بیٹھ جاتا ہوں۔

تمہارا انکل

اے حمید

۴-۴۵۴۔ راہ چمن

سمن آباد ـــ لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

سپیرے کی کھوپڑی
خونخوار کلوپس
طلسمی انگلی
پتھر کی زندہ عورت
کیٹی سانپ کے سامنے

سپیرے کی کھوپڑی

دھارگ نے کہا:

"اس نوجوان کا نام ناگ ہے۔ وہ کل شام کو میرے دوست اور شہر کے جاگیر دار جباش کے گھر آنے والا ہے۔"

افریقی سپیرے نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اسے ایک مدت سے ایسے سانپ کی تلاش تھی جو پانچ سو سال تک زندہ رہنے کے بعد انسان بن سکتا ہو۔ آج اس کے دل کی امید بھر آئی تھی۔ اس نے آنکھیں کھول دیں اور مٹی کے ایک مٹکے میں سے ایک کالی ڈبی نکال کر دھارگ کو دی۔ اس ڈبی میں ناگ بوٹی کی راکھ تھی۔

افریقی سپیرے نے دھارگ سے کہا:

"اس ڈبی میں ناگ بوٹی کی راکھ ہے۔ اس راکھ کو پانی سے بھرے ہوئے گلاس میں ڈال کر ملا دینا۔ جب ناگ آئے تو پیچھے سے اس پر یہ پانی پھینک دینا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کے ساتھ ہی وہ زمین پر بے ہوش ہو کر گر پڑے گا اور تمہاری آنکھوں کے سامنے ایک چھوٹے سے نیم مُردہ نسواری سانپ میں بدل جائے گا۔ تم اس سے ڈرنا مت۔ وہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکے گا۔ تم اسے اسی کالی ڈبی میں ڈال کر میرے پاس لے آنا۔ میں اسے دھوپ میں سکھا کر اس سے ایک خاص دوائی تیار کروں گا۔ خبردار اسے مارنے کی کوشش نہ کرنا۔ نہیں تو وہ پھر سے زندہ ہو جائے گا اور تم پر حملہ کر دے گا۔ جاؤ۔ میں تمہارا اسی جگہ انتظار کروں گا۔“

دھارگ بڑا خوش ہوا۔ اسے ناگ کو ٹھکانے لگانے کا نسخہ مل گیا تھا۔ اس نے ناگ بوٹی والی کالی ڈبی اپنی جیب میں رکھی اور سیدھا حباش کے پاس آیا اور اسے سارے حالات بیان کر دیئے۔ حباش کو جب معلوم ہوا کہ ناگ سے اس کا پیچھا چھوٹ جائے گا تو وہ بھی بہت خوش ہوا۔ دوسری طرف ناگ جنگل والے غار میں حباش کے بھتیجے حبال کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے اسے بتا دیا تھا کہ دوسرے روز شام کو وہ جائیداد کے سارے کاغذ لا کر اس کے حوالے کر دے گا۔ اور پھر اسے اس کے ساتھ چل کر

اپنی جائیداد پر قبضہ کر لینا ہو گا۔ حبّال ویسے خوش تھا مگر اسے اپنے چچا سے ڈر بھی لگ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا اس کا چچا اتنی آسانی سے جائیداد اس کے حوالے کرنے والا نہیں ہے۔ لیکن وہ خاموش تھا اور تیل دیکھ رہا تھا اور تیل کی دھار دیکھ رہا تھا۔

وقت مقررہ پر شام ہوئی تو ناگ نے حبال سے کہا:

”میں تمہارے چچا حباش کی حویلی میں اس سے تمہاری جائیداد کے کاغذات لینے جا رہا ہوں اگر مجھے دیر ہو گئی تو تم گھبرانا مت اور ہاں۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ اس غار ہی میں رہنا۔ اس غار سے نکل کر کہیں مت جانا۔ میرے ساتھ کیسے بھی حالات کیوں نہ ہو گئے۔ میں واپس اسی غار میں آنے کی کوشش کروں گا۔“

حبال خاموش رہا۔ اسے جائیداد کی واپسی کی اُمید بہت کم تھی۔ کچھ اس لیے بھی کہ وہ ناگ کی اصل طاقت سے واقف نہیں ہوا تھا۔ ناگ چلا گیا۔

حویلی میں حباش اس کا انتظار کر رہا تھا۔ حباش نے ناگ کی اطلاع پا کر اسے اپنی خواب گاہ میں بلا لیا۔ وہاں دھارگ بھی پردے کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ اس کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا گلاس تھا جس میں افریقی پیرے کی دی ہوئی ناگ بوٹی کی راکھ ملی ہوئی تھی۔ ناگ نے خوابگاہ میں جاتے ہی پوچھا:

"حباش! کیا تمہارا آدمی تمہاری مہر لے کر واپس آ گیا ہے؟"

حباش نے مسکراتے ہوئے کہا:

"ہاں میرے بھائی۔ وہ آ گیا ہے۔ تم یہاں کرسی پر بیٹھو۔ میں ابھی مہر اور کاغذات منگواتا ہوں۔"

حباش نے ایک رسی کھینچی جو نوکر کو بلانے کے لیے وہاں پلنگ کے سرہانے لٹکتی رہتی تھی۔ مگر اس روز رسی کے آگے سے گھنٹی ہٹا دی گئی تھی۔ ناگ کو جال میں پھنسایا جا رہا تھا۔ ناگ کو اس کا علم نہیں تھا۔ وہ حباش پر اعتبار کرتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس وقت اس کی پیٹھ اس پردے کی طرف تھی جس کے پیچھے مکار دھارگ ناگ بوٹی والا پانی لیے بالکل تیار کھڑا تھا۔ یہ موقع بڑا مناسب تھا۔ جونہی ناگ کرسی پر بیٹھا دھارگ پردے کے پیچھے سے نکلا اور اس سے پہلے کہ ناگ اس کے قدموں کی آہٹ کی آواز سن کر اس کی طرف چونک کر دیکھتا دھارگ نے ایک سیکنڈ میں گلاس کا پانی اس پر پھینک دیا۔

جونہی ناگ بوٹی والا پانی ناگ کے جسم پر گرا اسے ایک شدید دھچکا سا لگا اور وہ کرسی پر سے ایک فٹ اوپر کو اچھلا اور پھر دھڑام سے فرش کے قالین پر گرا اور گرتے ہی بے ہوش ہو گیا۔ حباش پلنگ سے اٹھ آیا۔ دھارگ بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے کہا:

"حباش! میرے دوست کا جادو کام کر گیا۔ اب تم دیکھو گے کہ یہ ناگ ایک چھوٹے سے نسواری سانپ میں تبدیل ہو جائے گا۔"

اور ایسا ہی ہوا۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ناگ کا انسانی جسم غائب ہو گیا اور اس کی جگہ قالین پر ایک چھوٹا سا نسواری سانپ جلیبی کی طرح پڑا تھا اور اپنی جگہ سے ذرا سی بھی حرکت نہیں کر رہا تھا۔

حباش تو خوشی سے چلا اٹھا:

"دھارگ! اسے یہیں کچل کر رکھ دو۔"

دھارگ نے جلدی سے کہا:

"نہیں نہیں۔ ایسا نہیں کرتا۔ ورنہ یہ پھر سے زندہ ہو کر تمہیں ڈس دے گا۔ میرے جادوگر دوست نے کہا تھا کہ جب ناگ سانپ میں بدل جائے تو اسے اسی کالی ڈبی میں بند کر کے میرے پاس لے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آنا۔ وہ اسے دھوپ میں سکھا کر اسے پیس ڈالے
گا اور اس کی کوئی طلسمی دوا بنائے گا۔"

یہ کہہ کر دھارگ نے ایک چھوٹی سی لکڑی کی مدد سے
ناگ کو اٹھا کر کالی ڈبی میں بند کر دیا اور بولا:

"حباش! میں نے تمہارے راستے سے تمہارے سب
سے بڑے اور خطرناک دشمن کو ہمیشہ کے لیے ہٹا
دیا ہے۔ میں اسے اپنے جادوگر دوست کے حوالے
کر کے ابھی آتا ہوں۔"

حباش نے کہا:

"کہیں یہ پھر سے زندہ ہو کر یہاں تو نہیں آ جائیگا؟"

دھارگ بولا: "تم گھبراؤ نہیں دوست۔ میں نے اس
کا سارا بندوبست پہلے ہی سے کر لیا ہے۔ ناگ
اب ختم ہو چکا ہے کل میرا جادوگر دوست اسے
دھوپ میں سکھا کر اس کی لاش کو بھی ہمیشہ کے
لیے ختم کر دے گا۔"

دھارگ نے کالی ڈبی جیب میں رکھی۔ حویلی سے باہر
نکل کر گھوڑے پر بیٹھا اور اسے سرپٹ دوڑاتا جنگل میں
افریقی سپیرے کے پاس پہنچ گیا۔ اسے جیب سے ڈبی نکال
کر دی۔ بوڑھا افریقی سپیرا اس وقت جھونپڑی کے آگے

آگ کا الاؤ روشن کیے بیٹھا ایک سانپ سے کھیل رہا
تھا۔ اس نے ڈبی کو کھول کر دیکھا تو اس میں نسواری سانپ بے حس
حرکت پڑا تھا۔ وہ بے حد خوش ہوا۔ فوراً سمجھ گیا کہ یہی
ناگ سانپ ہے جو سانپ سے انسان بن سکتا تھا مگر
اس وقت اس کی ساری طاقت ختم ہو چکی تھی اور وہ
بے ہوش تھا۔ افریقی سپیرے نے ڈبی مٹی کی ہانڈی میں رکھ
دی اور دھارگ سے کہا:

"اب تم جا سکتے ہو۔ ناگ میرے قبضے میں آ
چکا ہے۔ تم یہی سمجھو کہ یہ مر گیا ہے۔ اب یہ
کبھی زندہ ہو کر تمہارے دوست حباش کی حویلی
کا رُخ نہیں کر سکے گا۔ میں اسے کل دھوپ نکلتے
ہی سوکھنے کے لیے ڈال دوں گا۔ دھوپ میں
یہ بہت جلد سوکھ کر سخت ہو جائے گا۔ پھر میں
اسے کونڈی میں پیس کر اس کی دوا تیار کرونگا۔
تم بے فکر ہو کر چلے جاؤ۔ تمہارا دشمن ختم
ہو گیا ہے۔"

دھارگ نے ہاتھ باندھ کر کہا:

"مہاراج! کہیں یہ پھر سے زندہ تو نہیں ہو جائے گا؟"

افریقی سپیرے نے مسکرا کر کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میری ساری زندگی سانپوں میں گذر گئی ہے۔ میں جو کہتا ہوں اس پر اعتبار کرو۔ یہ ناگ مرچکا ہے یہ دوبارا زندہ نہیں ہو سکتا۔ اب تم جاؤ اور مجھے میرے سانپ سے کھیلنے دو۔"

دھارگ نے جھک کر شکریہ ادا کیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں سے چل دیا۔

افریقی سپیرے نے اس سانپ کو مٹی کے کٹورے میں بند کر دیا جس کے ساتھ وہ کھیل رہا تھا۔ اور ناگ والی کالی ڈبی کو کھول کر اسے اپنی ہتھیلی پر رکھ دیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ یہ ناگ سانپ ہی تھا۔ اس کی آنکھیں کبھی دھوکا نہیں کھا سکتی تھیں لیبی نما نسواری سانپ سے خاص بُو بھی نکل رہی تھی۔ اب افریقی سپیرا بے چینی سے دھوپ نکلنے کا انتظار کرنے لگا۔ اسے صبح سورج نکلنے تک صبر کرنا تھا۔ اس کے بعد نسواری سانپ کو سکھا کر وہ اس سے ایک ایسی زبردست دوائی تیار کرنے والا تھا جس کے اثر سے وہ مردے کے جسم میں پھر سے زندگی کا خون دوڑا سکتا تھا اور مردے کو زندہ کر سکتا تھا۔

افریقی سپیرے نے ناگ کو کالی ڈبی میں بند کر کے مٹی کی ہانڈی میں رکھ کر اوپر سے ڈھکنا دے دیا اور کٹورے میں سے

سانپ نکال کر اس سے کھیلنے لگا۔

جس سانپ سے وہ کھیل رہا تھا وہ پدم سانپ تھا جو افریقہ کا سب سے سردار سانپ کہلاتا ہے۔ کہتے ہیں اگر وہ کسی انسان یا جانور کے قریب سے بھی گذر جائے تو وہ اس کی تپش کی وجہ سے بے ہوش ہو جاتا ہے۔

جب سے دھارگ کالی ڈبی لے کر افریقی سپیرے کے پاس آیا تھا پدم سانپ کو ناگ دیوتا کی خوشبو آ رہی تھی بے ہوش ہونے اور ناگ بوٹی کے اثر سے ناگ کے جسم سے خوشبو بہت ہی مدھم اٹھ رہی تھی۔ لیکن پدم سانپ اس خوشبو کو بھی محسوس کر سکتا تھا۔ پدم سانپ کچھ بے چین سا ہو گیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ناگ دیوتا کی خوشبو آ رہی ہے مگر ناگ دیوتا وہاں پر موجود نہیں تھا۔

افریقی سپیرا کچھ دیر تک پدم سانپ سے کھیلتا رہا۔ پھر اس نے پدم سانپ کو ہانڈی میں بند کر دیا اور خود سونے کے لیے جھونپڑی کے اندر چلا گیا۔ پدم سانپ کی ہانڈی اور ناگ سانپ کا مٹی کا کٹورا جھونپڑی کے باہر ایک طرف بانس کی دیوار کے ساتھ ہی پڑے تھے۔ پدم سانپ کو ناگ دیوتا کی خوشبو برابر آ رہی تھی۔ اب اس کا فرض بن گیا تھا کہ وہ ناگ دیوتا کو تلاش کر کے اس کے آگے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تعظیم پیش کرے اور اس کی خدمت بجا لائے۔ چنانچہ پدم سانپ نے ہانڈی میں سے سر باہر نکالا۔ پھر ہانڈی سے باہر نکل آیا۔ اس نے اپنی ساری توجہ ناگ دیوتا کی خوشبو پر مرکوز کر دی۔ یہ خوشبو اسے ساتھ پڑے ہوئے کٹورے میں سے آتی محسوس ہو رہی تھی۔

پدم سانپ آہستہ سے رینگتا ہوا کٹورے کے پاس آ گیا۔ اس نے گردن اٹھا کر کٹورے کے ساتھ لگا دی۔ ناگ دیوتا کی خوشبو کٹورے کے اندر سے ہی آ رہی تھی۔ پدم سانپ بڑا حیران ہوا کہ ناگ دیوتا اس کٹورے میں کیسے آ گیا؟ اس نے آہستہ سے کٹورے کا ڈھکنا نیچے گرا دیا۔ پھر اوپر سے جھانک کر دیکھا۔ کٹورے کے اندر ایک نسواری رنگ کا سانپ جلیبی کی طرح بیٹھا تھا مگر وہ اپنی جگہ سے ذرا بھی حرکت نہیں کر رہا تھا۔ پدم سانپ کو اس نسواری سانپ میں سے ناگ دیوتا کی بڑی تیز خوشبو آتی محسوس ہوئی۔ اسے یقین ہو گیا کہ یہی ناگ ۔فی ہے جس کو اس کے مالک افریقی سپیرے نے اپنے طلسم سے قید کر رکھا ہے۔

پدم سانپ ناگ دیوتا کی یہ حالت ہرگز نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے اپنے منہ سے گرم پھنکار نکالی اور

ناگ دیوتا کے جسم پر پھینکی۔ پدم سانپ کے اندر بے پناہ طاقت ہوتی ہے۔ یہ سانپ ناگ دیوتا کا وزیر سانپ سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی پھنکار کا اثر یہ ہوا کہ ناگ کے جسم میں حرکت پیدا ہو گئی اور اس کو ہوش آ گیا۔ ہوش آتے ہی ناگ کو سب کچھ یاد آنے لگا۔ اس نے کٹورے میں اوپر دیکھا۔ اسے پدم سانپ جھانکتا نظر آیا۔ ناگ نے اپنے جسم کو کھول دیا اور رینگتا ہوا کٹورے سے باہر آ گیا۔ باہر آتے ہی اس نے سانس لے کر اپنا روپ بدلنے کی کوشش کی مگر وہ ایسا نہ کر سکا۔ سمجھ گیا کہ اس پر دھارگ نے جو پانی پھینکا تھا یہ اس پانی کے طلسم کا اثر ہے کہ وہ اپنی شکل نہیں بدل سکتا۔ اس نے پدم سانپ سے مخاطب ہو کر کہا:

"پدم سانپ! میں ناگ دیوتا ہوں مگر ایک عجیب مشکل میں گرفتار ہوں۔"

پدم سانپ نے سر جھکا دیا اور بولا:

"ناگ دیوتا! مجھے حکم کریں۔ میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟"

ناگ نے کہا:

"مجھ پر کسی نے اس وقت پانی پھینکا تھا جب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں انسان کی شکل میں تھا۔ اس پانی پر مزید
کسی نے جادو کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے میں
بے ہوش ہو کر لنسواری سانپ بن گیا۔ تمہاری
پھنکار نے میرے اندر زندگی تو دوبارا پیدا کر دی ہے مگر
میں ابھی تک اپنی شکل نہیں بدل سکتا۔"

پدم سانپ بولا: "عظیم ناگ دیوتا! میں سمجھ گیا
ہوں۔ آپ پر میرے مالک افریقی سپیرے نے
ناگ بوٹی کا سفوف ملا پانی پھنکوایا ہو گا۔ ناگ
بوٹی کے اثر سے ناگ دیوتا دوبارا سانپ بن کر بے حس
ہو سکتا ہے۔"

ناگ نے پوچھا:

"تمہارا مالک افریقی سپیرا کہاں ہے؟"

پدم سانپ نے ناگ کو بتایا کہ اس کا افریقی سپیرا
جھونپڑی کے اندر سو رہا ہے۔

ناگ اب بات کی تہہ تک پہنچ گیا تھا کہ یہ ساری
شرارت دھارگ کی ہے اور اس نے حباش کی جائیداد پر
خود قبضہ کرنے کے لیے یہ ساری چال چلی ہو گی اور
اسے ہمیشہ کے لیے ختم کر دینے کے لیے افریقی سپیرے
سے مدد حاصل کی ہو گی۔ اس نے پدم سانپ سے کہا:

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ میری کھوئی ہوئی طاقت مجھے
کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟"

پدم سانپ تھوڑی دیر تک خاموش رہا پھر بولا:

"عظیم ناگ دیوتا! سب سے پہلے تو آپ
میرے ساتھ یہاں سے قریب ہی ایک غار
میں چل کر چھپ جائیں۔ کیونکہ آپ کو کسی خاص
مقصد کے لیے افریقی سپیرے نے حاصل کیا ہے
وہ کل دھوپ میں آپ کو سکھا کر آپ کی دوائی
تیار کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اس کو ایک اجنبی
سے باتیں کرتے سنا تھا۔ چونکہ آپ کی طاقت عارضی
طور پر آپ سے چھین لی گئی ہے اس لیے افریقی
سپیرا آپ کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس لیے سب
سے پہلے تو اس سے بچنے کی ضرورت ہے۔ اس
کے بعد میں دوسرے سانپوں سے مشورہ کروں گا کہ
آپ کی کھوئی ہوئی طاقت کیسے واپس آ سکتی ہے۔"

ناگ کو پدم سانپ کی تجویز پسند آئی۔ وہ ایسی حالت
میں تھا کہ افریقی سپیرا اسے ہلاک کر سکتا تھا۔ وہ پدم سانپ
کے ساتھ چل پڑا۔ پدم سانپ رات کے اندھیرے میں اسے
لے کر ندی کے پار ایک ٹیلے کے تنگ و تاریک غار میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لے گیا۔ اس غار میں آگے جا کر ایک سوراخ بنا ہوا تھا۔

پدم نے ناگ سے کہا:

"عظیم ناگ دیوتا! آپ اس بل میں گھس کر چھپ جائیں میں واپس جاتا ہوں۔ افریقی سپیرا ادھر نہیں آئے گا اگر وہ آیا تو میں اسے ڈس کر بے ہوش کر دوں گا۔ اس کے جسم میں ایسی قوت آ گئی ہوئی ہے کہ وہ کسی بھی سانپ کے ڈسنے سے مر نہیں سکتا۔ لیکن میں اسے بے ہوش کر سکتا ہوں۔ آپ اطمینان سے یہاں چھپے رہیں۔ میں صبح ہوتے ہی جنگل کے سانپوں کو بلا کر ان سے مشورہ کروں گا۔"

ناگ نے کہا:

"تمہارا شکریہ پدم سانپ! میں اسی جگہ چھپ جاتا ہوں لیکن تمہیں جلدی عمل کرنا ہو گا۔ کیونکہ میں ایک انسان کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔"

پدم سانپ بولا:

"عظیم ناگ دیوتا! میں صبح ہوتے ہی اپنا کام شروع کر دوں گا۔ میں ابھی اپنا عمل شروع کر دیتا لیکن جنگل کے کچھ سانپ دریا پار گئے ہوئے ہیں جو

سورج نکلتے ہی واپس آ جائیں گے۔ میں کل آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔"

پدم سانپ نے ناگ کو سلام کیا اور غار سے نکل گیا۔ وہ سیدھا واپس افریقی سپیرے کی جھونپڑی میں آ کر اپنی ہانڈی میں اتر کر بیٹھ گیا اور صبح ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ جب صبح ہوئی اور سورج نکلا تو افریقی سپیرا جھونپڑی سے باہر نکل آیا۔ وہ سیدھا اس کٹورے کی طرف آیا جس کے اندر اس کے خیال کے مطابق ناگ بند تھا اور جسے آج وہ دھوپ میں سکھا کر اپنی زندگی کی سب سے قیمتی دوا تیار کرنا چاہتا تھا۔ جونہی اس نے کٹورے کا ڈھکنا اٹھا کر دیکھا اس کے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔

کٹورا خالی تھا۔ ناگ غائب تھا۔

افریقی سپیرے کا تو رنگ اُڑ گیا۔ ناگ کہاں چلا گیا؟ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ ناگ کہیں بھی نہیں تھا۔ اب اس نے جھونپڑی کے ارد گرد جھاڑیوں اور درختوں میں سانپ کی تلاش شروع کر دی۔ وہ حیران تھا کہ ناگ کے بے جان جسم میں جان کیسے پیدا ہو گئی؟ ناگ بوٹی کا اثر کیسے ضائع ہو گیا؟ ایسا کبھی ہو نہیں سکتا تھا۔ ضرور ناگ سانپ کی کسی نے مدد کی ہے۔ کوئی غیر معمولی طاقت اس کی مدد کے لیے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آ گئی ہو گی افریقی سپیرا حیران بھی تھا اور پریشان بھی تھا۔ اس کے ہاتھ سے ایک خزانہ نکل گیا تھا۔ اور وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ کسی سانپ سے وہ پوچھ بھی نہیں سکتا تھا کیوں کہ اسے سانپوں کی زبان نہیں آتی تھی۔ اسے خیال آیا کہ کہیں دھاگ تو ناگ سانپ کو اڑا کر نہیں لے گیا۔ مگر اسے کیا ضرورت تھی۔ شاید وہ اسے زمین میں دفن کر دینے کے خیال سے لے گیا ہو۔ مگر وہ اگر ناگ سانپ کو لے جاتا تو اسے کٹورے سمیت اٹھا کر لے جاتا۔ کٹورا تو وہیں موجود تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ ناگ سانپ کٹورے میں سے خود ہی رینگ کر باہر نکل گیا ہے

ادھر جنگل میں افریقی سپیرا ناگ کو تلاش کر رہا تھا دوسری طرف پدم سانپ نے جنگل کے تمام سانپوں کی ایک میٹنگ بلا رکھی تھی۔ یہ کل بارہ عدد بڑے ہی خطرناک قسم کے سانپ تھے۔ وہ سارے کے سارے افریقی سپیرے کی جھونپڑی سے تھوڑی دور ایک گھنے درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ پدم سانپ ان کے درمیان اونچے پتھر پر کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ اس نے تمام سانپوں کو ناگ دیوتا کی مصیبت سے آگاہ کر دیا تھا۔

ایک سانپ نے کہا:

"پدم سانپ! یہاں سے تھوڑی دور پار ایک پرانا

قبرستان ہے۔ اس قبرستان میں ایک جادوگر سپیرے کی کھوپڑی دفن ہے۔ کہتے ہیں کہ آدھی رات کو اگر پدم سانپ اس کھوپڑی سے کوئی سوال کرے تو کھوپڑی اس کا جواب دیتی ہے۔ کیوں نہ اس سے چل کر ناگ دیوتا کے بارے میں کچھ پوچھا جائے۔"

پدم سانپ کو یہ تجویز پسند آئی۔ باقی سانپوں نے اس کی تائید کی۔ پدم سانپ بولا:

"اگر یہ بات ہے تو میں آج رات کو ہی پرانے قبرستان میں جا کر سپیرے جادوگر کی کھوپڑی سے ملاقات کروں گا۔ اب تم لوگ اپنے اپنے گھروں کو جاؤ۔ میں ناگ دیوتا کو جا کر یہ بات بتاتا ہوں کہ ان کی تسلی ہو جائے۔"

سانپ اپنے اپنے گھروں کو چل دیئے اور پدم سانپ سیدھا ناگ والی غار کی طرف روانہ ہو گیا۔ ناگ غار کے اندر بل میں خاموش بیٹھا تھا۔ پدم سانپ کی بو اسے آئی تو بل میں سے باہر آ گیا۔ پدم سانپ نے اسے سارا ماجرا سنایا اور کہا کہ وہ آج رات سپیرے کی کھوپڑی سے بات کرنے دریا پار والے قبرستان میں جا رہا ہے۔ اس نے ناگ کو یہ بھی بتایا کہ افریقی سپیرا اس کے گم ہو جانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ے بہت پریشان ہے۔ ناگ نے پدم سانپ کو تاکید کی کہ وہ سپیرے کی کھوپڑی کو سب کچھ بتا دے اور اس سے پورا مشورہ لے کر سیدھا اسی کی طرف آئے۔ پدم سانپ نے جلد واپس آنے کا وعدہ کیا اور وہاں سے واپس اپنے جھونپڑے کی طرف آ گیا۔

افریقی سپیرا جھونپڑے میں پریشان بیٹھا تھا۔ اسے ناگ آج تک نہیں مل سکا تھا۔ اس نے پدم سانپ کو آتے دیکھا تو بڑا حیران ہوا کہ یہ کدھر چلا گیا تھا۔ وہ اس سے کچھ پوچھ تو سکتا نہیں تھا۔ بس سوچ کر ہی رہ گیا کہ یہ کہاں گیا ہوگا اس کے دل میں شک سا پڑ گیا کہ ہو سکتا ہے ناگ سانپ کے فرار کرانے میں پدم سانپ کا ہاتھ ہو۔ وہ اس کی طرف سے ہوشیار ہو گیا۔ اس نے پدم سانپ کو زمین پر سے اٹھا کر پیار کیا اور بولا:

"ارے تم کہاں آوارہ گردی کرتے پھر رہے تھے۔"

پھر اسے جان بوجھ کر ایک ایسی ہانڈی میں چھوڑ دیا جس کا ڈھکنا اوپر سے ٹوٹا ہوا تھا۔ وہ اس تاڑ میں تھا کہ اب اگر پدم سانپ ہانڈی سے نکل کر جنگل میں گیا تو وہ اس کا پیچھا کرے گا۔ افریقی سپیرا رات کو سونے کی بجائے جھونپڑی کے اندر جا کر جاگتا رہا۔ اس کی نگاہیں باہر ہانڈی پر لگی

تھیں جس میں پدم سانپ تھا۔ افریقی سپیرے کا شک درست نکلا۔ جب رات آدھی ہو گئی تو پدم سانپ ہانڈی میں سے نکل کر جنگل کی طرف روانہ ہو گیا۔ افریقی سپیرے نے اس کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔

پدم سانپ دریا کنارے پہنچ کر رک گیا۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ افریقی سپیرا جلدی سے ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا۔ پدم سانپ دریا میں اتر گیا۔ یہاں دریا کا پاٹ زیادہ چوڑا نہیں تھا۔ چند سیکنڈ کے بعد افریقی سپیرا بھی دریا میں اتر گیا۔ دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچ کر اس نے پدم سانپ کا تعاقب پھر سے شروع کر دیا۔ پدم سانپ ویران اندھیری گھاٹیوں میں سے گزرتا آخر ایک پرانے قبرستان میں داخل ہو گیا۔ اپنی چھٹی حس کی مدد سے اس نے بہت جلد جادوگر سپیرے کی قبر تلاش کر لی۔ اس وقت رات آدھی گزر گئی تھی۔

افریقی سپیرا حیران تھا کہ پدم سانپ اس قبرستان میں کس لیے آیا ہے؟ ہو نہ ہو یہاں کسی جگہ ناگ سانپ چھپا ہوا ہے جس کو یہ پدم سانپ ملنے آیا ہے۔ جب اس نے پدم سانپ کو ایک پرانی قبر کے اندر گھستے دیکھا تو وہیں ایک طرف ہٹ کر پتھروں کی اوٹ میں بیٹھ کر اس کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔ پدم سانپ قبر کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اندر گیا تو دیکھا کہ قبر کے نیچے لحد کی مٹی میں انسانی ہڈیاں پڑی تھیں۔ ان کے اوپر ایک انسانی کھوپڑی موجود تھی۔ یقیناً یہی جادوگر سپیرے کی کھوپڑی تھی۔

پدم سانپ نے اس کی طرف مخاطب ہو کر کہا:

"اے جادوگر سپیرے کی کھوپڑی! میں پدم سانپ ہوں ناگ دیوتا پر اس وقت ایک مصیبت آن پڑی ہے میں اس مصیبت کا حل تلاش کرنے تیرے پاس آیا ہوں۔"

اچانک کھوپڑی میں حرکت پیدا ہوئی۔ پھر اسے سانپ کے پھنکار ایسی آواز آئی:

"پدم سانپ! میں جانتا ہوں ناگ دیوتا کسی مشکل میں گرفتار ہے۔ اس کی طاقت اس کا ساتھ چھوڑ گئی ہے۔ اور یہ شخص اس لیے ہوا ہے کہ ناگ دیوتا ایک یتیم نوجوان کو اس کا حق دلانا چاہتا تھا جو لوگ نیک کام کرتے ہوئے کسی مشکل میں پھنس جائیں ان کی مدد کرنا ہر انسان اور حیوان کا فرض ہے مگر اس سے پہلے کہ میں تمہیں ناگ دیوتا کا علاج بتاؤں میں تمہیں خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ بوڑھا افریقی سپیرا تمہارا پیچھا کرتا قبرستان تک آ گیا ہے

اور اس وقت وہ باہر پتھروں کی اوٹ میں بیٹھا ہے۔"

پدم سانپ نے کہا:

"تمہارا شکریہ جادوگر سپیرے کی کھوپڑی۔ میں اس سے خود ہی نمٹ لوں گا لیکن تم برائے مہربانی مجھے ناگ دیوتا کا کوئی علاج بتاؤ۔"

جادوگر سپیرے کی کھوپڑی نے کہا:

"اس کا علاج یہ ہے کہ جس غار میں ناگ دیوتا چھپا ہوا ہے اس کے باہر بھوج بوٹی کا پودا لگا ہے۔ اس پودے کی ایک شاخ توڑ کر غار میں اسے آگ لگا دو۔ جب ناگ دیوتا اس کے دھوئیں میں اچھی طرح سے نہا لے گا تو اس کی کھوئی ہوئی طاقت واپس آ جائے گی لیکن مجھے خطرہ ہے کہ جو افریقی سپیرا تمہارا پیچھا کر رہا ہے وہ تمہارے پیچھے پیچھے ناگ دیوتا کے غار تک بھی جائے گا اور وہاں وہ ناگ کو پکڑ لے گا۔"

پدم سانپ نے کہا:

"میں ابھی اسے باہر نکل کر ڈس دیتا ہوں۔ میرے ڈسنے سے وہ بیس گھنٹے تک بے ہوش رہے گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جادوگر سپیرے کی کھوپڑی نے جواب دیا:
"تم بڑے نادان ہو۔ یہ افریقی سپیرا بڑا عیار ہے اس نے ایک ایسی جڑی بوٹی کا عرق پی رکھا ہے کہ اب اس پر کسی سانپ کے زہر کا اثر نہیں ہو سکتا۔"

پدم سانپ نے پوچھا:
"تو پھر تم ہی کوئی طریقہ بتاؤ کہ میں اس سے کیسے پیچھا چھڑاؤں؟"

کھوپڑی نے کہا:
"میں کوئی طریقہ نہیں بتا سکتا جو کچھ میں نے تمہیں بتانا تھا بتا دیا ہے۔ اب تم یہاں سے جا سکتے ہو"

پدم سانپ چپکے سے قبر کے سوراخ سے باہر نکل آیا۔ باہر نکلتے ہی اس نے ذرا سی گردن اٹھا کر پتھروں کی طرف دیکھا۔ واقعی وہاں اسے اپنے مالک افریقی جادوگر کا سر دکھائی دیا۔ وہ بھی پدم سانپ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

پدم سانپ نے قبر کی دوسری طرف سے ہو کر تیزی سے دریا کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ افریقی جادوگر پیچھے کیسے رہ سکتا تھا۔ وہ بھی اس کے پیچھے دوڑنے لگا۔ وہ تو یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ پدم سانپ جاتا کہاں ہے۔ اس نے

سپیرے کی قبر کے ساتھ ناک لگا کر دیکھ لیا تھا کہ قبر کے اندر سے ناگ سانپ کی بُو نہیں آ رہی تھی۔ اس نے پدم سانپ کا پیچھا شروع کر دیا۔ پدم سانپ دریا میں اترا تو اس کے پیچھے افریقی جادوگر بھی اتر گیا

پدم سانپ دریا کے دوسرے کنارے پر جا کر جتنی جلدی سے دوڑ سکتا تھا دوڑنے لگا۔ افریقی جادوگر نے بھی ساری زندگی سانپوں میں گزاری تھی۔ وہ بھی اس کے تعاقب میں تیز تیز دوڑنے لگا۔

پدم سانپ نے سوچا کہ اگر افریقی سپیرا اس کے پیچھے برابر لگا ہوا ہے تو وہ ناگ دیوتا کے غار کی طرف نہیں جائے گا۔ پدم سانپ ایک درخت کے پاس رُک گیا اور پیچھے دیکھنے لگا۔ عیار افریقی سپیرا ایک طرف ہو کر چھپ گیا تھا۔ پدم سانپ نے دیکھا کہ افریقی سپیرا اس کے تعاقب میں نہیں تھا۔ وہ سمجھا گیا کہ افریقی سپیرا راہ بھول گیا ہے پھر بھی پدم سانپ نے کچھ دیر انتظار کیا جب افریقی سپیرا ادھر بھی نہ آیا تو اس نے اطمینان کا سانس لیا اور ناگ دیوتا کے غار کی طرف رینگنے لگا۔ ناگ دیوتا غار کے اندر ہی موجود تھا۔

پدم سانپ نے ناگ کو کچھ بتانے کی بجائے باہر ہی سے بھوج بوٹی کی ایک شاخ منہ سے توڑ کر غار کے اندر لے جا کر رکھی اور اسے اپنی پھنکار سے آگ لگا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دی۔ آگ لگتے ہی بُوٹی میں سے دھواں اٹھنے لگا۔ دھواں ساری غار میں پھیل گیا۔ اب پدم سانپ نے چیخ کر ناگ سے کہا:

"عظیم ناگ دیوتا! کھوپڑی نے یہ دھواں آپ کا علاج بتایا ہے۔ دھوئیں میں اپنے جسم کو کھول دیں۔"

ناگ نے پدم کی آواز سنتے ہی اپنے جسم کو کھول دھوئیں کی لہریں اس کے جسم سے ٹکرا رہی تھیں۔ ا میں افریقی جادوگر بھی غار میں پہنچ گیا۔ پدم سانپ باہر بھاگنے لگا تو افریقی سپیرے نے اسے کہا:

"بدبخت تو نے مجھ سے غداری کی۔ تو نے ناگ سانپ کو یہاں چھپا دیا تھا۔ مجھے اس کی بُو آ رہی ہے اب میں اسے ایسی جگہ رکھوں گا کہ تیرا باپ بھی اس تک نہ پہنچ سکے گا۔"

پدم سانپ گھبرا گیا۔ افریقی سپیرا غار میں ناگ کی طرف بڑھا۔ پدم سانپ نے سانپوں کی آواز میں ناگ کو خبردار کر دیا۔

ناگ دیوتا کی اسے آواز آئی:

"فکر نہ کرو پدم! میری طاقت واپس آ رہی ہے۔"

اتنے میں افریقی سپیرا ناگ کے سر پر پہنچ گیا۔ اس نے

ہاتھ بڑھا کر ناگ کے نسواری سانپ کو اٹھا کر اپنی مٹھی میں بند کر دیا۔ وہ بہت خوش تھا کہ اسے ناگ سانپ واپس مل گیا اور ناگ یہ سوچ کر خوش تھا کہ اسے اس کی طاقت واپس مل گئی ہے۔

افریقی سپیرا ناگ سانپ کو لے کر اپنی جھونپڑی کی طرف چل پڑا۔ ناگ خاموش تھا۔ ابھی وہ کوئی حرکت نہیں کرنا چاہتا تھا۔

افریقی سپیرے نے ناگ سانپ کو جھونپڑی میں لے جا کر مٹی کی ہانڈی میں ڈال کر اس کے ڈھکنے پر ایک بھاری پتھر رکھ دیا اور غصے میں بولا:

"صبح سورج نکلتے ہی میں تجھے دھوپ میں سکھا کر پیس ڈالوں گا۔ میں تیرا سرمہ بنا دوں گا۔ اب تو بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتا۔"

ناگ دل میں ہنس رہا تھا۔ وہ بھی صبح کے وقت ی واپس جبال کے پاس جانا چاہتا تھا۔ رات تھوڑی سی قی تھی۔ بہت جلد دن نکل آیا۔ سورج طلوع ہوا تو ریقی سپیرے نے ناگ والی ہانڈی اٹھائی اور اسے لے کھلی جگہ پر آ گیا۔ ہانڈی اس نے دھوپ میں رکھ ی۔ اس نے ہانڈی کا ڈھکنا اٹھا دیا اور پھر ناگ کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قسواری سانپ کو پکڑ کر اس کے جسم کے ساتھ پکی رسی باندھ کر اس کا سرا اپنے ہاتھ میں لے لیا اور بو

"اب تو بھاگ کر کہاں جائے گا؟"

ناگ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس کی بجائے ناگ آہستہ سے سانس کھینچ کر چھوڑا تو وہاں سانپ کی جگہ بہت بڑا خونخوار شیر کھڑا تھا۔ شیر نے ایک ایسی د ماری کہ افریقی سپیرا دہشت کے مارے غش کھا کر دھڑام سے گر پڑا۔ ناگ نے قریب آ کر اسے غو سے دیکھا۔ پھر سیاہ عقاب کی شکل اختیار کر کے ہو میں اڑان بھری اور سیدھا اس غار کی طرف اڑ گیا جہاں جبال کو اس نے بیٹھے رہنے کی ہدایت کی تھی۔

جبال بڑی پریشانی کی حالت میں تھا۔ غار کے قریب کہ ناگ نے انسانی شکل دوبارہ اختیار کی اور غار میں د ہو کر جبال سے کہا:

"مجھے دیر ہو گئی دوست! مگر میں تیرا سب انتظام کر آیا ہوں۔ اب تم میرے ساتھ چلو اور اپنی جائیداد اپنے ظالم چچا جباش سے واپس لے لو۔"

جبال حیران ہو کر ناگ کا منہ تکنے لگا۔

خونخوار کلوپس

اس نے ناگ سے کہا:

"ناگ بھیا! یہ تم مجھ سے مذاق کر رہے ہو کیا؟"

ناگ بولا: "تم میرے ساتھ چلو۔ تمہیں وہاں چل کر سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔"

جبال تیار نہیں ہو رہا تھا۔ مگر ناگ اسے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ اس نے جبال سے کہا:

"وہاں پہنچنے کے بعد تم کچھ ایسی کرامتیں دیکھو گے کہ جس پر تمہیں یقین نہیں آئے گا۔ مگر تم حیران مت ہونا اور مجھ پر بھروسہ رکھنا۔ میں ہر حالت میں ہر شکل میں تمہارا دوست ہی ہوں گا۔"

جبال کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ ناگ بڑے جوش میں تھا اور اب وہ جباش اور اس کے مکار ساتھی دھارگ پر اچانک اور بھرپور حملہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے جبال کو غار سے باہر لاتے ہوئے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں نے ابھی تک تمہیں اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا اور بتانا بھی نہیں چاہتا تھا مگر اب مجبور ہو گیا ہوں۔ کیوں کہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی حیرت انگیز چیز اچانک دیکھ کر تم پر سکتہ طاری نہ ہو جائے۔ میری بات غور سے سنو۔ میں ایک بہت بڑا جادو جانتا ہوں۔ اس جادو کی مدد سے میں جو شکل چاہے اختیار کر سکتا ہوں۔"

اس پر حیران ہونے کی بجائے جبال ہنسنے لگا اور بولا:

"یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے؟ میں کسی جادو کو نہیں مانتا میں نے آج تک ایسا جادوگر نہیں دیکھا جو اپنی شکل بدل سکتا ہو۔"

ناگ پہلے ہی جوش میں تھا۔ جبال کے اس جملے نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ اس نے زور سے پھنکار ماری اور جبال کی آنکھوں کے سامنے اب ناگ کی جگہ ایک بہت بڑا اژدہا موجود تھا جس کے سات منہ تھے اور ہر منہ میں سے سرخ زبان باہر نکل کر لہرا رہی تھی۔ جبال تو خوف کے مارے کانپنے لگا۔ ناگ فوراً ہی واپس انسانی شکل میں آ گیا اور جبال کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا:

"کیا اب تمہیں یقین آ گیا ہے؟ میں اس لیے واپس

انسانی شکل میں آ گیا ہوں کہ تم کہیں بے ہوش نہ ہو جاؤ۔"

جبال کا رنگ ابھی تک زرد تھا۔ اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولا:

"تم ـــ تم سچ مچ بہت بڑے جادوگر ہو۔ مگر یہ۔ یہ کام تم نے پہلے کیوں نہ کیا جو اب کرنے جا رہے ہو؟"

ناگ نے کہا:

"میں بھی شرافت سے کام لے رہا تھا۔ مگر اب معلوم ہوا کہ یہ گھی سیدھی انگلی سے نہیں نکلے گا۔ اب تم میرے ساتھ آؤ۔ ہم تمہاری حویلی کی طرف جا رہے ہیں۔"

دن کی روشنی جنگل میں چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ناگ نے جبال کو ساتھ لیا اور جنگل میں شہر کو جانے والی سڑک پر چلنے لگا۔ جب شہر سامنے نظر آنے لگا تو ناگ نے کہا:

"تم اور اپنی حویلی کے قریب ایک جگہ چھپ کر بیٹھے رہنا۔ مجھے جو کچھ کرنا ہے میں خود ہی جا کر کروں گا۔ تم ادھر اُدھر چھپ کر تماشا دیکھتے رہنا اور جب میں آواز [illegible] دوں تو آ جانا۔"

ناگ پہنچ اور جبال شہر داخل ہو گئے۔ جب جبال کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حویلی سامنے دکھائی دی تو حبال ایک درخت کی اوٹ میں
ہو کر چھپ گیا۔

ناگ نے کہا:

"جب تک میں نہ پکاروں تم اسی جگہ چھپے رہنا۔"

ناگ اتنا کہہ کر جباش کی حویلی کی طرف بڑھا۔ حویلی
کے دروازے پر پہرے دار کھڑے تھے۔ ناگ اندر داخل
ہونے لگا تو پہرے داروں نے اسے روک دیا اور کہا:

"تمہیں داخلے کی اجازت نہیں ہے۔"

ناگ نے ایک پھنکار مار کر اپنی شکل سانپ میں
تبدیل کی تو دونوں پہرے دار بے ہوش ہو کر دھڑام سے
نیچے گر پڑے۔ ناگ نے دوبارہ انسانی شکل بدلی اور
حویلی میں داخل ہو کر سیدھا جباش کے کمرے کی طرف بڑھا
کمرے کے باہر برآمدے میں دھارگ ایک کنیز سے کوئی
بات کر رہا تھا۔ اس کی نظر جو ناگ پر پڑی تو وہیں
اسے دیکھنے کا دیکھتا رہ گیا۔

ناگ نے بلند آواز میں کہا:

"مکار شخص! تو سمجھ رہا تھا کہ میں مر چکا ہوں۔ مگر
میں تیری موت بن کر یہاں پھر آ گیا ہوں۔ اب
تو مجھ سے بچ کر نہیں جا سکے گا۔"

دھارگ فوراً جباش کے کمرے کی طرف دوڑا۔ ناگ بھی
اس کے پیچھے لپکا۔ اندر گیا تو چار محافظ تلواریں لہراتے
ہوئے اس کی طرف بڑھے۔ جباش پلنگ پر گھبرایا ہوا
سا بیٹھا تھا۔

دھارگ نے چیخ کر کہا:

"ختم کر دو اس ناگ کے بچے کو۔"

ناگ نے سانس بھرا اور ایک چڑیا بن کر فضا میں
بلند ہو کر چھت کے نیچے اڑنے لگا۔

دھارگ نے کہا:

"اس پر تیر چلاؤ۔"

پہرے داروں نے تیر اندازوں کو بلا لیا۔ تیر انداز ابھی
کمرے کے باہر ہی تھے کہ ناگ نے فرش پر اترتے ہی
ایک بہت بڑے مست افریقی ہاتھی کی شکل اختیار کی
اور پہاڑ کی طرح جھومتے ہوئے آگے بڑھ کر چاروں تلوار والے
پہرے داروں کو سونڈ میں لپیٹ کر اتنی زور سے اچھالا کہ
چھت سے ٹکرا کر ان کی ہڈیاں چور چور ہو گئیں۔ جباش
کا چہرہ اتر گیا تھا۔ دھارگ باہر کو بھاگنے لگا تو ناگ نے
اپنی سونڈ بڑھا کر اسے لپیٹ کر اوپر اٹھایا اور زور سے
فرش پر پٹخ دیا۔ دھارگ پھر نہ اٹھ سکا۔ ناگ نے اس کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سینے پر اپنا چٹان ایسا پاؤں رکھ کر اتنی زور سے دبایا کہ دھارگ کا جسم فرش کے ساتھ چپک کر رہ گیا۔

اب ناگ نے جباش کو سونڈ میں اٹھا لیا۔

جباش نے فریاد کی:

"ناگ! مجھے معاف کر دے۔ میرا کوئی قصور نہیں مجھے دھارگ نے غلط مشورہ دیا تھا۔ میں تو تمہارے کہنے کے مطابق ہی عمل کر رہا تھا۔ اس نے مجھے بھٹکا دیا۔ مجھے معاف کر دے۔"

اب وہاں دوسرے لوگ بھی آ گئے تھے۔ ہاتھی کو جباش کی خواب گاہ میں دیکھ کر سبھی وہاں سے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ گئے۔ باقی ناگ نے جباش کو آرام سے اس کے بستر پر بٹھا دیا اور خود انسانی شکل میں واپس آتے ہوئے بولا:

"جباش! تم نے میری طاقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اب میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ اپنے بھتیجے کو اس کا حق واپس کر دو اور ساری جائیداد اس کے حوالے کر دو جو اسی کا حصہ ہے۔ کیا تم تیار ہو؟"

جباش تو ناگ کے قدموں پر گر پڑا اور گڑگڑاتا ہو

بولا: "حضور! میں تیار ہوں۔ میں تیار ہوں۔ ہر وقت تیار ہوں۔ چوبیس گھنٹے تیار ہوں۔"

اور وہ پلنگ کی طرف بڑھا۔ سرہانے کے نیچے سے چابیوں کا گچھا نکالا اور ناگ کو دے کر بولا:

"یہ میرے خزانے کی چابیاں ہیں۔ اور۔ اور۔ میں جائیداد کے کاغذوں پر ابھی مہر لگا کر تمہارے حوالے کرتا ہوں۔ تم جبال کو دے دو۔ کہاں ہے میرا پیارا بھتیجا؟"

ناگ مسکرایا: "اب تمہیں پیارے بھتیجے کا بھی خیال آ گیا۔ ابھی بلاتا ہوں میں اسے تم اتنی دیر میں جائیداد کے کاغذات نکال کر تیار کرو۔"

ناگ کمرے سے نکل آیا۔ حویلی کے گیٹ میں سے گذر کر اس نے درخت کی طرف منہ کر کے بلند آواز میں جبال کو آواز دی اور کہا:

"جبال آ جاؤ۔ تمہیں تمہارا حق واپس مل رہا ہے۔"

جبال درخت کی اوٹ میں سے نکل کر حویلی میں آیا تو نوکروں اور کنیزوں نے مسکرا کر اس کا خیر مقدم کیا۔ سب کو معلوم تھا کہ حویلی کا اصلی مالک جبال ہی ہے۔ وہ ظالم جباش کی وجہ سے زبان نہیں کھول سکتے تھے لیکن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے جبال کو دیکھا تو خاموشی سے سر جھکا لیا۔

جبال نے قریب جا کر کہا:

"لیلےٰ! ہم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔ پھر ہمیں شادی کرنے میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔"

جابش نے لپک کر اپنے بھتیجے جبال کو گلے لگا لیا اور جائیداد کے سارے کاغذات اس کے حوالے کرتے ہوئے بولا:

"پیارے بھتیجے! میں سیدھے راستے سے بھٹک گیا تھا۔ اب واپس آ گیا ہوں۔ خدا سیدھے راستے پر واپس آ جانے والوں کے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ تم بھی میرے گناہوں کو میری غلطیوں کو معاف کر دینا۔ اب یہ حویلی، ساری جائیداد تمہاری ہے۔ لیلےٰ سے تمہاری شادی کر کے میں ملک یونان کی طرف نکل جاؤں گا۔ باقی زندگی میں کسی تنہا جزیرے میں رہ کر بسر کرنا چاہتا ہوں۔"

دوسرے روز لیلےٰ اور جبال کی شادی ہو گئی۔ ناگ نے دونوں کو ہیرے کی ایک ایک انگوٹھی پہنائی۔ یہ انگوٹھیاں پدم سانپ نے اپنی مرضی اور اپنی خوشی سے ناگ کو دی تھیں۔ اس سے اگلے روز جابش ملک یونان کی طرف جانے لگا تو ناگ نے کہا:

"میں بھی چاہتا ہوں کہ اپنے ایک گمشدہ بھائی کی تلاش میں ملک یونان کی طرف چلوں۔"

جابش بڑا خوش ہوا بولا:

"یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ تم میرے ساتھ ہی چلو۔ مجھے ایتھنز کی بندرگاہ سے دوسرا جہاز لے کر جزیرے کی طرف جانا ہے۔"

اس سے اگلے دن ناگ نے جبال اور لیلےٰ سے اجازت لی۔ جابش نے اپنے داماد اور بیٹی کو پیار کیا۔ دعائیں دیں اور ناگ کے ساتھ بندرگاہ کی طرف روانہ ہو گا۔ جہاں سے انہوں نے ایک سمندری جہاز پکڑا اور ملک یونان کی طرف سفر شروع کر دیا۔

دوستو! آپ پڑھ چکے ہیں کہ ہم نے عنبر تھیوسانگ اور ماریا کو ملک یونان ہی میں اس وقت چھوڑا تھا جب وہ کیٹی کی تلاش سے مایوس ہو کر ایتھنز شہر کو الوداع کہہ کر اسی ملک کے ایک شہر سپارٹا کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ جبکہ دوسری طرف چالاک جادوگر گمباش کیٹی کو لے کر جہاز میں بیٹھا افریقہ کے ملک سوڈان کی طرف جا رہا تھا۔ یہ بات یاد رکھیں کہ کیٹی گمباش کی مرحوم بیوی وشاکھا کی شکل میں انگلی کے برابر سائز کی ہو کر گمباش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی جیب میں بند ہے۔ کیٹی کا سر گمباش کی مردہ بیوی کا ہے اور کالا حبشی عورت ایسا ہے جب کہ اس کا باقی کا جسم گورا ہے۔ وہ ننھے قد کی ہو چکی ہے۔ اسے تھیوسانگ نے ساتھ لے جانے کے لیے چھوٹا کیا تھا مگر جادوگر گمباش نے عیاری سے کام لیتے ہوئے ماریا سے کیٹی کو چھین لیا۔ اب وہ افریقہ کے بہت مشہور ملک سوڈان کی طرف جا رہا ہے کہ وہاں ننھی سی وشاکھا کیٹی کو سوڈان کے بادشاہ کے دربار میں پیش کر کے اس کے بدلے میں اس سے بھاری انعام و اکرام حاصل کرے۔ ہم کیٹی کو گمباش کی جیب ہی میں چھوڑتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا کہ کیٹی کی یادداشت اس کی اپنی نہیں ہے بلکہ گمباش کی مرحومہ بیوی وشاکھا کی یادداشت ہے اور وہ اپنے آپ کو گمباش کی حبشی بیوی ہی سمجھ رہی ہے اور اسے اپنا باقی کا جسم گورا نہیں بلکہ کالا ہی نظر آتا ہے۔ گمباش ابھی سمندر میں سفر کر رہا ہے جبکہ ناگ سمندری جہاز میں بیٹھا ملک یونان کے شہر ایتھنز کی طرف آ رہا ہے۔ اب ہم عنبر اور تھیوسانگ ماریا کی طرف جاتے ہیں۔

جب وہ ایتھنز سے چل کر سپارٹا شہر کی طرف روانہ ہوئے تو آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ سپارٹا کا شہر ایتھنز سے زیادہ دور نہیں تھا اور سارا راستہ

پہاڑی تھا۔ عنبر اور تھیوسانگ گھوڑوں پر سوار تھے۔ ماریا غیبی حالت میں ان کے ساتھ ساتھ ہوا میں اڑتی چلی جا رہی تھی۔ سپارٹا ابھی دور تھا کہ راستے میں انہیں دریا کے کنارے ایک چھوٹا سا شہر نظر آیا۔ جب وہ اس شہر میں پہنچے تو یہ دیکھ کر بڑے حیران ہوئے کہ شہر کی سب دکانیں دن کے وقت بھی بند تھیں۔ گھروں کے دروازے اور کھڑکیاں بھی بند تھیں۔ پہلے تو وہ یہ سمجھے کہ شاید یہ لوگ اس روز چھٹی کرتے ہیں۔ وہ ایک ویران سنسان بازار میں سے گذر رہے تھے کہ اچانک ایک مکان کی کھڑکی کھلی اور ایک عورت نے چلا کر عنبر اور تھیوسانگ سے کہا:

"کیا تم مرنا چاہتے ہو جو یوں بازار میں پھر رہے ہو۔ کلوپس کی قربانی کے لیے راجہ کو دو نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ کہیں اس کے آدمی تمہیں نہ پکڑ لیں۔ کہیں چھپ جاؤ"

یہ کہہ کر عورت نے کھڑکی بند کر دی۔ عنبر نے حیران ہو کر تھیوسانگ کی طرف دیکھا۔

ماریا بولی: "یہ کلوپس کون ہے۔ جس کی قربانی کے لیے یہاں کے راجہ کو مزید دو آدمیوں کی ضرورت ہے؟"

عنبر نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"معلوم ہوتا ہے اس شہر کے کچھ نوجوانوں کو قربانی کے لیے پکڑا گیا ہے اور اب راجہ کے آدمی مزید دو آدمیوں کی تلاش میں ہیں؟"

ماریا بولی: "وہ گھروں میں گھس کر دو آدمی کیوں نہیں پکڑ لیتے؟"

تھیوسانگ سر کھجاتے ہوئے بولا:

"ہو سکتا ہے اس کے لیے شرط ہو کہ ایسے دو نوجوانوں کو پکڑا جائے جو مکان سے باہر بازار میں گھوم رہے ہوں۔"

عنبر بولا: "میرا خیال اس مصیبت زدہ شہر سے باہر ہی نکل جائیں تو بہتر ہے۔"

ماریا نے کہا:

"اس کی بجائے ہمیں اس مصیبت زدہ شہر کی مدد کرنی چاہیے۔"

تھیوسانگ کہنے لگا:

"اس شہر کی مدد کرتے کرتے کہیں ہم کسی مشکل میں نہ پھنس جائیں۔ ابھی پہلے ہی ہمیں ناگ اور کیپٹن کا کچھ پتہ نہیں چل رہا۔"

ابھی تھیوسانگ نے یہ جملہ کہا ہی تھا کہ ایک طرف

سے گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز آئی۔ کیا دیکھتے ہیں کہ سات گھوڑوں پر سات زرہ پوش سوار بیٹھے نیزے لہراتے ان کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

عنبر نے کہا:

"اب بھاگنا نہیں۔ یہیں کھڑے رہو۔ دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ ہمیں کہاں لے جاتے ہیں اور وہ بلا کلوپس کیا شے ہے؟"

گھوڑ سوار لمبے تڑنگے یونانی تھے۔ انہوں نے عنبر اور تھیوسانگ کو گھیرے میں لے لیا۔ ان کے دستے کے سردار نے بلند آواز میں حکم دیا:۔

"تم کو دیوتا کلوپس نے اپنی قربانی کے لیے چن لیا ہے۔ راجہ کے حکم سے ہمارے ساتھ چلو۔"

عنبر نے پوچھا:

"مگر تم لوگ۔ ہمیں کہاں لیے جا رہے ہو؟"

سردار نے کڑک کر کہا:

"خاموش رہو۔ یہ تمہیں۔ بہت جلد معلوم ہو جائیگا۔"

ماریا نے آہستہ سے عنبر سے کہا:

"خاموشی سے چلے چلو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

تھیوسانگ سر کھجانے لگا۔ بولا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہم تو یہاں پردیسی ہیں۔"

یونانی سردار نے کہا:

"ہمیں ایسے ہی آدمیوں کی ضرورت تھی۔"

عنبر نے کہا:

"تھیوسانگ! اب کیا ہو سکتا ہے جہاں یہ لے جاتے ہیں ان کے ساتھ چلتے ہیں۔"

ساتھ ہی عنبر نے تھیوسانگ کو ہلکی سی آنکھ مار دی جس کا مطلب تھا کہ ہم اس کلوپس کی قربانی کے راز کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ کون ہیں جنھیں ہم سے پہلے انھوں نے پکڑ رکھا ہے اور جن کو یہ قربان کرنے والے ہیں۔ یونانی سپاہیوں نے عنبر اور تھیوسانگ کے ہاتھ رسّی سے ان کی پیٹھ پر باندھ دیئے اور انہیں پیدل چلاتے ہوئے لے کر ایک طرف کو روانہ ہو گئے۔

اس چھوٹے سے شہر کے سنسان بازاروں میں سے گذرتے ہوئے گھوڑ سواروں کا یہ دستہ دریا پر پہنچ گیا۔ یہاں ایک طرف دریا پر کشتیوں کا پل بنا ہوا تھا۔ پل بھی خالی اور ویران تھا۔ کوئی انسان دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ پل پار کرنے کے بعد گھوڑ سوار سپاہی عنبر اور تھیوسانگ کو لیے ایک ٹیلے کی چڑھائی چڑھنے لگے۔ ماریا ان کے ساتھ ساتھ جا رہی تھی۔ ٹیلے کی دوسری جانب اترنے کے بعد ایک کھلا میدان آ گیا جس کے ایک جانب گہرے سیاہ رنگ کے پانی کی جھیل تھی۔ جھیل کے کنارے پتھر کی سیڑھیاں نیچے پانی میں اترتی تھیں۔ یہاں عنبر اور تھیوسانگ نے دیکھا کہ کنارے پر سیڑھیوں کے اوپر ایک قطار میں بانس کے کھمبے لگے تھے۔ ان کھمبوں پر رسّی کے ساتھ انسانی کھوپڑیاں لٹک رہی تھیں۔ سیڑھیوں کے پاس ہی ایک کوٹھڑی تھی جس کے باہر دو یونانی سپاہی تلواریں لیے پہرہ دے رہے تھے۔ عنبر اور تھیوسانگ کو اس کوٹھڑی میں دھکیل کر دروازہ بند کر دیا گیا۔ ماریا بھی ان کے ساتھ ہی کوٹھڑی میں داخل ہو گئی۔ کوٹھڑی کے اندر ہلکا ہلکا اندھیرا تھا۔ پتھر کا فرش گیلا تھا۔ پہلے تو عنبر اور تھیوسانگ کو کچھ نظر نہ آیا۔

دیوار کے اوپر ہوا کے لیے بنے ہوئے چھوٹے سے سوراخ میں سے آتی دن کی مدھم روشنی میں انہیں دو انسانی سائے سمٹے ہوئے نظر آئے۔ عنبر اور تھیوسانگ ان کے قریب آئے تو معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک زرد دہشت زدہ چہرے والی ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لڑکی ہے اور دوسرا ایک نوجوان لڑکا ہے۔ وہ دونوں عنبر اور تھیوسانگ کی طرف حسرت بھری آنکھوں سے تک رہے تھے۔ عنبر نے پوچھا:

"کیا تمہیں کلوپس کی قربانی کے لیے لایا گیا ہے؟"

لڑکی اور لڑکے نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ٹکٹکی باندھے عنبر اور تھیوسانگ کی طرف دیکھتے رہے۔ پھر انہوں نے انتہائی مایوسی کے ساتھ اپنے سر جھکا دیئے اور گھٹنوں کو سینے سے لگا کر گہری سوچ میں ڈوب گئے۔ تھیوسانگ نے عنبر سے کہا:

"شاید خوف کی وجہ سے ان کی بولنے کی طاقت ختم ہو گئی ہے۔"

تھیوسانگ اور عنبر یونانی زبان ہی میں باتیں کر رہے تھے۔ ماریا ابھی تک خاموش تھی۔ ایک اجنبی لڑکی اور لڑکے کی موجودگی میں وہ بولنا بھی نہیں چاہتی تھی۔ عنبر تھیوسانگ کو معلوم تھا کہ ماریا ان کے ساتھ ہے۔ کیوں کہ انہیں ماریا کی تیز خوشبو برابر آ رہی تھی۔ عنبر نے لڑکی کے کاندھے پر آہستہ سے ہاتھ رکھ دیا اور بڑی نرمی سے کہا:

"بہن! تم جواب کیوں نہیں دیتیں؟ کیا تم کو یہاں کلوپس پر قربان کرنے کے لیے لایا گیا ہے؟"

اب نوجوان لڑکے نے اپنے سوکھے ہوئے خشک ہونٹوں پر اپنی زبان پھیری اور اداس آواز میں بولا:

"کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ تھوڑی دیر بعد ہمارے ساتھ تمہیں بھی کلوپس کی بھینٹ چڑھا دیا جائے گا"

عنبر اور تھیوسانگ لڑکے کو تکنے لگے۔

تھیوسانگ نے کہا:

"کیا تم بھی ہماری طرح اس شہر میں اجنبی ہو؟"

لڑکی بولی: ہم سپارٹا کے رہنے والے ہیں۔ ہم دونوں بہن بھائی ہیں۔ ہم شہر میں داخل ہوئے ہی تھے کہ یہاں کے سپاہیوں نے ہمیں زبردستی پکڑ لیا اور کہا کہ تمہیں دیوتا کلوپس پر قربان کیا جائے گا اور پھر وہ ہمیں رسیوں سے جکڑ کر یہاں لے آئے۔"

عنبر نے کہا:

"ہم بھی پردیسی ہیں اور یہ لوگ ہمیں بھی اپنے دیوتا کلوپس پر قربان کرنے کے لیے یہاں پکڑ کر لے آئے ہیں۔"

تھیوسانگ نے سوال کیا:

"یہ دیوتا کلوپس کون ہے اور اس پر ہمیں کس طرح

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قربان کیا جائے گا؟"

اب لڑکی آہستہ آہستہ سسکیاں بھر کر رونے لگی۔ اس کے بھائی نے اس کو اپنے ساتھ لگا لیا اور کہا:

"رو مت میری پیاری بہن ہماری قسمت میں ایسی ہی موت لکھی تھی۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔"

لڑکی اپنے بھائی سے لپٹ گئی اور روتے ہوئے بولی:

"یورائی! میرے پیارے بھائی! میں تجھے مرتا نہیں دیکھ سکتی۔ ان لوگوں سے کہنا کہ وہ پہلے مجھے قربان کریں۔"

دونوں نوجوان بہن بھائی ایک دوسرے سے لگ کر سسکیاں بھرنے لگے۔ ماریا، عنبر اور تھیوسانگ کے دل ہل گئے۔ یہ بڑا ہی دردناک منظر تھا۔ عنبر سے نہ رہا گیا۔ اس نے لڑکی کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا:

"میری پیاری بہن! حوصلہ کرو۔ زندگی اور موت دیوتا کلوپس کے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ خدا نے چاہا تو دیوتا کلوپس تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔"

لڑکی نے آنسوؤں بھرا چہرہ اٹھایا۔ عنبر کی طرف حیرانی سے دیکھا اور بولی:

"کیا تمہیں اپنی موت کا افسوس نہیں۔ تم دونوں کو بھی تو ہمارے ساتھ ہی قربان کر دیا جائے گا۔ پھر تم ہمیں کس طرح حوصلہ دے رہے ہو۔"

تھیوسانگ نے سر کھجاتے ہوئے کہا:

"بھئی ہم مر بھی گئے تو ہمیں کوئی افسوس نہیں ہو گا۔ لیکن تم دونوں بہن بھائی ہو۔ بہن بھائی کو تو ایک دوسرے کے سامنے زندہ رہنا چاہیے۔"

لڑکی کے بھائی نے اپنی بہن کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا:

"میری اچھی بہن نورینا رونے سے کچھ نہیں ہو گا۔ ہمیں صبر سے موت کو گلے لینا چاہیے۔"

انہیں موت کا یقین ہو گیا تھا اور ہوتا بھی کیوں نہ۔ وہ کوٹھڑی میں بند تھے۔ باہر تلوار لیے پہرہ دار کھڑے تھے۔ انہیں وہاں سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔

عنبر کہنے لگا:

"یہ ہمیں کیسے ہلاک کریں گے؟"

لڑکی نورینا نے سر جھکا لیا اور دھیرے دھیرے سسکیاں بھرنے لگی۔ اس کے بھائی یورائی نے سوکھی آواز میں کہا:

"ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ سنا ہے۔ دیوتا کلوپس اپنے شکار کا سر کاٹ دیتا ہے جس کو یہ لوگ جھیل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کنارے بانس سے لٹکا دیتے ہیں۔"

لڑکی نوربینا اپنے بھائی سے لپٹ کر آنسو بہانے لگی۔ اتنے میں کوٹھڑی کا دروازہ کھلا اور لمبے تڑنگے چار یونانی سپاہی تلواریں لیے اندر داخل ہو گئے۔ لڑکی چیخ مار کر رونے لگی۔ عنبر اور تھیوسانگ بھی ایک طرف ہو گئے۔ ان یونانی سپاہیوں کا سردار بھی ان کے ساتھ تھا۔ اس نے لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

"پہلے لڑکی کو قربانی کے لیے پیش کیا جائے گا۔ دیوتا کلوپس کے آنے کا وقت ہو گیا ہے۔ اسے باہر لے آؤ۔"

لڑکی کا بھائی اپنی بہن سے لپٹ گیا تھا۔ وہ اسے چھوڑ نہیں رہا تھا۔ وہ چیخ رہا تھا۔

"میری بہن کو چھوڑ دو۔ مجھے لے چلو۔ مجھے پہلے لے چلو۔ میری بہن کو نہ لے جاؤ۔"

لڑکی کا یہ حال تھا کہ اس کا جسم ٹھنڈا برف پڑ گیا آنسو ختم ہو گئے تھے۔ حلق سے آواز تک نہیں نکلتی سپاہی لڑکی کو گھسیٹتے ہوئے کوٹھڑی سے باہر لے گئے۔ کوٹھڑی کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ لڑکا صدمے سے بے ہوش ہو گیا۔ اب ماریا نے عنبر سے کہا:

"تم اور تھیوسانگ یہیں ٹھہرو اس لڑکے کے پاس میں باہر جا کر دیکھتی ہوں۔"

عنبر نے کہا:

"لڑکی کی حفاظت کرنا"

ماریا بولی "میں اسی لیے جا رہی ہوں"

اور ماریا کوٹھڑی کے بند دروازے میں سے باہر نکل گئی۔ عنبر اور تھیوسانگ اٹھ کر بند دروازے کی جھری میں سے باہر دیکھنے لگے۔ باہر جھیل کے کنارے سیڑھیوں کے سامنے یونانی سپاہی تلواریں ہاتھوں میں لیے نصف دائرے کی شکل میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بڑے ادب سے بالکل سیدھے کھڑے تھے۔ یونانی سردار ان سب کے آگے تھا۔ لڑکی کو درمیان میں لا کر زمین میں گاڑی ہوئی لکڑی کی میخ کے ساتھ باندھ کر اس کا سر جھکا دیا گیا تھا۔ موت کے خوف سے لڑکی کی آواز تک نہیں نکل رہی تھی۔ صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ مرنے کے لیے بالکل تیار ہو گئی ہے۔ اس نے خود ہی اپنا سر جھکا دیا تھا۔

یونانی سردار نے جھیل کی طرف منہ کر کے اونچی آواز میں کہا: "عظیم دیوتا کلوپس! تیری پہلی قربانی تیرے حضور پیش کی جا رہی ہے۔ اسے آ کر قبول کر۔"

عنبر اور تھیوسانگ بند دروازے کی جھری کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

منظر دیکھ رہے تھے۔ تھیوسانگ بولا:

"ماریا کو اسے بچانا ہوگا۔"

عنبر نے آہستہ سے کہا:

"خاموش! باہر پہرے دار ہے۔ ماریا اسی لیے باہر گئی ہے وہ وہاں موجود ہو گی۔"

ماریا وہاں موجود تھی اور حالات کا جائزہ لے رہی تھی۔ وہ بالکل تیار تھی کہ اگر کسی سپاہی نے تلوار سے لڑکی پر حملہ کرنا چاہا تو وہ اس سپاہی کو وہیں موت کی نیند سلا دے گی مگر کوئی سپاہی تلوار لے کر لڑکی کی طرف نہ بڑھا۔ بلکہ سب کی نظریں جھیل پر لگی تھیں جیسے وہاں سے کچھ نکلنے والا ہو۔ اور پھر ایسا ہوا کہ جھیل کی سطح پر پانی میں ہلچل پیدا ہوئی۔ پھر اونچی اونچی موجیں اُٹھنے لگیں۔ اس کے بعد اچانک جھیل کی ابھرتی ہوئی لہروں میں سے ایک دیو نما آدمی نمودار ہوا جس کا سر اژدہا کا اور باقی جسم انسان کا تھا۔ وہ اتنا بڑا تھا کہ سپاہی اس کے سامنے ننھے ننھے بونے معلوم ہو رہے تھے۔ اس دیو پیکر بلا کے سارے جسم پر [illegible] بال تھے اور اژدہا کے منہ میں سے ایک لمبی سرخ زبان بار بار ایک گرج کے ساتھ باہر نکل رہی تھی۔ اس کی آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح دہک رہی تھی۔ ماریا تیزی سے لپک کر کوٹھڑی

میں آئی اور گھبرائی ہوئی آواز میں بولی:

"تھیوسانگ! یہ وقت تیری خفیہ طاقت کی آزمائش کا ہے۔ اسے باہر نکل کر انگلی سے چھوؤ۔"

یہ کہہ کر ماریا دوبارہ بھاگ کر لڑکی کے پاس آگئی کہ کہیں اس پر کوئی سپاہی تلوار سے حملہ نہ کر دے۔ لیکن سب سپاہی سر جھکائے کھڑے تھے۔ جیسے دیوتا کلوپس کا احترام کر رہے ہوں۔ اسے سلام کر رہے ہوں۔

یونانی سردار نے سر کو جھکا کر کہا:

"عظیم دیوتا کلوپس! تیری قربانی حاضر ہے۔"

عنبر نے تھیوسانگ سے کہا:

"ماریا نے ٹھیک کہا ہے۔ باہر جا کر اس جن کو انگلی لگا کر چوہے کے برابر کر دو۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"باہر پہرے دار کھڑے ہیں۔"

عنبر بولا: "تم ان کی پروا نہ کرو۔ میں دروازہ توڑے دیتا ہوں تمہارے لیے۔"

باہر دیوتا کلوپس اب جھیل میں سے نکل کر کنارے پر آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ کسی اونچے مینار کی طرح لگ رہا تھا۔ اس نے اپنا اژدہا کا سر نیچے جھکا دیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سر کے جھکتے ہی یونانی سردار نے بلند آواز میں کہا:

"قربان ہونے والی لڑکی کا سر کاٹ دیا جائے اور اس کا دھڑ دیوتا کے حضور پیش کیا جائے۔"

ماریا پہلے سے ہوشیار کھڑی تھی۔ جونہی ایک سپاہی تلوار لے لڑکی کا سر کاٹنے کے لیے آگے بڑھا ماریا نے لپک کر اس کے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور پھر سپاہی کو گردن سے پکڑ کر اتنی زور سے ہوا میں اچھالا کہ وہ فضا میں لڑھکنیاں کھاتا ہوا جھیل میں جا گرا۔ یہ منظر دیکھ کر سپاہی اور یونانی سردار ششدر ہو کر رہ گئے۔ دیوتا کلوپس کے اژدہا کے جبڑوں میں سے غضبناک آوازیں نکلنے لگیں۔ دوسرا سپاہی آگے بڑھا تو اس کے ساتھ بھی یہی حشر ہوا۔ دوسری طرف عنبر نے بند دروازے کو دھکا دے کر توڑ کر دو ٹکڑے کر دیا اور تھیوسانگ کوٹھڑی میں سے نکل کر سیدھا دیوتا کلوپس کی طرف دوڑا اور اس کی ٹانگ کے پاس پہنچ کر اس کی پنڈلی سے اپنی انگلی لگا دی۔ مگر کلوپس پر تھیوسانگ کی انگلی کا کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ چھوٹا نہ ہوا بلکہ سخت غصے میں آ گیا۔ اس نے اپنی پنڈلی کے پاس تھیوسانگ کو دیکھ لیا تھا۔ اس نے اپنا لمبا چوڑا ہاتھ تھیوسانگ پر مارا اور تھیوسانگ لڑھکتا ہوا جھیل میں جا گرا۔ دوسری طرف سپاہی یونانی لڑکی کا سر

کاٹنے کے لیے دوڑے۔ اب یونانی سردار بھی ان کے ساتھ تھا۔ ماریا نے یہ معاملہ دیکھا تو تلوار سے لڑکی کی رسیاں کاٹ ڈالیں اور اسے اٹھا کر اپنے کاندھے پر بٹھا لیا۔

سپاہی اور یونانی سردار تلوار اٹھائے وہیں کے وہیں رہ گئے۔ کیونکہ لڑکی غائب ہو گئی تھی۔ ماریا کے کاندھے پر آتے ہی لڑکی ان کو دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ یونانی سردار نے دیوتا کلوپس کی طرف بوکھلا کر دیکھا اور گھبرائی ہوئی آواز میں کہا:

"عظیم دیوتا! آپ کی قربانی غائب ہو گئی۔"

دیوتا کلوپس کے اژدہا والے منہ سے بھیانک گڑگڑاہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ وہ لمبے بازو ادھر اُدھر مارتا اس طرف بڑھا جہاں لڑکی تھوڑی دیر پہلے سر جھکائے بیٹھی تھی۔ سپاہی ڈر کر دُور دُور ہٹ گئے۔ کلوپس نے لکڑی کی خالی میخ زمین میں سے اکھاڑ کر فضا میں اچھال دی۔ اس نے ایک بھیانک چیخ ماری۔

یونانی سردار پکار اُٹھا:

"کوٹھڑی سے دوسرے آدمی کو قربان کرنے کے لیے لاؤ۔ جلدی کرو۔"

سپاہی کوٹھڑی کی طرف بھاگے جس کا دروازہ پہلے ہی سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ٹوٹ چکا تھا اور عنبر وہاں سینہ تانے کھڑا تھا۔ سپاہی اس کی طرف آئے تو اس نے بلند آواز میں کہا:

"میں خود تمہارے دیوتا کے پاس جا رہا ہوں مجھے پکڑ کر لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

یہ کہہ کر عنبر تیزی سے دیو پیکر کلوپس کے سامنے آگیا۔ کلوپس اس کے سامنے پہاڑ کی طرح کھڑا غصے سے دائیں بائیں جھول رہا تھا۔ عنبر نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں اور چلا کر کہا:

"کلوپس! میں تیری موت بن کر آیا ہوں۔ آج کے بعد بے قصور انسانوں کو تیرے ظلم سے نجات مل جائے گی۔"

سپاہی عنبر پر ٹوٹ پڑے اور اس کی گردن پر تلواروں کے وار کرنے لگے کہ اس کی گردن کٹ جائے اور اس کا دھڑ دیوتا کلوپس کے حضور پیش کر دیا جائے۔ سپاہیوں کی ایک ایک کر کے ساری تلواریں ٹوٹ گئیں مگر عنبر کی گردن پر خراش تک نہ آئی۔ یونانی سردار دہشت زدہ ہو گیا۔ دیوتا کلوپس کے حلق سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور اس نے عنبر کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔

○

طلسمی انگلی

عنبر کو معلوم تھا کہ کوٹھڑی میں یونانی لڑکی نورینا کا بھائی بے ہوش پڑا ہے چنانچہ وہ کوٹھڑی کی طرف بھاگا۔ کلوپس عنبر کے پیچھے دوڑا۔ وہ اس کے سر پر پہنچ گیا۔ عنبر نے پلٹ کر اس کی ٹانگ پر اپنے آپ کو اتنے زور سے مارا کہ دیو پیکر کلوپس لڑکھڑا کر ایک طرف کو جھک گیا۔

عنبر نے چلا کر ماریا سے کہا:

"ماریا! اس جن کو گرا دو۔"

ماریا نے یونانی لڑکی نورینا کو اپنے کاندھے پر اٹھا رکھا تھا۔ یونانی لڑکی کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اسے نہ تو یہ نظر آ رہا تھا کہ وہ کس کے کاندھے پر سوار ہے اور نہ اپنا جسم ہی نظر آ رہا تھا۔ دہشت کے مارے وہ بے ہوش ہو گئی۔ ماریا نے بے ہوش نورینا کو اپنے کاندھے پر لٹکا لیا اور فضا میں اوپر کو اچھلی اور پھر پوری طاقت سے دیو قامت کلوپس کے سینے سے ٹکرا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گئی۔ ماریا کی ٹکر سے کلوپس نیچے گر گیا۔ اس کے گرنے سے زمین ہل گئی۔ جیسے زلزلہ آ گیا ہو۔ یونانی سردار اور سپاہی یہ سمجھے کہ کوئی دوسرا دیوتا اپنی فوج لے کر آ گیا ہے اور کلوپس دیوتا سے اس کا مقابلہ شروع ہو گیا ہے چنانچہ وہ اپنے سپاہیوں کو لے کر وہاں سے فرار ہو گیا۔

کلوپس گرنے کے بعد غراتا، گرجتا ہوا دوبارا اٹھا اور جھیل کی طرف چلنے لگا۔ اس وقت جھیل میں سے تھیوسانگ باہر نکل رہا تھا۔ کلوپس عفریت کی اس پر نگاہ پڑ گئی۔ اس نے تھیوسانگ کو اپنی مٹھی میں مینڈک کی طرح اٹھا لیا اور جھیل میں چھلانگ لگا دی۔

ماریا نے چیخ کر عنبر سے کہا:

"عنبر! اس عفریت کے پیچھے جاؤ۔ اس نے تھیوسانگ کو اپنی مٹھی میں بند کر لیا ہے۔"

مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ اس سے پہلے کہ عنبر کلوپس کے پاس جاتا وہ جھیل کے پانی میں اتر کر غائب ہو چکا تھا۔ ماریا نے یونانی لڑکی نورینا کو اپنے کاندھے سے اتار دیا۔ زمین پر آتے ہی نورینا اپنے آپ کو دیکھنے لگی۔ وہ اس بات پر دہشت زدہ تھی کہ اسے کون سی غیبی عورت نے اپنے کاندھے پر اٹھا کر غائب کر دیا تھا۔

وہ اس کا نام ماریا سن چکی تھی۔ مگر ماریا اسے نظر نہیں آ رہی تھی۔ عنبر جھیل کے کنارے موجود تھا۔ نورینا اپنے بھائی کی خبر لینے دوڑی۔ اس کا بھائی یورائی ہوش میں آ چکا تھا اور سہما ہوا کوٹھڑی کے دروازے سے لگا۔ جن بھوتوں کی یہ خوفناک لڑائی دیکھتا رہا تھا۔

افراتفری کی وجہ سے ماریا کا راز چونکہ نورینا اور یورائی پر کھل چکا تھا اس لئے اس نے نورینا کی طرف دیکھ کر کہا:

"نورینا! میں ایک غیبی لڑکی ماریا ہوں۔ اس سے زیادہ تمہیں جاننے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ تم اور تمہارا بھائی خوفناک کلوپس کا شکار بننے سے بچ گیا ہے۔ مگر ہمارا ایک بھائی تھیوسانگ دیوتا کلوپس کے ہتھے چڑھ گیا ہے۔"

اتنے میں عنبر قریب آ گیا۔ وہ گھبرایا ہوا تھا۔

"ماریا! تھیوسانگ کی تلاش میں ہمیں جھیل کے اندر جانا ہو گا۔"

ماریا نے کہا:

"میں جاتی ہوں۔ تم نورینا اور یورائی، دونوں بہن بھائی کو لے کر یہاں سے دور وہ جو سامنے اونچی پہاڑی دکھائی دیتی ہے اس کی چوٹی پر جا کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چھپ جاؤ۔ میں تھیوسانگ کا پتہ لگا کر وہیں آؤں گی۔ جلدی کرو۔ اگر یونانی سپاہی واپس آگئے تو پھر ایک نئی مصیبت کھڑی ہو جائیگی۔"

عنبر نے کہا:

"مگر تم دیر مت لگانا۔ تھیوسانگ کو جیسے بھی ہو ساتھ لے کر آنا۔ میں ان بہن بھائی کو لے کر سامنے والے پہاڑ کی چوٹی پر جا رہا ہوں۔"

عنبر نے یورائی اور اس کی یونانی بہن نورینا کو ساتھ لیا اور پہاڑی کی طرف تیز تیز چلنے لگا۔ ماریا نے اپنے آپ کو جھیل کے پانی میں گرا دیا۔ وہ پانی میں بھیگے بغیر جھیل کی گہرائی میں اس جگہ نیچے اترتی چلی گئی جہاں تھوڑی دیر پہلے دیوتا کلوپس تھیوسانگ کو مٹھی میں بند کر کے غائب ہو گیا تھا۔ ماریا جھیل کے اندر نیچے جا رہی تھی اسے جھیل کے پانی کے اندر ہر شے دھندلی دھندلی دکھائی دے رہی تھی۔ اسے کہیں بھی دیوتا کلوپس یا تھیوسانگ نظر نہیں آ رہے تھے۔ جھیل کافی گہری تھی۔ ماریا اور نیچے چلی گئی۔ اب وہاں پانی کے اندر تہہ میں اونچی نیچی زمین پر کئی قسم کی سمندری جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں اور بڑے بڑے پتھر زمین سے کھنگروں کی طرح باہر کو نکلے ہوئے تھے۔

یہاں کئی ایک غار سے بنے ہوئے تھے۔ مگر ہر غار کے آگے کسی انوکھے سمندری مکڑے نے موتیوں ایسا جالا بُن رکھا تھا۔

ماریا آہستہ آہستہ پانی کے اندر تیرتی جا رہی تھی کہ اس نے ایک غار دیکھا جس کے منہ پر جالا نہیں تھا۔ ماریا اس غار کے اندر داخل ہو گئی۔ ماریا خاموشی سے چاروں طرف دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے غار کے اندر بھرے ہوئے پانی میں تیرتی جا رہی تھی۔ اچانک اسے پیچھے سے ایک جھٹکا سا لگا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا کہ ایک بہت بڑی شارک مچھلی منہ کھولے اس کے بالکل قریب آ گئی ہے۔ اس کے کھلے منہ میں سے عجیب سی شعاعیں نکل کر ماریا کے جسم سے ٹکرا رہی تھیں۔ شاید یہ بجلی کی لہریں تھیں۔ ماریا ایک طرف غار کے دیوار کے ساتھ چپک گئی تا کہ شارک مچھلی آگے نکل جائے۔ لیکن شارک مچھلی نے جیسے ماریا کو دیکھ لیا تھا۔ وہ ماریا کے سامنے آ کر منہ کھولے اپنی چھوٹی چھوٹی چمکیلی آنکھوں سے تکنے لگی۔ اس کے حلق میں سے بجلی کے کرنٹ ایسی دو لہریں بل کھاتی ہوئی نکلیں اور ماریا کے نظر نہ آنے والے جسم سے ٹکرائیں۔ ماریا کو ایسا اور جھٹکا لگا کہ وہ پانی میں اپنی جگہ سے اوپر کو اچھل پڑی۔ شارک مچھلی نے اپنا منہ پورا کھول کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اندر کی طرف سانس کھینچا۔ اس کی سانس کی آواز پانی میں ماریا کو سانپ کی پھنکار کی طرح سنائی دی۔ ماریا نے سوچا کہ یہاں سے واپس بھاگ جانا چاہیے۔ وہ غار کے منہ کی طرف بھاگی ہی تھی کہ شارک مچھلی کے سانس نے اسے پیچھے سے اپنی طرف کھینچ لیا۔ ماریا نے پوری طاقت سے بھاگنے کی کوشش کی مگر شارک کے سانس میں اتنی زبردست کشش تھی کہ وہ شارک کے منہ کے اندر چلی گئی۔

شارک کے حلق میں سے نیچے اترتے ہی ماریا ایک دم اندھیرے میں آ گئی۔ اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ شارک مچھلی تیزی سے بل کھاتی کسی طرف دوڑی جا رہی ہے۔ پھر ماریا کو لگا کہ مچھلی جھیل کی تہہ میں ڈھلان کی طرف اترتی جا رہی ہے۔ ماریا نے شارک کے جسم میں سے باہر نکلنے کے لیے بڑی کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہو سکی۔ شارک کے پیٹ میں سے کچھ ایسی گیس نکل رہی تھی کہ جس کی وجہ سے ماریا پر غنودگی طاری ہونے لگی تھی۔ آہستہ آہستہ اس کے جسم کی حرکت اتنی سست ہو گئی کہ ماریا بے حس سی ہو کر رہ گئی۔ مگر ماریا کی نگاہ اور ذہن بالکل درست کام کر رہا تھا۔ اس کے تمام احساسات بھی اپنی جگہ پر درست تھے اور اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ وہ عنبر کو باہر پہاڑی پر چھوڑ

جھیل میں ہیتوسانگ کی تلاش میں آئی ہے جسے دیو پیکر دیوتا کلوپس نے اغوا کر لیا ہے۔

شارک مچھلی جھیل کے غار کے اندر نیچے ہی نیچے اترتی چلی جا رہی تھی۔ پھر شارک مچھلی کی رفتار ہلکی پڑ گئی۔ ماریا ہوش میں تھی۔ اس نے محسوس کیا کہ شارک رک گئی ہے اور اندر سے سانس باہر کو پھینکنے لگی ہے۔ شارک کے سانس کے ساتھ ہی ماریا اس کے حلق سے نکل کر باہر زمین پر گر پڑی۔ شارک مچھلی بجلی کی تیزی کے ساتھ غار میں پیچھے کی طرف بھاگی اور غائب ہو گئی۔ ماریا یہ دیکھ کر حیرت میں آ گئی کہ جہاں وہ زمین پر پڑی ہے وہاں پانی گھٹنے گھٹنے تک ہے۔ غار کے پیچھے پانی ہی پانی تھا۔ ماریا سامنے کی طرف چلنے لگی۔ ماریا کی طاقت آہستہ آہستہ واپس آ رہی تھی۔

غار میں آگے جا کر پانی ختم ہو گیا اور پھر غار ایک ڈھلانی راستے پر پہنچ کر ختم ہو گئی۔ یا خدا یہ میں جھیل کے اندر کس دنیا میں آ گئی ہوں۔ وہاں آگے ایک چھوٹی سی وادی تھی۔ اوپر بادلوں سے بھرا ہوا آسمان تھا۔ وادی میں تاریک سیاہ چھوٹے چھوٹے پہاڑ تھے۔ وادی میں درخت اتنے بڑے بڑے تھے کہ لگتا تھا اوپر بادلوں میں جا کر گم ہو رہے ہیں۔ ماریا فضا میں غوطہ لگا کر ہوا میں اڑتی ہوئی نیچے وادی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں آ گئی۔

اس نے اپنے جسم کو دیکھا۔ وہ ابھی تک غائب تھی۔ اس کی سمجھ میں یہ معمہ نہیں آ رہا تھا کہ یہ شارک مچھلی کون تھی اور وہ اسے یہاں کس لیے چھوڑ گئی ہے اور یہ دنیا کون سی ہے جو جھیل کے نیچے آباد ہے۔ اتنے اونچے اور سیاہ پتوں والے درخت ماریا نے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ وہ ان درختوں کے نیچے سے گزرنے لگی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی ان دیکھی طاقت یا غیبی شعاع اس کی راہ نمائی کر رہی ہے۔ درختوں کے نیچے آگے جا کر ایک چھوٹی سی نہر آ گئی۔ اس نہر کے کنارے کنارے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر سرخ گلاب کے سات پودے ساتھ ساتھ اُگے تھے۔ ان کی پھولوں بھری شاخیں نہر کے پانی پر جھکی ہوئی تھیں۔ ماریا ان کے قریب سے گزری تو یہ دیکھ کر اسے تعجب ہوا کہ گلاب کے ہر پودے کی ایک شاخ کا سرخ پھول نہر کے پانی پر جھکا ہوا ہے اور اس پھول کی پنکھڑیوں میں سے تھوڑی تھوڑی دیر بعد شبنم کا ایک قطرہ نہر میں گرتا ہے اور گرتے ہی سفید موتی میں بدل جاتا ہے۔

ماریا نے جھک کر گلاب کے پھول کو دیکھا تو اسے ایسے لگا جیسے پھول آہستہ آہستہ آہیں بھر رہا ہو۔ ماریا نے گلاب کے

ساتوں پودوں کو قریب سے دیکھا۔ ساتوں پودے ایک ہی طرح کے تھے اور ان کے تھے۔ اور ان کے ہر پھول میں سے شبنم کے قطرے نہر کے پانی میں گر کر سفید موتی بنتے جا رہے تھے۔ ماریا آگے بڑھی تو اسے ایک چھوٹا سا سنگ مرمر کا حوض نظر پڑا۔ ماریا حوض کے کنارے پہنچی ہی تھی کہ اچانک ایک شارک مچھلی حوض کے پانی میں تیرتی نمودار ہوئی۔ اس نے اپنا منہ پانی سے باہر نکال کر ماریا کی طرف دیکھا تو ماریا دھک سے رہ گئی۔

یہ وہی شارک مچھلی تھی جو ماریا کو اپنے پیٹ میں چھپا کر غار کے آخری کنارے تک لائی تھی۔ شارک اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے ماریا کو یوں تک رہی تھی جیسے وہ غیبی ماریا کو دیکھ رہی ہے۔ ماریا نے سوچا یہ شارک کیا چیز ہے؟ کیا وہ اسے دیکھ رہی ہے؟ اتنا سوچا ہی تھا کہ شارک کا منہ ہلا اور ماریا کو ایک انسانی عورت کی دھیمی سی آواز سنائی دی:

"ماریا بہن! میں تمھیں دیکھ رہی ہوں۔"

ماریا تو سٹ پٹا کر رہ گئی۔ اس نے فوراً کہا:

"تم تم کون ہو؟ یہ — یہ کیا معمہ ہے۔ تم مجھے یہاں کس لیے لائی ہو؟"

شارک نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ماریا بہن! میں ایک خاص مقصد کے لیے تمہیں یہاں لائی ہوں۔ مجھے امید نہیں تھی کہ تم کبھی ادھر آؤ گی لیکن تمہیں جھیل میں اترتے دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ تم میری مدد کرنے ہی یہاں آئی ہو۔"

ماریا نے کہا،

"تم کون ہو اور مجھ سے کس قسم کی مدد چاہتی ہو؟"

شارک بولی: "ماریا بہن! میں یونان کے شہر سپارٹا کے ایک غریب کسان کی بیوی ہوں۔ میری سات لڑکیاں تھیں۔ جو حسن و جمال میں اپنا جواب نہیں رکھتی تھیں۔ میرا خاوند مر گیا تو میں اپنی لڑکیوں کا پیٹ پالنے کے لیے ایک کھیت میں کام کرنے لگی۔ ایک روز میں کھیت میں کام کر رہی تھی کہ اتفاق سے میری درانتی سے ایک درخت کی جڑ کٹ گئی۔ درخت زور زور سے ہلنے لگا۔ اور پھر درخت کی شاخوں نے مجھے اپنی بانہوں میں جکڑ لیا۔ درخت کی شاخوں سے بجلی کی ایسی لہریں نکل رہی تھیں کہ میری آواز بند ہو گئی۔ کچھ دیر گذری تو میری ساتوں خوبصورت لڑکیاں میری تلاش میں وہاں پہنچ گئیں۔ مجھے درخت کی شاخوں میں لٹکتے دیکھا تو میری مدد کو دوڑیں مگر ظالم درخت

نے ان کو بھی اپنی شاخوں میں دبوچ لیا۔ پھر درخت نے ایک جنّ کی شکل اختیار کر لی جو مجھے اور میری ساتوں بچیوں کو لے کر جھیل کے اندر اس مقام پر لے آیا۔ اس نے مجھے شارک مچھلی بنا کر اس حوض میں چھوڑ دیا جو نیچے سے جھیل کی تہہ سے مل گیا ہے اور میری ساتوں حسین و جمیل معصوم لڑکیوں [illegible] کر اس نہر کے کنارے لگا دیا۔ اب میری بچیاں گلاب کے پودے بن کر صبح سے رات تک روتی رہتی ہیں۔ ان کے آنسو گلاب کے پھول سے شبنم بن کر نہر میں گرتے ہیں اور موتی بن جاتے ہیں۔

ماریا خاموشی سے اس عورت کی غم زدہ داستان سن رہی تھی۔ کہنے لگی۔

"لیکن میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں۔ میرا اپنا بھائی تھیوسانگ یہاں ایک دیوتا کلوپس کے قبضے میں ہے جس کی تلاش میں میں یہاں آئی ہوں۔"

شارک بولی: "دیوتا کلوپس ہی وہ جنّ ہے جس نے مجھے شارک اور میری لڑکیوں کو گلاب کے پودوں میں بدل دیا ہے تمہارے بھائی کو بھی اس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ضرور کوئی پودا بنا دیا ہو گا۔"

ماریا نے کہا:

"مجھے بتاؤ کہ میں تمہیں اور اپنے بھائی تھیوسانگ کو یہاں سے کیسے نکال سکتی ہوں؟"

شارک کہنے لگی:

"دیوتا کلوپس ایک بڑا طاقتور قدیم جن ہے۔ اس کے ظلم و ستم کے قصے یونانی دیو مالا میں مشہور ہیں۔ یہ ہر سال چار پردیسی مسافروں کی قربانی قبول کرتا ہے۔ اس پر کوئی طاقت غالب نہیں آ سکتی۔"

شارک نے کہا:

"اس لیے کہ صرف تم ہی اس جن کلوپس پر غلبہ حاصل کر سکتی ہو۔ کیونکہ تم نے اپنی جوانی بڑی پاکیزہ رہ کر بسر کی ہے۔ گناہ پر ہم صرف پاکیزگی کے ذریعے ہی فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ قدرت نے تمہاری نیکی اور پاکیزگی کی وجہ سے تمہارے اندر ایک ایسی طاقت پیدا کر دی ہے کہ کلوپس جن جو ایک ظالم اور گناہ گار مخلوق ہے تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔"

ماریا بولی: "لیکن میں تھیوسانگ کو کہاں ڈھونڈوں اور اس بھیانک جن کلوپس کا کیوں کر مقابلہ کر سکتی ہوں؟"

شارک کہنے لگی:

"پہلی بات تو یہ ہے کہ کلوپس جن تمہیں دیکھ نہیں سکتا۔ تھیوسانگ کو وہ ضرور اپنے خاص محل میں لے گیا ہو گا۔ جو سامنے والی پہاڑی کے اندر بنا ہوا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس خبیث جن کی ایک کمزوری بھی ہے۔ کمزوری یہ ہے کہ کلوپس کے محل کے تہہ خانے میں ایک طلسمی ہاتھ پتھر کے چبوترے میں سے نکلا ہوا ہے اس ہاتھ کی صرف ایک ہی انگلی ہے۔ اس انگلی کا ناخن زمرد کا ہے۔ آدھی رات کو جب کلوپس جن سو جاتا ہے۔ تو زمرد کے ناخن پر چھت میں سے روشنی کی ایک کرن پڑتی ہے۔ یہ کرن زمرد کے ناخن پر صرف ایک سیکنڈ کے لیے پڑتی ہے کرن کے پڑتے ہی انگلی نیچے کو جھک جاتی ہے۔ اگر اس وقت کوئی شخص اس انگلی کو توڑ ڈالے تو کلوپس جن کی طاقت ختم ہو جائے گی۔ لیکن یہ کرن ایک سیکنڈ تک ہی انگلی کے ناخن پر پڑتی ہے۔ اگر کوئی انگلی کو توڑنے میں ذرا سی بھی دیر لگا دے تو وہ شخص آگ میں جل کر بھسم ہو سکتا ہے۔ یہ کام تم ہی کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سکتی ہو ماریا۔ کیونکہ اس تہہ خانے میں کوئی نظر آنے والا انسان داخل ہونے کی ہمت نہیں کر سکتا۔"

ماریا نے یہ سب کچھ غور سے سنا پھر بولی:

"لیکن مجھے یہ کیسے معلوم ہو گا کہ میرا بھائی تھیوسانگ کہاں ہے؟"

شارک مچھلی نے کہا:

"تمہارے بھائی تھیوسانگ کو بھی ضرور کلوپس جن نے وہیں اپنے خوفناک محل میں کوئی پودا یا بت بنا کر رکھ دیا ہو گا۔ تم وہاں جاؤ گی تو تھیوسانگ تمہیں نظر آ جائے گا۔ اگر وہ کوئی پودا یا درخت بنا ہوا تو تمہیں اس درخت کے سانس لینے کی آواز آئے گی اور ہو سکتا ہے وہ درخت تمہیں اپنا نام بھی بتا دے۔"

ماریا عجیب مشکل میں پھنس گئی تھی۔ ایک طرف اس کا دوست اور بھائی تھیوسانگ کا معاملہ تھا دوسری طرف اس غریب کسان کی بیوی اور اس کی سات بیٹوں کو بچانے کا مسئلہ تھا۔ تیسری طرف جن کلوپس کو قابو میں کرنے کا معاملہ تھا جو بڑا نازک معاملہ تھا۔ لیکن ماریا ہمت ہارنے والی لڑکی نہیں تھی۔ اس نے شارک مچھلی سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟

شارک مچھلی نے کہا:

"میرا نام شہانی ہے۔ ماریا بہن! خدا پر بھروسہ رکھ کر جاؤ۔ مجھے یقین ہے کہ تم کلوپس کا طلسم ختم کرنے اور اپنے بھائی کو حاصل کرنے اور مجھے اور میری لڑکیوں کو اس عذاب سے نجات دلانے میں ضرور کامیاب ہو جاؤ گی۔"

ماریا نے گہرا سانس بھرتے ہوئے کہا:

"یہ کام تو مجھے کرنا ہی ہو گا۔ میں جاتی ہوں۔"

شارک مچھلی شہانی نے ماریا کو پہاڑ کا راستہ بتایا اور حوض میں چلی گئی۔ ماریا نے پہاڑ کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ سب سے پہلے ماریا نے اپنی طاقت کا جائزہ لیا۔ اس کی طاقت پوری طرح سے بحال تھی۔ وہ نظر بھی نہیں آ رہی تھی اور فضا میں اڑ بھی سکتی تھی لیکن جن کلوپس کے محل میں طلسم و جادو کا جال بچھا ہوا تھا۔ وہاں اس کے ساتھ کوئی بھی حادثہ پیش آ سکتا تھا۔ شارک مچھلی شہانی نے ماریا کو خبردار کیا تھا کہ وہ جن کلوپس کے محل میں داخل ہونے کے بعد بہت ہی آہستہ آہستہ سانس لے اور کسی قسم کی آہٹ یا آواز پیدا نہ کرے۔

ماریا فضا میں اترتی ہوئی پہاڑ کے اوپر آ گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ وہاں پہاڑ کی دو بلند چوٹیاں ہیں۔ ان کے درمیان ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پتھر کا پل بنا ہوا ہے۔ پل کی دوسری جانب ایک سیاہ رنگ کے بہت بڑے قلعہ نما محل کا بہت اونچا اور کشادہ دروازہ ہے۔ دروازے کے پٹ لوہے کے ہیں۔ بند دروازے کے باہر دونوں جانب پتھر کے دو بڑے بڑے ہاتھیوں کے بت لگے ہیں جن کی سونڈیں اوپر کو اٹھی ہوئی ہیں۔ ماریا نے خدا کا نام لے کر پتھر کے پل پر سے آہستہ آہستہ تیرتے ہوئے گذرنا شروع کر دیا۔

وہ پل کی دوسری طرف کلوپس کے اونچے لمبے خوفناک کے قلعے کے دروازے کے بالکل سامنے آکر پتھر کے فرش پر کھڑی ہو گئی۔ جونہی ماریا کے پاؤں فرش کے پتھر سے ٹکرائے دونوں ہاتھیوں کے مجسموں میں حرکت پیدا ہوئی اور ان کی سونڈیں لمبی ہو کر ماریا کے قریب پہنچ کر دائیں بائیں حرکت کرنے لگیں جیسے ماریا کو اٹھا کر پٹخ دینا چاہتی ہوں۔ ماریا تیزی سے زمین سے اوپر اٹھ گئی۔ اب اس کے پاؤں زمین کو نہیں چھو رہے تھے۔ ہاتھیوں کی سونڈیں واپس اپنی جگہ پر چلی گئیں۔ ہاتھی ایک بار پھر پتھر کی طرح ساکت ہو گئے تھے۔

ماریا ایک لمحے کے لیے اپنی جگہ پر خاموشی سے کھڑی رہی۔ وہ بہت ہی آہستہ آہستہ سانس لے رہی تھی۔ سامنے قلعے کا اونچا لمبا مضبوط دروازہ بند تھا۔ ماریا کو خدشہ تھا کہ اگر وہ دروازے

میں سے گذری تو کہیں کوئی خفیہ جادو بیدار ہو کر اسے اپنی گرفت میں نہ لے لے۔ مگر اسے شارک مچھلی یعنی شہانی کا جملہ یاد آگیا۔ اس نے کہا تھا۔

"ماریا! اگر تم نے اپنے چلنے اور حرکت کرنے سے کوئی آہٹ کوئی آواز پیدا نہ کی تو قلعے کا طلسم تم پر کوئی اثر نہ کر سکے گا"۔

ماریا بہت ہی دھیمی رفتار سے فضا میں روئی کے گالے کی طرح تیرتی ہوئی قلعے کے بند پھاٹک کے قریب پہنچ گئی پھر خدا کا نام لے کر اس کے اندر سے گذر گئی۔ بند لوہے کے دروازے میں سے گذرتے ہوئے ماریا کے غیبی جسم کو گرمی کا احساس ہوا۔ یہ کلوپس جن کے طلسم کی لہریں تھیں جو ماریا کے غیبی جسم کی شعاعوں سے ٹکرائی تھیں مگر طلسم نے اس پر اثر نہ کیا تھا۔ ماریا کلوپس کے قلعہ نما محل کے اندر تھی۔ وہ اندر جاتے ہی رک گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ سامنے اونچے اونچے کالے ستونوں والا ایک بہت کھلا دالان ہے۔ جس کے بیچ میں سے پتھروں کو جوڑ کر ایک راستہ بنایا گیا ہے۔ یہ راستہ آگے جا کر ایک زینے پر ختم ہو جاتا تھا۔ ماریا آہستہ آہستہ فضا میں تیرتی، دھیمے دھیمے سانس لیتی زینے تک آگئی۔ زینہ بڑے بڑے کالے پتھروں کو جوڑ کر بنایا گیا تھا۔ ماریا زینے کے اوپر آگئی۔ یہاں بھی ایک دروازہ تھا جو بند تھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا بغیر کوئی آواز پیدا کیے دروازے میں سے دوسری طرف نکل گئی۔ جونہی وہ دوسری طرف آئی اس نے دیکھا کہ آگے ایک اور دروازہ ہے جس کے باہر تھیوسانگ ہاتھ میں تلوار لیے کھڑا ہے۔ ماریا اسے دیکھتے ہی خوشی میں آکر چلا کر اسے آواز دینے ہی والی تھی کہ ایک دم سے رک گئی اور اسے خیال آ گیا کہ اگر اس نے آواز نکالی تو وہ وہاں پھیلی ہوئی طلسمی لہروں کی گرفت میں آ جائے گی۔

ماریا آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی تھیوسانگ کے قریب گئی تو دیکھا کہ تھیوسانگ کی آنکھیں جیسے اس پر جمی ہوئی ہیں ماریا آہستہ سے اس کے جسم کو ہاتھ لگانے ہی والی تھی کہ تھیوسانگ نے تلوار سے ماریا پر حملہ کر دیا اور اس کے منہ سے آوازیں بلند ہونے لگیں۔

"پکڑو پکڑو۔ یہ ماریا ہے۔ یہ دشمن ہے۔ کلوپس دیوتا کی دشمن ہے۔ پکڑو پکڑو۔ ماریا دشمن ہے۔"

ماریا تو تیزی سے پیچھے ہٹ گئی۔ تھیوسانگ طلسم کی زد میں تھا اس کی آواز کا بلند ہونا تھا کہ محل کی زمین ہل گئی پیچھے سامنے والا دروازہ اپنے آپ کھل گیا اور سامنے دیو پیکر جن دیوتا کلوپس ٹانگیں پھیلائے کھڑا ہوا رہا تھا۔ اس کے حلق سے بادلوں کی گرج ایسی آواز نکل رہی تھی

اس کا سر چھت کے ساتھ لگ رہا تھا۔ ماریا اپنی جگہ پر خاموش اور بے حس و حرکت کھڑی ہو گئی۔ کلوپس ہاتھی سے بھی بڑے بڑے پاؤں رکھتا نیچے اتر آیا۔ اس نے تھیوسانگ کے سر پر اپنی انگلی رکھی اور گرج دار آواز میں پوچھا:

"کہاں ہے ماریا؟ کیا تم اسے دیکھ سکتے ہو؟"

تھیوسانگ نے کہا:

"نہیں میرے مالک کلوپس! میں ماریا کو دیکھ نہیں سکتا مگر اس کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ وہ میرے بالکل سامنے تھوڑی داہنی جانب کھڑی ہے۔ وہ تیری دشمن ہے اور تجھے ہلاک کرنے آئی ہے۔"

ماریا کو تھیوسانگ پر سخت غصہ آیا۔ مگر وہ جانتی تھی کہ تھیوسانگ پر کلوپس نے جادو کیا ہوا ہے۔ وہ پوری طرح سے کلوپس جن کے قبضے میں ہے۔ اس میں اس کا کوئی قصور نہیں لیکن ماریا کے لیے اپنا بچاؤ کرنا بہت ضروری تھا۔ کیونکہ ذرا سی غلطی پر ماریا کلوپس کے جادو میں پھنس سکتی تھی۔ اس نے اپنا سانس روک لیا اور بڑی ہی آہستگی سے اپنے آپ کو تھوڑا سا بلند کیا اور دوسری طرف سے تیرتی ہوئی جن کلوپس کے پہلو سے آگے نکلنے کی کوشش کی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیوسانگ چلّا اٹھا:

"میرے آقا! ماریا تمہاری دوسری طرف سے نکلنے کی کوشش کر رہی ہے۔"

جنّ کلوپس تیزی سے اپنی دوسری طرف مڑا اور اس نے اپنے لمبے لمبے بازو ہوا میں چلانے شروع کر دیئے۔ پھر اس کے حلق سے آگ کے شعلے نکل کر فضا میں بکھرنے لگے۔ ماریا اس وقت تک کلوپس کے پیچھے کی طرف جا چکی تھی۔ وہ کھلے دروازے میں سے گزر کر محل کے دوسرے دالان میں آ گئی۔ اسے تہہ خانے کے راستے کی تلاش تھی۔ مگر ماریا تیزی سے نہیں چل سکتی تھی۔ دوسرے دالان کے آخر میں ایک راستہ بائیں جانب جاتا تھا۔ یہ ایک نیم روشن راہ داری تھی۔ یہاں پہلی بار ماریا نے فرش پر انسانی جسم کی ہڈیاں بکھری دیکھیں۔ ماریا ان ہڈیوں کے اوپر سے تیرتی ہوئی آگے گزر گئی۔ جہاں یہ نیم روشن راہ داری ختم ہوئی وہاں ایک تہہ خانے کا زینہ نیچے جاتا تھا۔ ماریا سمجھ گئی کہ یہی سیڑھیاں نیچے تہہ خانے میں جاتی ہیں۔ وہ سیڑھیوں کے اوپر سے ہو کر نیچے پھسلنے لگی۔ نیچے اندھیرا گہرا ہوتا گیا۔

پھر وہ ایک تنگ و تاریک تہہ خانے میں پہنچ گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ تہہ خانے کے فرش پر درمیان میں ایک

چبوترہ بنا ہوا ہے۔ شارک مچھلی شہزادی کے کہنے کے مطابق اس چبوترے میں سے ایک انسانی ہاتھ باہر نکلا ہوا تھا جس کی صرف ایک انگلی تھی۔ انگلی کا ناخن زمرّد کا بنا ہوا تھا۔ اب ماریا کو یہاں رہ کر اس کرن کا انتظار کرنا تھا جو تہہ خانے کی چھت میں سے اس پر پڑنی تھی۔ یہ کرن آدھی رات کو نمودار ہونی تھی اور ابھی شام بھی نہیں ہوئی تھی۔ ماریا پریشان سی ہو گئی۔ کیونکہ محل میں اس کے آنے کا علم کلوپس کو ہو گیا تھا اور وہ ضرور اپنا بچاؤ کرنے والا تھا۔

ماریا نے سوچا کہ اسے کسی دوسری جگہ چھپ جانا چاہیے۔ مشکل یہ تھی کہ ماریا زیادہ تیزی سے حرکت بھی نہیں کر سکتی تھی۔ وہ دھیمی رفتار کے ساتھ فضا میں بلند ہوئی اور تہہ خانے سے باہر نکل آئی۔ کیونکہ تہہ خانے میں حملے کی صورت میں ماریا کے لیے اپنا بچاؤ کرنا مشکل تھا۔ وہ تہہ خانے سے نکل کر نیم روشن راہ داری میں سے ہوتی ہوئی دوسرے دالان میں پہنچی ہی تھی کہ سامنے اچانک جنّ کلوپس آ گیا۔ تھیوسانگ تلوار ہاتھ میں لیے اس کی اونچی لمبی ٹانگ کے بالکل پاس ہی کھڑا تھا۔ اور تلوار سے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میرے آقا! ماریا یہاں پر موجود ہے۔"

ماریا اپنی جگہ سے تھوڑا سا ایک طرف ہوئی تو تھیوسانگ چلاّ اٹھا:

"ماریا دوسری طرف جانے لگی ہے میرے آقا۔"

کلوپس جن کے حلق سے آگ کا شعلہ نکل کر عین ماریا کے اوپر گرا۔ ماریا نے اپنے جسم کو بالکل ساکت پتھر کی طرح کر لیا تھا۔ ماریا پر کلوپس کے شعلے کا کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ آہستہ سے پرے کھسک گئی۔

تھیوسانگ پھر چیخا:

"ماریا یہاں سے جا رہی ہے میرے آقا!"

کلوپس دیو نے اب چاروں طرف آگ کے شعلے برسانے شروع کر دیئے۔ لیکن ماریا پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس آگ کا اثر ضرور ہوا کہ ماریا کی جو خوشبو تھیوسانگ کو آ رہی تھی اس آگ میں غائب ہو گئی۔ تھیوسانگ تلوار چلاتے ہوئے دالان میں ادھر اُدھر چکر لگانے لگا اور بولا:

"میرے آقا! ماریا یہاں نہیں ہے۔ ماریا یہاں نہیں ہے۔"

ماریا کو تھیوسانگ پر سخت غصہ آ رہا تھا کہ یہ کم بخت کیا چکر چلا رہا تھا۔ وہ قلعے کے دوسرے بڑے دالان کی طرف جانے کی بجائے محل کے اوپر کو جاتی سیڑھیاں چڑھ

دوسری منزل میں آ گئی۔ اس منزل میں ایک بہت بڑا کمرہ تھا جس میں دیو کلوپس کا بہت بڑا پلنگ بچھا ہوا تھا۔ پلنگ پر دو تین سو کے قریب تکیئے پڑے تھے۔ پلنگ پر مسہری لگی تھی۔ جونہی ماریا نے مسہری کو ہاتھ لگایا اسے آہ بھرنے کی آواز سنائی دی۔

ماریا پیچھے ہٹ گئی۔ اس نے ایک بار پھر مسہری کو چھوا تو مسہری نے پھر ایک آہ بھری۔

ماریا نے سرگوشی میں سوال کیا:

"تم کون ہو؟"

مسہری ریشمی تھی۔ اور اس میں موتی لٹک رہے تھے۔

مسہری نے کہا:

"میں کوہ قاف کی نیلم پری ہوں۔ مجھے ایک عرصہ ہوا یہ دیو کلوپس اٹھا کر اپنے محل میں لے آیا تھا۔"

ماریا نے آہستہ سے پوچھا:

"کیا تم یہاں قید ہو نیلم پری؟"

مسہری نیلم پری آہ بھر کر بولی:

"ہاں! میں یہاں قید ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ ایک عرصے کے بعد ایک خوبصورت انسان یعنی لڑکی کی شکل دیکھی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا نے تعجب سے پوچھا:

"کیا تم مجھے دیکھ رہی ہو؟"

نیلم پری بولی:

"ہاں۔ میں تمہیں صاف دیکھ رہی ہوں۔ مگر میں اپنی جگہ سے اس وقت تک حرکت نہیں کر سکتی جب تک کہ کوئی اس پلنگ کے تیسرے پائے کے نیچے رکھا ہوا تعویذ نکال کر جلا نہیں ڈالتا۔ پھر میں آزاد ہو جاؤں گی۔"

ماریا کہنے لگی:

"میں ابھی تعویذ نکال کر جلائے ڈالتی ہوں لیکن کیا تم آزاد ہو کر یہاں سے چل سکو گی؟"

نیلم پری نے کہا:

"جب تک دیو عوس کا طلسم اس محل میں پھیلا ہوا ہے میں یہاں سے فرار نہیں ہو سکتی۔"

ماریا نے کہا:

"میں اس طلسم کو ختم کرنے کے لیے یہاں آئی ہوں میں تہہ خانے والی زمرد کے ناخن والی انگلی کو توڑنے کے لیے محل میں داخل ہوئی ہوں کیوں کہ اس دیو کلوپس نے میرے بھائی تھیوسانگ کو

بھی اغوا کر کے اس پر طلسم کر دیا ہوا ہے۔"

نیلم پری مکھی کے روپ میں لرز اٹھی اور بولی:

"ایسا کبھی بھول کر بھی نہ سوچنا ماریا۔ کسی انسان میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ زمرد کے ناخن والی انگلی کو توڑ سکے۔ اس میں دیو کلوپس کے طلسم کی ساری طاقت چھپی ہوئی ہے۔"

ماریا نے کہا:

"نیلم پری! تم مجھے دیکھ ضرور رہی ہو مگر میری طاقت سے واقف نہیں ہو۔ میں یہ کام تمہیں کر کے دکھاؤں گی ذرا رات ہو لینے دو۔"

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پتھر کی زندہ عورت

مہری والی نیلم پری نے کہا:
"ماریا! یہ قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا۔ اس میں بڑا خطرہ ہے۔"
ماریا کہنے لگی:
"میں اپنے بھائی اور شارک مچھلی شہانی کی سات بچیوں کے ساتھ تمہیں بھی اس طلسمی جہنم سے آزاد کرانا چاہتی ہوں۔ کیا تم نہیں چاہتی ہو کہ تمہیں یہاں سے آزادی ملے اور تم کوہ قاف اپنے وطن میں چلی جاؤ؟"
مہری نیلم پری نے آہ بھر کر کہا:
"اپنے وطن جانے کی خواہش کس کی نہیں ہوتی؟"
ماریا بولی: "تو پھر مجھے یہ کام کر لینے دو اور تم آرام سے یہاں پلنگ پر لگی رہو۔ خداوند میرے ساتھ ہے اور میں اس مہم میں ضرور کامیاب ہوں گی۔"

مہری کہنے لگی:
"تو پھر ایک بات کا خیال رکھنا۔ دیو کلوپس ضرور تہہ خانے میں پہنچ کر زمرد کی انگلی کی حفاظت کر رہا ہو گا۔ اس وقت تہہ خانہ طلسم کی لہروں سے بھرا ہوا ہو گا۔ تم پر اس کے جادو کا اثر ہو سکتا ہے۔ تم اس پلنگ کے سامنے والے زرد سرہانے کے نیچے ایک انگوٹھی پڑی ہے وہ اپنی انگلی میں ڈال لو۔ اس سے تم پر دیو کلوپس کے جادو کا ہرگز اثر نہیں ہو گا۔"
ماریا نے سرہانے کے نیچے سے ایک سیاہ نگینے والی انگوٹھی نکال کر اپنی انگلی میں پہن لی۔ پھر پلنگ کے ایک پائے کے نیچے سے تعویذ نکال کر اسے جلا ڈالا۔ مہری ایک بار زور سے کانپی۔ لرزی اور پھر نیلم پری کی آواز آئی:
"ماریا! میں مہری کی قید سے تو آزاد ہو گئی ہوں اب اس محل کے طلسم سے صرف اسی وقت نکل سکوں گی جب تم اس طلسم کا خاتمہ کرو گی۔ میں تمہارے لیے دعا کروں گی۔ کیوں کہ میں اس خوابگاہ سے باہر نہیں جا سکتی۔"
ماریا نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں جا رہی ہوں۔ تم میرے لیے دعا کرنا۔"
ماریا نے انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ اسے کافی حد تک اطمینان
تھا۔ پھر بھی وہ کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتی تھی اور پھونک
پھونک کر آگے بڑھ رہی تھی۔ اب رات ہو گئی تھی۔ اسے
نیچے والی منزل سے ایسی آوازیں آنے لگیں جیسے بہت
سے آدم خور آگ کے گرد رقص کرتے ہوئے گا رہے ہوں
ماریا دھیرے دھیرے اپنی جگہ سے سرکتی ہوئی دوسری منزل
کی سیڑھیوں پر سے پھسلتی ہوئی نیچے کے دالان میں آ گئی۔
وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ تہہ خانے کی طرف بڑھی تو دیکھا کہ
راہ داری میں آگ روشن ہے اور شعلے چھت کو چھو رہے
ہیں۔ ماریا سمجھ گئی کہ یہ طلسمی آگ ہے اور اسے تہہ خانے
کی طرف جانے سے روکنے کے لیے یہ آگ جلائی گئی ہے
ماریا نے آنکھیں بند کر کے خدا وند کریم کو یاد کیا اور کہا:
"میرے خدا! تو جانتا ہے کہ میں کسی دنیاوی لالچ
کے لیے ایسا نہیں کر رہی۔ بلکہ ایک ماں اور اس کی
قیدی بچیوں کو آزاد کرانے کے لیے اس مہم پر نکلی
ہوں تو میری مدد کرنا۔"
یہ دعا مانگنے کے بعد ماریا آگ کے شعلوں میں آ گئی۔
شعلوں میں آتے ہی پٹاخے سے چلنے لگے۔ ماریا پر آگ

کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا مگر ایسا لگتا ہے کہ آگ پر
ماریا کا کافی اثر ہو رہا تھا۔ آگ زور سے بھڑک رہی
تھی اور چٹاخ چٹاخ اس میں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھی۔
آدم خور وحشیوں ایسی آواز دور تہہ خانے کی سیڑھیوں کی
طرف سے آ رہی تھیں۔ ماریا تہہ خانے کی سیڑھیوں میں
آ کر رک گئی۔
ماریا نے نیچے جھانک کر دیکھا۔ اسے سب سے پہلے
نیچے سیڑھی میں تھیوسانگ نظر آیا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار
تھی اور وہ بت بنا خاموش کھڑا تھا۔
ماریا آہستہ سے پھسلتی ہوئی نیچے آئی تو تھیوسانگ نے
چیخ ماری:
"میرے آقا! دشمن ماریا یہاں پہنچ گئی ہے۔"
ماریا نے چونک کر دیکھا۔ تہہ خانے میں چبوترے کے
ارد گرد دس بارہ سیاہ فام جن قسم کی مخلوق رقص کرتے ہوئے
عجیب و غریب آوازیں نکال رہی تھی اور چبوترے پر خود
دیو کلوپس زمرد کے ناخن والی انگلی کے سامنے آلتی پالتی
مارے بیٹھا زور زور سے سانس لے رہا تھا۔ تھیوسانگ کی
آواز سنتے ہی دیو کلوپس نے چلا کر کہا:
"سامری سے کہو۔ میری مدد کرے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دس بارہ جن مخلوق کے گلے سے ایک ساتھ ڈکرانے کی آوازیں نکلیں اور تہہ خانے میں زلزلہ سا آگیا۔ ماریا زمین سے دو فٹ اوپر ہوا میں کھڑی تھی۔ تہہ خانے کی چھت پر سے کڑکتی بجلی کے تیر برسنے لگے۔ ماریا پر بھی بجلی آکر گری مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ صرف وہ اپنی جگہ سے تھوڑی دیر کے لیے اوپر کو اچھل پڑی تھی۔ ماریا نے سوچا کہ اب اسے حملہ شروع کر دینا چاہیے۔ انتظار کرنا مناسب نہیں۔ اس کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

ماریا نے اپنے آپ کو فرش پر سے اوپر کو اچھال دیا۔ وہ زمین سے اوپر تہہ خانے کی چھت کے ساتھ جا لگی۔ چبوترے کے گرد جن مخلوق وحشیانہ چیخیں مارتے ہوئے دیوانہ وار رقص کر رہی تھی۔ دیو کلوپس زمرد کے ناخن والی انگلی کے اوپر ہتھیلی کی چھت بنائے بیٹھا تھا جیسے اس کی حفاظت کر رہا ہو۔

ماریا نے اپنے آپ کو فضا میں ایک غوطہ دیا اور دیو کلوپس کی ہتھیلی کے نیچے نکل آئی۔

تھیوسانگ کا بت چلا اٹھا:

"میرے آقا! ماریا اسی تہہ خانہ میں ہے۔"

دیو کلوپس نے ایک فلک شگاف چیخ ماری۔ سارا تہہ خانہ

تھرتھرا اٹھا۔ مگر ماریا زمرد کے ناخن والی انگلی کے پاس پہنچ گئی تھی۔ اس نے ہلہ بول دیا اور چبوترے سے باہر نکلے ہوئے ایک انگلی والے ہاتھ پر اتنی زور سے اپنا ہاتھ مارا کہ انگلی ٹوٹ کر دور جا پڑی۔ انگلی کے گرتے ہی زمرد کا ناخن انگلی سے الگ ہو گیا۔ دیو کلوپس کا جسم ایک بجلی کی کڑک کے ساتھ دھواں بن کر پھیلنے لگا۔ جن مخلوق کے جسموں سے بھی دھواں نکلنے لگا۔ تہہ خانہ چیخوں کی آوازوں سے بھر گیا۔ دیکھتے دیکھتے دیو کلوپس دھواں بن کر فضا میں غائب ہو گیا۔ دوسری مخلوق بھی چیخوں کی آوازوں میں غائب ہو گئی۔

طلسمی ہاتھ اور انگلی بھی وہاں پر نہیں تھی۔ تہہ خانے میں چھت میں سے روشنی کی لکیر نے نکل کر اندھیرے کو دور کر دیا۔ ماریا نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تھیوسانگ بڑے غور سے اپنے آپ کو تک رہا تھا۔ پھر اس نے فضا کو سونگھ کر کہا:

"ماریا! تم یہاں پر ہو کیا؟"

ماریا نے غصے سے جھڑک کر کہا:

"اگر یہاں پر نہیں تھی تو تم شور کس لیے مچا رہے تھے کہ میرے آقا پکڑنا۔ ماریا آ گئی۔ ہماری دشمن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آگئی ہے۔"
تھیوسانگ حیران ہو کر بولا:
"کیا سچ مچ میں ایسی باتیں کر رہا تھا؟"
ماریا بولی: "اور نہیں تو میں جھوٹ بول رہی ہوں۔"
تھیوسانگ کہنے لگا:
"مجھ پر دیو کلوپس کے طلسم کا اثر تھا۔"
ماریا نے دیکھا کہ تھیوسانگ کے ہاتھ والی تلوار بھی
غائب ہو چکی تھی۔ ماریا نے تھیوسانگ کو ساری کہانی بیان
کر دی اور پھر اسے لے کر دوسری منزل میں آیا تو نیلم پری
نے خوش ہو کر کہا:
"ماریا بہن! تمہیں تمہارا بھائی مل گیا۔ مبارک ہو۔ اب
میں اپنے ماں باپ کے پاس کوہ قاف جاتی ہوں۔
تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھے آزاد کرایا۔ میں خداوند کریم
سے تمہارے حق میں ہمیشہ دعا کیا کروں گی۔"
ماریا نے کہا:
"خدا حافظ نیلم پری!"
اور ایک جھونکے کی آواز آئی اور نیلم پری وہاں سے
جا چکی تھی۔
ماریا نے تھیوسانگ کو ساتھ لیا اور دیو کلوپس کے

ے کے پل پر گذرتی پہاڑ کی انتہائی اترنے لگی۔ دیو کلوپس
ے قلعے نما محل میں ان کے باہر نکلتے ہی آگ لگ گئی
ی اور وہ دھڑا دھڑ جلنے لگا تھا۔ دیو کلوپس کا طلسم بھی
س کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو گیا تھا۔
جب ماریا اور تھیوسانگ حوض کے پاس آئے تو دیکھا کہ
ں ایک خوبصورت عورت سات حسین و جمیل لڑکیوں کے
اتھ بیٹھی ہے۔ ہر لڑکی کے سیاہ بالوں میں گلاب کا پھول
کا رہا ہے۔
ماریا نے جاتے ہی پوچھا:
"کیا تم شہانی ہو جس کو دیو کلوپس کے طلسم نے
شارک مچھلی بنا دیا تھا؟"
شہانی بولی: "ہاں ماریا! میں ہی شہانی ہوں۔ مگر
اب میں تمہیں نہیں دیکھ سکتی۔ کیونکہ میں انسانی
شکل میں آ گئی ہوں یہ میری سات بیٹیاں ہیں۔"
ساتوں لڑکیوں نے ماریا اور تھیوسانگ کو سلام کیا۔ ماریا نے
ان سب سے تھیوسانگ کا تعارف کرایا۔
شہانی نے کہا:
"میں اپنی بچیوں کو لے کر سپارٹا اپنے وطن کو جاتی
ہوں میں ساری زندگی تمہاری شکر گذار رہوں گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تمہاری وجہ سے مجھے اور میری بچیوں کو ایک عذاب سے نجات ملی۔"

ماریا نے کہا:

"یہ میرا انسانی فرض تھا جو میں نے ادا کیا۔"

شہانی بولی، "تم کہاں جاؤ گی ماریا؟"

ماریا نے کہا:

"میں جھیل کے باہر اپنے ایک اور بھائی عنبر کو چھوڑ آئی ہوں۔ میں اس کے پاس جاؤں گی۔ ادھر کو راستہ کہاں سے جاتا ہے؟ کیا ہمیں ایک بار پھر پانی سے بھری ہوئی غار میں سے گزرنا پڑیگا؟"

شہانی نے کہا:

"نہیں۔ اب اس غار میں سے گزرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جھیل کے پار والا میدان اس پہاڑ کی دوسری جانب ہے۔ تم پہاڑ پار کر کے وہاں پہنچ جاؤ گی۔"

ماریا اور تھیوسانگ نے شہانی اور اس کی بچیوں کو خدا حافظ کہا اور وادی میں اس سڑک پر چلنے لگے جو سامنے والے بڑے پہاڑ کی طرف جاتی تھی۔ اس وقت صبح ہو چکی تھی۔ ماریا اور تھیوسانگ پہاڑ کی چوٹی پر سے دوسری طرف اترے

تو دیکھا کہ سامنے وہی میدان تھا جہاں ایک کوٹھڑی میں نورینا اور اس کا بھائی بند تھے۔ ماریا کو یاد آ گیا کہ اس نے عنبر سے کہا تھا کہ وہ یونانی لڑکی نورینا اور اس کے بھائی کو لے کر سامنے والی پہاڑی پر چلا جائے۔

تھیوسانگ بولا:

"ہمیں سامنے والی پہاڑی کی طرف چلنا چاہیے۔"

سامنے والی پہاڑی پر پہنچتے پہنچتے انہیں آدھا گھنٹہ لگ گیا۔ ماریا تو اڑ کر بھی جا سکتی تھی لیکن وہ تھیوسانگ کو ابھی اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔ کیوں کہ وہ سارے کا سارا علاقہ طلسمی تھا۔ اگرچہ وہاں دیو کلوپس کا جادو ختم ہو چکا تھا۔ پھر بھی ماریا کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتی تھی۔ پہاڑی کے دامن میں ایک غار کے باہر انہیں عنبر نظر آیا۔ ماریا نے جاتے ہی کہا:

"عنبر بھائی! تھیوسانگ کو لے آئی ہوں میں۔"

تھیوسانگ اور عنبر گلے مل گئے جب عنبر نے دیو کلوپس کی تباہی کی داستان سنی تو بڑا حیران ہوا۔ یونانی لڑکی نورینا اور اس کا بھائی وہیں بیٹھے تھے۔ ماریا اور تھیوسانگ نے انہیں خوش خبری سنائی کہ دیو کلوپس کا خاتمہ ہو چکا ہے اور اب انہیں بلکہ کسی انسان کو بھی اس سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا تھیوسانگ اور عنبر نے نورینا اور اس کے بھائی یورائی کو ساتھ لیا اور سپارٹا شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ سپارٹا پہنچ کر انہوں نے نورینا اور اس کے بھائی کو ان کے گھر پہنچایا اور خود شہر سے باہر ایک معبد کے قریب والی سرائے میں جا اترے۔ یہاں بھی انہیں کیٹی اور ناگ میں سے کسی کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔

پھر بھی تھیوسانگ بولا:

"ہمیں کچھ روز یہاں رہ کر ناگ اور کیٹی کی جستجو کرنی چاہیے۔"

عنبر تھیوسانگ اور ماریا تو یونان کے شہر سپارٹا میں آ گئے ہیں۔ دوسری طرف آپ پڑھ چکے ہیں کہ کیٹی کو ننھی وشاکھا حبشی عورت کی شکل میں اس کا خاوند جادوگر گمباش اپنی جیب میں ڈالے سمندر میں سفر کرتے ہوئے ملک سوڈان کی طرف جا رہا ہے کہ وہاں سوڈان کے بادشاہ کے دربار میں ننھی انگلی کے برابر آدھی کالی، آدھی گوری کیٹی وشاکھا کو پیش کر کے اس سے دولت حاصل کرے جب کہ ناگ بھی جباش کے ساتھ ملک یونان کی طرف چلا آ رہا تھا۔ کیٹی کو تو ہم گمباش کے پاس سمندری جہاز ہی میں چھوڑتے ہیں کیوں کہ اس کا سمندر سفر ابھی بہت لمبا ہے اور ناگ

کی طرف آتے ہیں۔

جباش ملک یونان کی ایک بندرگاہ پر اتر کر ناگ سے رخصت ہو کر کسی جزیرے کی طرف چلا گیا جبکہ ناگ وہاں سے یونان کے دارالحکومت ایتھنز میں داخل ہو گیا۔ یہاں سے عنبر کیٹی تھیوسانگ اور ماریا میں سے کسی کی خوشبو نہ آئی تو وہ یونان کے دوسرے بڑے شہر سپارٹا کی طرف چل پڑا۔ سپارٹا میں داخل ہوتے ہی پہلی بار ناگ نے فضا میں عنبر تھیوسانگ اور ماریا کی ہلکی ہلکی خوشبو محسوس کی۔ وہ بہت خوش ہوا۔ اس نے خوشبو کے پیچھے پیچھے چلنا شروع کر دیا۔ یہ خوشبو سپارٹا شہر کے شمال کی جانب سے آ رہی تھی جہاں معبد کے پاس والی سرائے میں عنبر تھیوسانگ اور ماریا وہاں موجود تھے۔ ابھی تک ان لوگوں نے ناگ کی خوشبو محسوس نہیں کی تھی۔ کیونکہ ہوا عنبر تھیوسانگ کی جانب سے ناگ کی طرف چل رہی تھی اور کافی تیز ہوا تھی۔

ناگ ایک پہاڑی سڑک پر اپنے دوستوں کی خوشبو کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہا تھا کہ آسمان پر گھنے بادل چھا گئے ہوا نے آندھی کی شکل اختیار کر لی اور اس قدر تیز ہوا چلنے لگی اور بارش شروع ہو گئی کہ ناگ کے لیے انسان کی شکل میں پیدل چلنا مشکل ہو گیا۔ اگر وہ عقاب کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکل بدلتا ہے تو بارش میں اس کے پر بھیگ سکتے تھے اور وہ آسانی سے اڑ نہیں سکتا تھا۔ چنانچہ ناگ نے سوچا کہ بجائے کسی عقاب یا سانپ کی شکل بدلنے کے بہتر یہی ہے کہ یہاں کسی جگہ تھوڑی دیر رُک کر بارش کے طوفان کے ٹھہر جانے کا انتظار کیا جائے۔

ناگ نے دائیں بائیں دیکھا۔ یہ ویران پہاڑی علاقہ تھا جہاں دُور دُور درخت اُگے ہوئے تھے۔ ناگ کو ایک طرف ٹیلے کی ڈھلان کے نیچے ایک پرانا مکان نظر آیا۔ ناگ اس کی طرف بڑھا۔ بارش میں وہ دوڑتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ مکان کے پاس آ کر اس نے دیکھا کہ مکان ویران ویران سا ہے۔ وہاں کسی انسان کی موجودگی کا کوئی نشان نہیں تھا۔ برآمدے میں ایک ٹوٹا ہوا بنچ اوندھا پڑا تھا۔ ناگ جلدی سے برآمدے میں آ گیا۔ وہ بارش سے تو کم از کم بچ گیا تھا۔ اس نے اپنے بالوں میں سے بارش کا پانی جھاڑا اور بنچ کو سیدھا کر کے اس پر بیٹھ گیا۔ موسم سردیوں کا نہیں تھا۔ اس لیے سردی نہیں تھی۔ اب اس نے مکان کا جائزہ لیا۔ مکان کے صحن میں شدید بارش ہو رہی تھی۔ بادل گرج رہے تھے۔ بادلوں نے دن کے وقت بھی اندھیرا کر دیا تھا۔ ناگ نے دیکھا کہ مکان کے برآمدے میں صرف دو

ں کے دروازے ہیں جن میں سے ایک کمرے کا دروازہ ر تھا اور دوسرے کا آدھا کھلا تھا۔ اس نے اٹھ کر لے دروازے والے کمرے کے اندر جھانکا۔ اس کمرے میں ٹا پھوٹا سامان بھرا ہوا تھا۔ دوسرے کمرے کو ناگ نے در کی طرف دھکیلا تو دروازہ کھل گیا۔ ناگ نے اندر جھانکنے ی بجائے شرافت اور شائستگی سے کام لیتے ہوئے آواز دی ر اندر کوئی ہے؟

اندر سے کسی نے جواب نہ دیا۔ ناگ نے دوسری بار پھر آواز دی۔ پھر بھی کسی کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ ناگ نے آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر دیکھا۔ کمرے میں کوئی انسان نہیں تھا۔ لیکن ناگ کی تیز آنکھوں کو کمرے کے اندھیرے میں بھی ایک عورت کا بت آدھا زمین میں گڑھا ہوا نظر آ گیا۔ ناگ کمرے میں آ گیا۔ یہ ایک بوڑھی عورت کا آدھا بت تھا۔ اس کا اوپر والا حصّہ زمین سے باہر اور نچلا دھڑ زمین کے اندر دبا ہوا تھا۔ ناگ نے خیال کیا کہ ہو سکتا ہے یہاں جو کوئی پہلے رہتا ہو وہ اس بت کی پوجا کرتا ہو اور یہ بت کسی دیوی کا ہو۔ اس زمانے میں مختلف دیوی دیوتاؤں کی پوجا عام ہوا کرتی تھی۔

ناگ کمرے سے نکل آیا۔ اس نے دروازہ بند کر دیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور بارش کے رُکنے کا انتظار کرنے لگا۔ بارش بڑی موسلادھار ہو رہی تھی۔ آسمان کالے بادلوں سے بھرا ہوا تھا۔ ان کالے سیاہ بادلوں کی وجہ سے دن کے وقت بھی اندھیرا سا چھا گیا تھا۔ ناگ دوسرے کمرے کے دروازے کے پاس دیوار کے ساتھ لگے ہوئے بنچ پر بیٹھا تھا۔ اسے گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ اس نے مکان کے صحن والے دروازے کے باہر سامنے پہاڑی ڈھلان کی طرف نگاہ ڈالی۔ ادھر سے ایک بند گھوڑا گاڑی چلی آ رہی تھی۔ ایک کوچوان جس نے سیاہ لمبی برساتی پہن رکھی تھی گاڑی کے باہر والی سیٹ پر بارش میں بیٹھا گھوڑوں کو چابک مار رہا تھا۔

ناگ سوچنے لگا کہ یہ کون لوگ ہیں جو اس ویران مکان میں بارش کے طوفان میں چلے آ رہے ہیں۔ ناگ نے یونہی دلچسپی کی خاطر اپنی شکل تبدیل کر لی۔ وہ ایک چھوٹے سے سانپ کی شکل میں بنچ کے پیچھے دیوار سے چمٹ گیا۔ بند گھوڑا گاڑی صحن کے ٹوٹے پھوٹے دروازے میں سے داخل ہو کر آنگن میں سے ہوتی ہوئی برآمدے کے پاس آ کر رُک گئی۔

کوچوان نے گھوڑوں کی باگیں کھینچ لیں اور اپنی سیٹ ہی بیٹھا رہا۔ اتنے میں گھوڑا گاڑی کا بند دروازہ کھلا اور سیاہ چمڑے کے لمبے کوٹ والا آدمی گاڑی کے ر سے نکل کر برآمدے میں آ گیا۔ اس نے کوچوان کی ف ہاتھ ہلا کر یونانی زبان میں کہا کہ اسی جگہ انتظار و۔ کوچوان نے آہستہ سے سر ہلا دیا۔ یہ سیاہ لمبے کوٹ والا آدمی برآمدے میں لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس وٹھڑی میں داخل ہو گیا جس کے اندر عورت کا بت آدھا مین میں دھنسا ہوا تھا۔ ناگ کو تشویش ہوئی کہ دیکھنا چاہیے شخص اندر کیا کرنے گیا ہے۔ چنانچہ وہ دیوار پر رینگتا کمرے کے دروازے کے پیچھے سے ہو کر اندر چلا گیا۔ پراسرار آدمی نے دروازہ بند کر کے اندر کنڈی لگا دی۔ پھر اس نے اپنی لمبی سیاہ چمڑے کی کوٹ نما برساتی اتار کر ایک طرف رکھ دی جیب میں سے ایک موم بتی نکال کر جلائی۔ اسے عورت کے بت کے سر پر لگایا اور پھر اس کے کان کے پیچھے ہاتھ لے جا کر ایک سونے کی پن باہر کھینچ کر نکال لی۔ پن کے نکلتے ہی بت میں جان پڑ گئی۔ عورت کے ہونٹ ہلے۔ اس کے حلق سے ایک آہ کی آواز نکلی اور اس نے کہا:

ہم کلیہ! میرے حال پر رحم کرو۔ میں تمہیں سچ کہتی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوں کہ میرے ماں باپ کے پاس دیوی کا خزانہ نہیں تھا۔ وہ دیوی کے پجاری ضرور تھے مگر انہوں نے مرتے وقت کوئی خزانہ میرے حوالے نہیں کیا تھا۔"

اکلید نے عورت کے منہ پر زور سے ایک طمانچہ مارا۔ عورت کی چیخ نکل گئی۔ اس نے روتے ہوئے کہا:

"جب سے تم مجھے کنیز بنا کر لائے ہو تم نے مجھ پر بڑے ظلم کیے ہیں۔ میں نے ہمیشہ تمہاری خدمت کی ہے۔ مگر اس کا اجر تم نے مجھے یہ دے رہے ہو کہ مجھے جادو کی سوئی سے پتھر بنا کر آدھا زمین میں دفن کر دیا ہے اور مجھ پر ظلم ڈھا رہے ہو۔"

اکلید نے غصیلی آواز میں کہا:

"جب تک تم دیوی کے خزانے کا راز مجھے نہیں بتاؤ گی میں تمہیں اسی جگہ مار مار کر ختم کر دوں گا۔ اب بھی وقت ہے۔ مجھے بتا دو کہ تم نے دیوی کا خزانہ سپارٹا کے کس کھنڈر میں دفن کر کے رکھا ہوا ہے؟"

عورت نے عاجزی سے کہا:

"میں زمین میں آدھی دفن ہوں اور اس قدر تکلیف

میں ہوں کہ اگر مجھے خزانے کا علم ہوتا تو اب تک تمہیں بتا چکی ہوتی۔ لیکن میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میرے پاس کوئی خزانہ نہیں ہے۔"

اکلید نے عورت کے منہ پر دوسرا طمانچہ مارا اور گرج کر کہا:

"میں تمہیں آج کی رات کی مہلت دیتا ہوں۔ میں کل آؤں گا اسی وقت۔ اگر تم نے مجھے خزانے کا راز نہ بتایا تو میں تمہیں توڑ پھوڑ کر تمہارے ٹکڑے کر دوں گا۔"

اتنا کہہ کر اکلید نے عورت کے کان کے پیچھے سونے کی پن دوبارہ گاڑ دی جس کے ساتھ ہی عورت اسی طرح پتھر کی بن گئی۔ اکلید نے برساتی پہنی۔ موم بتی کو بجھا کر جیب میں رکھا اور کمرے سے نکل گیا۔ ناگ یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ جب اکلید اپنی گھوڑا گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے چلا گیا تو ناگ نے دوبارہ انسانی شکل اختیار کی اور کمرے میں آ گیا اس نے دروازے کو بند کر لیا اور زمین میں گاڑی ہوئی عورت کے پاس جا کر اس کے کان کے پیچھے لگی ہوئی سنہری پن باہر کھینچ لی۔ پن کے کھینچتے ہی عورت کے بُت میں جان پڑ گئی۔ عورت نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھول کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کمرے کے ہلکے ہلکے اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کی اور
عاجزی سے کہا:
"اکلید! مجھ پر رحم کرو۔ مجھے خزانے کا علم نہیں۔"
اور وہ رونے لگی۔
ناگ نے کہا:
"میں اکلید نہیں ہوں۔"
عورت نے غور سے اندھیرے میں ناگ کو دیکھا۔ اس کے
سامنے ایک دوسرا نوجوان بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔
عورت نے حیرانی سے دیکھا:
"تم کون ہو؟ تم نے مجھے کیسے زندہ کیا؟"
ناگ نے کہا:
"میرا نام ناگ ہے۔ میں ایک مسافر ہوں۔ بارش
سے بچنے کے لیے یہاں آیا تھا۔ میں نے تمہاری
اور اکلید کے ساتھ ہوئی ساری گفتگو سن لی ہے۔
جب وہ چلا گیا تو میں نے جادو کی پن تمہارے
کان کے پیچھے سے کھینچ کر تمہیں پھر سے زندہ
کر دیا ہے۔ تمہارا نام کیا ہے؟"
عورت نے کہا:
"میرا نام شاربو ہے۔ میں ایتھنز کے مندر کے

پجاری کی بیٹی تھی۔ میرے ماں باپ مر گئے تو اکلید
جو سپارٹا کا ایک شعبدہ باز ہے مجھے اغوا کر کے
اپنے ساتھ لے آیا۔ اسے شک تھا کہ میرے ماں
باپ کے پاس دیوتی کا خزانہ تھا جس کا راز وہ
مرتے وقت مجھے بتا گئے ہیں۔ اب اس نے مجھے
اپنے طلسم کے زور سے زمین میں آدھا گاڑ دیا
ہے اور مجھ سے خزانے کا راز معلوم کرنا چاہتا ہے
جو مجھے بالکل معلوم نہیں مگر تم نے طلسمی پن نکال
کر اپنی جان کا خطرہ مول لیا ہے میرے بھائی! اکلید
کو کئی طلسم آتے ہیں۔ وہ تمہیں بھی زندہ نہیں
چھوڑے گا۔"
ناگ نے کہا:
"تم نے مجھے بھائی کہا ہے تو اب تم میری بہن
ہو اور کوئی بھائی اپنی بہن کو تکلیف میں دیکھ کر
اسے چھوڑ نہیں جایا کرتا۔ میں تمہاری مدد کروں
گا۔ باقی رہا اکلید کا طلسم تو میں اس کی پروا نہیں
کرتا۔ نیک کام میں خدا کی طاقت ساتھ ہوتی ہے۔
اور خدا کے آگے کسی کا طلسم نہیں چل سکتا میں تمہیں
زمین سے باہر نکالوں گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے زمین کھود کر عورت شاربو کو زمین سے باہر نکال لیا۔ شاربو نے ناگ سے کہا:

"تم مجھے میرے گھر ایتھنز چھوڑ آئے تو اکلید وہاں بھی میری تلاش میں پہنچ جائے گا۔ تم نے مجھے رہا کرا کے غلطی کی ہے میرے بھائی ناگ۔ میں ایک بدنصیب عورت ہوں۔ مجھے میرے حال پر ہی رہنے دیتے تو اچھا تھا۔"

ناگ بولا: "میں تمہیں تمہارے گھر ایتھنز چھوڑ کر اکلید کی خبر لینے جاؤں گا اور اسے ایسا سبق سکھاؤں گا کہ پھر وہ ساری زندگی تمہاری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس کے پاس یہ طلسم کہاں سے آیا ہے؟ کیا تمہیں معلوم ہے؟"

شاربو کہنے لگی:

"اکلید کے پاس طلسم اور جادو کی طاقت ایک سانپ نے اسے دی ہے جس کو اکلید نے اپنی حویلی کے تہہ خانے میں چونے کے برتن میں قید کر رکھا ہے۔ سانپ کا تعلق ایک بہت بڑے جادوگر کے خاندان سے ہے جس چونے کے برتن میں اکلید نے اس سانپ کو قید کر رکھا ہے اس

کے اوپر پانی کی تھیلی رکھی ہوئی ہے۔ اگر سانپ وہاں سے باہر نکلنے کی کوشش کرے گا تو پانی کی تھیلی میں سے پانی چونے کے برتن میں گر پڑے گا اور چونا اُبلنے لگے گا اور سانپ جل بھن کر ختم ہو جائے گا۔"

ناگ نے پوچھا:

"جس سانپ نے اکلید کو جادو بتایا ہے کیا وہ خود جادو کی مدد سے قید سے باہر نہیں نکل سکتا؟"

شاربو نے کہا:

"اس سانپ کے پاس صرف ایک ہی طلسم ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ سنہری پن کی مدد سے انسان کو پتھر کر سکتا ہے۔ یہی پن اکلید نے میرے کان کے چھو کر مجھے پتھر کر کے آدھا زمین میں دفن کر رکھا تھا۔"

ناگ نے وہ پن اپنے پاس رکھ لی تھی۔ اس نے کہا:

"شاربو! میں اکلید کے طلسم کو ختم کر کے اس سانپ کو بھی آزاد کرا دوں گا اور اکلید سے تمہارے ظلم کا ایسا بدلہ لوں گا کہ وہ ساری زندگی یاد رکھے گا۔ آؤ اب میں تمہیں واپس ایتھنز شہر کی طرف لیے چلتا ہوں۔ بارش تھم گئی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شاربو برآمدے میں آ گئی اور تازہ ہوا میں سانس لیتے ہوئے بولی:

"ایتھنز یہاں سے بہت دور ہے۔ ہمارے پاس کوئی سواری بھی نہیں ہے۔ تم مجھے وہاں تک کیسے لے جاؤ گے؟"

ناگ نے کہا:

"کارواں سرائے میں چلتے ہیں۔ وہاں ضرور کوئی قافلہ مل جائے گا۔ آؤ میرے ساتھ۔"

ناگ نے شاربو کو ساتھ لیا اور وادی سے نکل کر شہر کے دوسرے کنارے ایک کارواں سرائے میں آ گیا۔ یہاں ایک قافلہ چلنے والا ہی تھا۔ یہ قافلہ بارش کے تھمنے کا انتظار کر رہا تھا۔

شاربو نے کہا:

"اس قافلے میں کئی عورتیں بھی سفر کر رہی ہیں۔ میں ان کے ساتھ مل کر ایتھنز پہنچ جاؤں گی۔ بہتر ہے کہ تم مجھے قافلے والوں کے ساتھ چھوڑ کر خود سپارٹا اکلید کی جا کر خبر لو۔ کیونکہ اگر سفر میں تمہیں دیر لگ گئی تو اکلید ضرور میری تلاش میں نکل کھڑا ہو گا۔ ہو سکتا ہے اس کے پاس جادو کی

دوسری پن بھی ہو اور وہ تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔ اس لیے تم ابھی سے جا کر اس کو اپنے قابو میں کر لو۔ مجھے تمہارا فکر لگا رہے گا۔"

ناگ کو شاربو کی یہ تجویز پسند آئی۔ اس نے شاربو کو قافلے میں ایتھنز تک سفر کرنے والی عورتوں کے حوالے کیا اور شاربو سے اکلید کی حویلی کا پتہ پوچھ کر واپس سپارٹا شہر کی طرف چل پڑا۔

سپارٹا شہر وہاں سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھا۔ سپارٹا میں داخل ہوتے ہی ناگ کا چہرہ خوشی سے کھل گیا۔ چونکہ ہوا زیادہ تیز نہیں چل رہی تھی۔ اس لیے اسے عنبر تھیوسانگ اور ماریا کی خوشبو آنے لگی تھی۔ دوسری طرف سپارٹا کی سرائے میں اترے ہوئے عنبر تھیوسانگ اور ماریا کو بھی ناگ کی خوشبو آئی تو وہ بے چین ہو کر ایک دوسرے کو تکنے لگے۔

ماریا نے کہا:

"یہ ناگ کی خوشبو ہے۔ وہ سپارٹا شہر میں داخل ہو چکا ہے۔ میں اس کا پتہ کرتی ہوں۔ تم لوگ اسی جگہ بیٹھو۔"

عنبر اور تھیوسانگ نے ماریا کو تاکید کی کہ وہ ناگ کو لے کر سیدھی سرائے میں آ جائے۔ ماریا نے فضا میں اڑان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھری اور اڑتی ہوئی جدھر سے ناگ کی خوشبو آ رہی تھی ادھر کو چلی۔ ناگ بھی عنبر تھیوسانگ اور ماریا کی خوشبو لیتا اسی طرف چلا آ رہا تھا۔ بارش رک گئی تھی۔ دن کی روشنی میں ماریا نے اوپر سے ناگ کو دیکھا کہ شہر کی ایک سڑک پر چلا آ رہا ہے۔ ماریا تیزی سے نیچے اتر کر اس کے پاس آگئی۔

ناگ کو ماریا کی خوشبو آئی تو وہ بولا:

"ماریا! یہ تم ہو کیا؟"

ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا:

"ہاں ناگ! میں ہوں۔ ماریا۔ خدا کا شکر ہے کہ تمہاری صورت نظر آئی۔ کیٹی کہاں ہے؟ مجھے اس کی خوشبو نہیں آ رہی۔"

ناگ بولا: "یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ تھیوسانگ اور عنبر کہاں ہیں؟ مجھے ان کی خوشبو آ رہی ہے۔"

ماریا نے کہا: "عنبر اور تھیوسانگ بھی کارواں سرائے میں موجود ہیں آؤ۔ ان کے پاس چلتے ہیں۔"

اور ماریا ناگ کو لے کر کارواں سرائے کی طرف چلنے لگی۔

کیٹی سانپ کے سامنے

عنبر تھیوسانگ نے ناگ کو دیکھا تو آپس میں گلے ملے۔ سب کو بڑی خوشی ہوئی۔ کیٹی کے بارے میں دریافت کیا تو ناگ نے انہیں ساری کہانی بیان کر دی۔ بعد کی کہانی عنبر ماریا نے بیان کر دی اور کہا:

"کچھ معلوم نہیں کہ جادوگر گمباش کیٹی کو لے کر کہاں چلا گیا ہے۔ اس وقت کیٹی چھوٹے سائز کی تھی اور اس کا چہرہ حبشی عورت وشاکھا کا تھا اور باقی کا دھڑ گورا کیٹی کا تھا۔"

ناگ کہنے لگا:

"اس کا مطلب ہے کہ اب ہم سب کو کیٹی کی تلاش میں نکلنا چاہیے۔"

ماریا نے کہا:

"میں نے اس جہاز کی ساری تلاشی لے لی تھی جو ملک افریقہ کی طرف جا رہا تھا۔ وہاں مجھے گمباش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہیں نظر نہیں آیا تھا۔"
تھیوسانگ سر کو کھجاتے ہوئے بولا:
"مجھے یقین ہے کہ گمباش کیٹی کو لے کر ملک افریقہ
کی طرف ہی گیا ہے۔ ہمیں افریقہ کی طرف چلنا چاہیے۔"
ماریا اور عنبر نے بھی تھیوسانگ کی تجویز کی تائید کی۔
ناگ نے کہا:
"کیٹی کی تلاش پر نکلنے سے پہلے مجھے ایک نیکی کا
کام کرنا ہے اس سپارٹا شہر میں۔"
اور پھر ناگ نے اپنے دوستوں کو زمین میں آدھی دفن
عورت شاربو کا سارا واقعہ سنا دیا۔ عنبر بولا:
"اگر اکلید کے پاس کوئی سانپ قید ہے تو یہ کام
تم آسانی سے سر انجام دے سکتے ہو۔"
ماریا نے کہا:
"مگر خطرہ ہے کہ کہیں ناگ کسی جادو میں نہ پھنس جائے۔"
عنبر ہنس کر بولا:
"ناگ اتنا بے وقوف نہیں ہے کہ کسی کے طلسم میں
آجائے اور پھر سانپ اس کی مدد بھی کرے گا۔
کیوں ناگ؟ اگر تم کہتے ہو تو میں تمہارے ساتھ
چلنے کو تیار ہوں۔"

ناگ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا:
"نہیں عنبر بھیا! تمہارے جانے کی ضرورت نہیں ہے
میں اکیلا ہی کافی ہوں۔"
ماریا کہنے لگی:
"میں ناگ کے ساتھ جاؤں گی کیونکہ مجھے کوئی نہیں
دیکھ سکتا اس لیے میں ناگ کی مدد کر سکوں گی۔"
ناگ اور ماریا نے عنبر تھیوسانگ کو اسی کارواں سرائے
میں بیٹھے رہنے کی تاکید کی اور اکلید کی حویلی کی طرف روانہ
ہو گئے۔ اکلید کی حویلی کا پتہ ناگ کو شاربو نے بتا دیا تھا۔
وہ سیدھا حویلی کے پاس جا پہنچا۔ ماریا اس کے ساتھ تھی۔ یہ
کافی پرانی قسم کی حویلی تھی۔ ساری کی ساری پتھروں کی بنی
ہوئی تھی۔ باہر سے بڑی پراسرار لگ رہی تھی۔ باہر گیٹ
پر صرف ایک ہی حبشی غلام نیزہ اٹھائے پہرہ دے رہا تھا۔
ماریا نے ناگ سے کہا:
"کیا خیال ہے میں اندر جا کر معلوم کروں کہ کیا
ہو رہا ہے؟"
ناگ نے کہا: "نہیں۔ میرا خیال ہے کہ میں خود
اندر جاتا ہوں۔ تم میرے ساتھ رہنا۔ میں سانپ
کی شکل میں اندر جاؤں گا ہمیں سب سے پہلے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تہہ خانے میں قید سانپ کو وہاں سے آزاد کرانا ہوگا۔ میں جا رہا ہوں"۔

اتنا کہہ کر ناگ نے ایک چھوٹی سی سیاہ چڑیا کی شکل بدلی اور اڑتا ہوا حویلی کے گیٹ میں سے اندر داخل ہو گیا۔ ماریا اس کے ساتھ ساتھ اڑتی جا رہی تھی۔ حویلی کے اندر ایک چھوٹا سا باغ تھا جو ویران پڑا تھا۔ سامنے حویلی کا دوسرا دروازہ تھا۔ ناگ اور ماریا اس میں داخل ہو کر حویلی کے اندر آ گئے۔ یہاں ایک کمرے میں ناگ نے اکب
کو دیکھا کہ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا تھا اور پراسرار انداز میں باتیں کر رہا تھا۔ ماریا ناگ کے ساتھ ساتھ تھی ناگ چڑیا کی شکل میں کمرے کے اندر جانے کی بجائے پھر سے اڑتا ہوا حویلی کی نچلی منزل میں آ گیا۔ ایک غلام نے چڑیا کو اڑتے ہوئے دیکھا تو کچھ حیران ہوا کہ یہ کہاں سے آ گئی۔ مگر پھر اپنے کام پر آگے چل دیا۔ ناگ کو تہہ خانے میں جانے والا زینہ نظر آ گیا۔ ماریا نے ناگ سے کہا:

"یہی راستہ تہہ خانے کو جاتا ہو گا۔ میں تمہارے آگے آگے جاتی ہوں"

ناگ اور ماریا نیچے تہہ خانے میں آ گئے۔ تہہ خانے

ں ایک طرف کونے میں انہیں ایک مٹکا نظر آیا جس
ے اوپر پانی سے بھری ہوئی تھیلی اس طرح سے رکھی
تی کہ اگر اسے ذرا سا بھی ہلایا جاتا تو تھیلی کا پانی
سارے کا سارا مٹکے میں گر جاتا۔ ماریا نے مٹکے میں جھانک
کر دیکھا اور ناگ سے کہا:

"مٹکے میں سفید چونا بھرا ہوا ہے اور ایک سبز سانپ کنڈلی مارے بیٹھا ہے ناگ"۔

ناگ نے فوراً سانپ کی شکل اختیار کر لی۔ مٹکے میں بیٹھے ہوئے سانپ نے ناگ دیوتا کی خوشبو سونگھی تو سانپ کی آواز میں کہا:

"کیا عظیم ناگ دیوتا میری مدد کو آیا ہے؟"

ناگ نے کہا:

"ہاں میں ناگ دیوتا ہوں اور تمہاری مدد ہی کو آیا ہوں مجھے ساری کہانی معلوم ہو چکی ہے۔ سونے کا طلسمی پن میری جیب میں ہے۔ میں نے شارلو کو آزاد کرا دیا ہے۔ اب میں تمہیں اس طلسم سے آزاد کرانے آیا ہوں"

مٹکے کے سانپ نے کہا:

"عظیم ناگ دیوتا! میں بڑی نازک جگہ پر ہوں اگر میرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اوپر رکھی ہوئی تھیلی ذرا سی مل گئی تو پانی مٹکے میں آجائے گا۔ پانی کے گرنے سے چونا گرم ہو کر کھولنے لگے گا اور میں زندہ نہ بچ سکوں گا۔"

ناگ نے کہا:

"میں اکیلا ہی نہیں ہوں۔ میرے ساتھ ماریا بھی ہے ماریا اس تھیلی کو غائب کر دے گی۔ تم باہر آنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

ناگ نے ماریا سے کہا:

"ماریا! کیا تم اس تھیلی کو اس طرح اٹھا کر غائب کر سکتی ہو کہ تھیلی ذرا سی بھی نہ ہلنے پائے؟"

ماریا نے کہا:

"کیوں نہیں۔"

اتنا کہہ کر ماریا آہستہ سے آگے بڑھی اور اس نے تھیلی پر اپنی نظر نہ آنے والی انگلی رکھ دی۔ پھر اسے نیچے سے اوپر اٹھا لیا۔ تھیلی اس کے ہاتھ میں آتے ہی غائب ہو گئی لیکن اس کے ہٹنے سے اکلید کو پتہ چل گیا کہ تہہ خانے میں کوئی دشمن پہنچ گیا ہے۔ وہ اپنے دوستوں کے پاس سے تیزی سے اٹھا اور بھاگتا ہوا تہہ خانے میں آ گیا۔ اس وقت تک ناگ نے سانپ کو مٹکے سے نکال لیا تھا۔ سانپ کو

ماریا نے اٹھا لیا تھا اور وہ غائب ہو گیا تھا اور ناگ نے سنہری پن ماریا کو دے دی تھی اور ہدایت کر دی تھی کہ اکلید وہاں آئے تو وہ یہ پن اس کے کان کے پیچھے چبھو دے۔ خود ناگ چڑیا کی شکل بدل کر تہہ خانے کے کونے میں اندھیرے میں چھپ گیا تھا۔

اکلید تہہ خانے میں دوڑتا ہوا گھبرایا ہوا آیا۔ جب دیکھا کہ مٹکے میں سانپ نہیں ہے تو پریشان ہو کر باہر کو جانے ہی لگا تھا کہ ماریا نے اس کے کان کے پیچھے طلسمی سنہری پن زور سے گاڑ دی۔ اکلید وہیں پتھر کا بن گیا۔ ناگ انسانی شکل میں آ کر اس کے پاس آ گیا۔ اکلید کو انگلی لگا کر دیکھا اس کا جسم پتھر بن چکا تھا۔

ناگ نے ماریا سے کہا:

"ظلم کرنے والے کا انجام یہی ہونا چاہیے۔ اب یہ شخص باقی زندگی پتھر کا بت بن کر اس تہہ خانے میں گزارے گا۔ آؤ ماریا۔ چلتے ہیں۔"

ماریا نے جاتے جاتے پتھر کے اکلید کو دھکا دے کر گرا دیا۔ اکلید فرش پر گر گیا اور ویسے ہی پڑا رہا۔ ناگ اور ماریا مٹکے کے سانپ کو لے کر حویلی سے باہر آ گئے۔ کارواں سرائے میں پہنچ کر ناگ نے مٹکے کے سانپ کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیوسانگ اور عنبر سے تعارف کرایا۔ ناگ نے سانپ سے پوچھا کہ وہ کہاں جانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

مٹکے کا سانپ بولا:

"عظیم ناگ دیوتا! میرا تعلق افریقہ کے قدیم جادوگر سپیروں کے ایک خاندان سے ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ واپس ملک افریقہ میں ہی چلا جاؤں۔"

ناگ نے کہا:

"اتفاق کی بات ہے کہ ہم بھی ملک افریقہ کی طرف ہی جا رہے ہیں۔ تم ہمارے ساتھ ہی سفر کرنا۔ ہم تمہیں افریقہ کے ساحل پر پہنچ کر خدا حافظ کہہ دیں گے۔"

سانپ بولا: "یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں عظیم ناگ دیوتا کے ساتھ سفر کروں گا۔"

عنبر نے سانپ ہی کی زبان میں مٹکے کے سانپ سے سوال کیا: "کیا تمہارے پاس کوئی ایسا جادو نہیں ہے کہ تم ہوا میں اڑ کر افریقہ پہنچ جاؤ۔"

سانپ نے کہا:

"عظیم ناگ دیوتا کے بھائی عنبر! میرے پاس صرف ایک ہی طلسم تھا اور وہ میری سنہری پن تھی جو کسی جاندار کو پتھر بنا سکتی ہے۔ اور وہ سنہری پن

اب حویلی مین اکلید کے جسم میں لگی ہوئی ہے۔"

ماریا نے سوال کیا:

"کیا اس کے علاوہ تمہارے پاس کوئی طلسم نہیں؟"

"بالکل نہیں۔" سانپ نے آہستہ سے کہا۔

تھیوسانگ سر کھجا رہا تھا۔ کہنے لگا:

"اچھی بات ہے کہ اس کے پاس اور کوئی طلسم نہیں ہے۔ ہم طلسم سے آزاد ہو کر سفر کریں گے۔"

اسی روز یہ سارے دوست سپارٹا سے روانہ ہو کر ایتھنز کی بندرگاہ پر پہنچ گئے۔ وہاں سے ایک جہاز ہفتے کے بعد افریقہ کے ملک کی طرف جانے والا تھا۔ ان کے پاس اب سونے چاندی کا ایک بھی سکہ نہیں رہا تھا۔ انہیں جہاز کے کرائے کی بھی ضرورت تھی۔

ناگ نے سانپ سے کہا:

"کیا تمہیں اس شہر کے نیچے دفن کسی ایسے خزانے کا علم ہے جہاں سے تم ایک آدھ ہیرا لے آؤ کہ جس کو فروخت کر کے ہم سونے کے سکے حاصل کر سکیں؟"

مٹکے کے سانپ نے کہا:

"عظیم ناگ دیوتا! اس بندرگاہ کے قریب ہی ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پرانی بارہ دری ہے۔ اس کے نیچے ایک قدیم خزانہ دفن ہے۔ اس خزانے کی حفاظت ایک سرخ سانپ کر رہا ہے۔ آپ اسے حکم دیں۔ وہ آپ کی خدمت میں جو آپ کہیں گے حاضر کر دے گا۔"

ناگ نے سرخ سانپ کا تصور کر کے اسے حکم دیا کہ جس خزانے کی تم حفاظت کر رہے ہو اس کا کوئی ہیرا موتی لے کر ہمارے پاس پہنچو۔ تھوڑی ہی دیر بعد ایک سرخ سانپ وہاں حاضر ہو گیا جس کے منہ میں ایک آلوچے جتنا سفید موتی تھا۔ سرخ سانپ نے عظیم ناگ دیوتا کے حضور موتی پیش کرتے ہوئے ادب سے سلام کیا اور کہا:

"عظیم ناگ دیوتا! یہ میرے خزانے کا سب سے قیمتی موتی ہے میں اسے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا فخر حاصل کرتا ہوں۔"

ناگ نے موتی عنبر کے حوالے کیا اور سرخ سانپ کا شکریہ ادا کر کے اسے واپس بھیج دیا۔

سانپ چلا گیا تو ناگ نے عنبر سے کہا:

"عنبر! اب تم اسے شہر میں لے جا کر بیچ آؤ کیونکہ یہ کام اکثر تم ہی کیا کرتے ہو۔"

عنبر مسکرایا اور بولا:

"ویسے تھیوسانگ بھی ہیرے موتیوں کا بڑا ماہر ہے۔ اسے کیوں نہ بھیج دیں؟"

ماریا بولی: "ہاں میرا خیال ہے کہ یہ کام اس بار تھیوسانگ بھائی کو ہی کرنا چاہیے کیوں تھیوسانگ؟"

تھیوسانگ بولا: "مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ مگر میری ایک شرط ہے اور وہ شرط یہ ہے کہ میں اکیلا ہی یہ موتی لے کر جاؤں گا۔ ماریا یا عنبر میرے ساتھ نہیں جائیں گے۔"

ماریا عنبر اور ناگ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔

ماریا نے کہا:

"ٹھیک ہے۔ تمہارے ساتھ کوئی نہیں جائے گا لیکن اب جلدی سے جاؤ۔ کیونکہ پھر شام ہو گئی تو بازار میں دکانیں بند ہو جائیں گی۔"

تھیوسانگ نے موتی جیب میں رکھا اور سپارٹا شہر کی طرف چلا۔ جوہریوں کے بازار میں بڑی رونق تھی۔ تھیوسانگ ایک دکان میں داخل ہو گیا۔ جوہری دکاندار نے تھیوسانگ کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی۔ وہ ایک خوبصورت کپڑوں والی بیگم صاحبہ کو جواہرات کا سیٹ دکھا رہا تھا۔ تھیوسانگ ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طرف ہٹ کر خاموش کھڑا ہو گیا۔ جوہری کو اچھا نہ لگا کہ ایک گاہک قریب ہی کھڑا ہے۔ اس نے تھیوسانگ سے پوچھا:

"تم کس لیے آئے ہو بھائی؟"

تھیوسانگ نے جیب سے موتی نکال کر جوہری کے آگے رکھ دیا اور کہا:

"میں یہ موتی فروخت کرنا چاہتا ہوں۔"

جوہری نے موتی دیکھا تو اس کی تجربہ کار آنکھ فوراً پہچان گئی کہ یہ بے حد قیمتی اور چار سو سال پرانے مصری شاہی خاندان کے خزانے کا موتی ہے۔ وہ یہ بھی سمجھ گیا کہ یہ آدمی کہیں سے چرا کر لایا ہے مگر وہ تو اسے تھوڑے بہت پیسے دے کر اسے خرید لینا چاہتا تھا۔ اس نے کہا:

"میں اس کے تمہیں سونے کے دس سکے دے سکتا ہوں۔"

تھیوسانگ کو اتنا معلوم تھا کہ یہ پرانے شاہی خاندان کا موتی ہے۔ اس کے منہ سے نکل ہی گیا کہ یہ تو شاہی خاندان کا موتی ہے تم اس کے اتنے تھوڑے پیسے کیوں دے رہے ہو؟

بیگم جو قریب کھڑی تھی چونکی اور موتی کو ہاتھ میں لے کر غور سے دیکھنے لگی۔ اس بیگم کو جواہرات کا بڑا شوق تھا اور اس کا تعلق بھی شاہی خاندان سے تھا مگر اب سپارٹا میں شاہی خاندان کی حکومت نہیں رہی تھی اور لوگوں کی نمائندہ

ٹ حکومت کرتی تھی۔ مگر شاہی خاندان کے لوگ سپارٹا شہر
ے باہر ایک قدیم محل میں رہتے تھے۔ یہ بیگم بھی اسی قدیم
ل سے آئی تھی۔

جوہری نے تھیوسانگ سے کہا:

"یہ موتی تو ضرور شاہی خاندان کا ہے مگر تمہارے پاس کہاں سے آ گیا پھر؟ تمہارا تعلق تو شاہی خاندان سے نہیں ہے۔ ضرور تم نے کہیں سے چوری کیا ہے یہ موتی؟"

تھیوسانگ کو غصہ آ گیا۔ اس نے موتی اٹھا کر جیب میں رکھ لیا اور بولا:

"میں تمہیں اس الزام لگانے کا مزہ چکھا سکتا ہوں مگر میں کوئی گڑبڑ کرنا نہیں چاہتا۔"

تھیوسانگ جانے لگا تو بیگم نے اسے روک کر کہا:

"یہ موتی میں خرید لوں گی۔ تم کتنی رقم چاہتے ہو اس کے عوض؟ کیونکہ میں نے اسے پہچان لیا ہے یہ واقعی شاہی خزانے کا قیمتی موتی ہے۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"آپ کیا دیں گی اس کا؟"

بیگم مسکرائی اور بولی:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میرے ساتھ میرے پرانے محل میں چلو میں تمہیں اس کے عوض سونے کے ایک ہزار سکے دے سکتی ہوں۔"

تھیوسانگ بڑا خوش ہوا۔ بولا:

"آپ اسے کیوں خریدنا چاہتی ہیں؟"

جوہری نے کہا:

"اس لیے کہ بیگم صاحب کا تعلق بھی شاہی خاندان سے ہے۔ یہ ہی اس موتی کی قدر پہچانتی ہیں۔ جاؤ ان کے پاس بیچ دو۔ اتنی رقم تمہیں بازار میں اور کہیں نہیں ملے گی۔"

تھیوسانگ نے بیگم سے کہا:

"میں تیار ہوں۔"

بیگم نے تھیوسانگ کو ساتھ لیا اور دکان سے باہر آ گئی۔ باہر چار غلام ایک ڈولی لیے کھڑے تھے۔ تھیوسانگ بیگم کے ساتھ ڈولی میں بیٹھ گیا اور ڈولی سپارٹا شہر کے قدیم شاہی محل کی طرف روانہ ہو گئی۔

تھیوسانگ کو لے کر بیگم شاہی محل میں آ گئی۔ تھیوسانگ نے دیکھا کہ یہ ایک بڑا ہی پرانا محل تھا۔ اور اس کی حالت خستہ ہو رہی تھی۔ صاف معلوم ہو رہا تھا کہ اس محل میں

لوگ رہتے ہیں ان کے پاس اتنے پیسے اب نہیں ہے کہ وہ محل کی مرمت کرا سکیں۔ محل میں نوکر بھی ایک دو ہی نظر آ رہے تھے۔ ایک کنیز طشت میں کچھ پھل لے کر سامنے سے گذر گئی۔

بیگم نے اسے روک کر کہا:

"طلام! ہمارے مہمان کی خاطر کرو۔"

پھر بیگم نے تھیوسانگ کو ایک مہمان خانے میں بیٹھنے کے لیے کہا اور بولی:

"میں ابھی تمہارے لیے سونے کے سکے لے کر آتی ہوں تم مہمان خانے میں تھوڑی دیر انتظار کرو۔"

موتی ابھی تک تھیوسانگ کے پاس ہی تھا۔ وہ کمرے میں بیٹھ گیا۔ یہاں پرانے صوفے پڑے تھے جن کا مخمل جگہ جگہ سے میلا کچیلا ہو گیا تھا۔ اس پر جو کبھی سونے کا تیرا لگا ہوا ہوتا تھا وہ اکھاڑ کر بیچ دیا گیا تھا شاید۔ کنیز طلام نے تھیوسانگ کے آگے پھلوں کا طشت رکھ دیا اور کہا:

"آپ شوق کریں۔ میں آپ کے لیے شربت لاتی ہوں۔"

تھیوسانگ ایک سیب اٹھا کر کھانے لگا۔ اتنے میں بیگم بھی وہاں پر آ گئی۔ ایک حبشی نوکر نے سونے کے سکوں سے بھری ہوئی تھیلی اٹھا رکھی تھی۔ بیگم نے مسکراتے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوئے ھتیوسانگ سے کہا:

"تمہارے سکّے میں لے آئی ہوں۔"

حبشی نوکر نے تھیلی کھول کر طشت میں سونے کے سکّے اُلٹ دیئے۔ ھتیوسانگ نے دیکھا۔ یہ اصلی سونے کے سکّے تھے۔ اس نے گنے پورے دو ہزار تھے۔ ھتیوسانگ نے جیب سے موتی نکال کر بیگم کے حوالے کر دیا اور سکّے تھیلی میں ڈال کر اٹھنے لگا تو بیگم نے کہا:

"کیا تم میری میزبانی قبول نہیں کرو گے؟ اگرچہ اب ہمارا شاہی دربار نہیں رہا۔ وہ شان و شوکت نہیں رہی لیکن ہمارے شاہی ادب آداب اسی طرح برقرار ہیں۔ ہمارے شاہی محل میں آیا ہوا مہمان ہماری طرف سے قہوے کی دعوت ضرور قبول کرتا ہے۔"

اور کنیز طلام طشت میں قہوے کی دو پیالیاں لے کر آ گئی۔ گرم گرم قہوے میں سے بھاپ اور خوشبو اٹھ رہی تھی۔ ھتیوسانگ تکلف میں آکر وہیں بیٹھ گیا۔ بیگم نے ایک پیالی ھتیوسانگ کو دی اور دوسری خود اٹھا کر آہستہ آہستہ قہوہ پینے لگی۔ وہ ساتھ ساتھ اپنے شاہی خاندان کی تعریف میں باتیں بھی کرتی جا رہی تھی۔ اس نے ھتیوسانگ سے بالکل نہ پوچھا کہ وہ موتی کہاں سے لایا ہے۔ ھتیوسانگ نے

چکھا۔ قہوہ بڑا خوشبودار تھا۔ بیگم نے ھتیوسانگ سے ضرور پوچھا کہ وہ کہاں کا رہنے والا ہے۔

ھتیوسانگ نے کہا:

"میں ایک سیاح ہوں۔ ہیرے جواہرات کا بھی کام کرتا ہوں یہ موتی ہمارے خاندان میں پرانے زمانے سے چلا آ رہا تھا۔ اب مجھے پیسوں کی ضرورت تھی اس لیے اسے فروخت کرنے چلا آیا۔"

بیگم اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ ھتیوسانگ نے محسوس کیا کہ بیگم واقعی شاہی خاندان کی عورت لگتی تھی۔ وہ بہت خوبصورت اور باوقار تھی۔ ھتیوسانگ نے قہوہ ختم کر کے پیالی میز پر رکھ دی اور بولا:

"اچھا اب مجھے اجازت دیں۔ آپ کی میزبانی کا شکریہ۔"

بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا:

"تم سے مل کر خوشی ہوئی ہے۔ تم نے اپنا نام نہیں بتایا دوست؟"

ھتیوسانگ نے سکّوں کی تھیلی بغل میں دباتے ہوئے کہا:

"میرا نام ھتیوسانگ ہے۔"

بیگم نے کہا:

"ہمارے محل کے دروازے تم پر ہمیشہ کے لیے کھلے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیں جب جی چاہے ہمیں ملنے چلے آنا۔"

"شکریہ بیگم صاحبہ۔"

یہ کہہ کر تھیوسانگ نے دروازے کی طرف قدم بڑھایا ہی تھا کہ وہ جیسے پتھر کی طرح بے حس ہو کر دھڑام سے فرش پر گر پڑا۔ قہوے میں ملا ہوا محلول اپنا اثر کر چکا تھا۔ بلکہ بیگم کو حیرانی تھی کہ اس دوائی نے اتنی دیر کیوں لگا دی۔ تھیوسانگ کو تو بہت پہلے بے ہوش ہو جانا چاہیے تھا۔ بیگم نے سب سے پہلے آگے بڑھکر غلام کو اشارہ کیا۔ غلام نے سونے کے سکوں کی تھیلی تھیوسانگ کی جیب سے نکال کر کنیز کو دے دی اور بے ہوش تھیوسانگ کو کاندھے پر ڈال کر ایک تنگ د... تاریک سیڑھیاں اترنے لگا۔ بیگم کو معلوم تھا کہ وہ اسے کہاں لے جائے گا۔ بیگم قیمتی موتی لے کر محل کے ایک کونے والے گول کمرے میں آ گئی جس کی محرابی کھڑکی پر عشق پیچاں کی بیل نے سایہ ڈال رکھا تھا اور پراسرار کمرے میں اندھیرا سا چھایا ہوا تھا۔ اس چھوٹے سے کمرے میں ایک لمبی ڈاڑھی اور تیکھی شیطانی آنکھوں والا ایک بوڑھا پتھر کی گول میز کے گرد بیٹھا سامنے رکھے ایک پیالے پر جھکا ہوا تھا۔ اس پیالے کے پانی میں ایک باغ کا عکس ابھرا ہوا

...۔ بیگم اندر داخل ہو کر بڑے ادب سے ایک طرف ...ی ہو گئی۔

...شیطانی آنکھوں والے بوڑھے نے پیالے کے پانی کی طرف ...تے ہوئے بیگم سے پوچھا:

"کیا تمہیں وہ موتی مل گیا جس کی ہمیں تلاش تھی؟"

بیگم نے موتی میز پر بوڑھے کے سامنے رکھ دیا۔ بوڑھے ...نے سفید موتی کو اپنی لمبی لمبی زرد انگلیوں میں پکڑ کر اپنی ...ی بھنچی ہوئی آنکھوں کے سامنے گھما پھرا کر دیکھا۔ اس کا ...رہ مسکرا رہا تھا۔ وہ بولا:

"بیگم! وہ آدمی کہاں ہے جو یہ موتی چرا کر لایا تھا؟"

بیگم نے کہا:

"وہ محل کے خفیہ تہہ خانے میں بے ہوش پڑا ہے۔"

بوڑھا بولا: "دیکھو! پانی میں آج سے دو ہزار سال پہلے کے ملک مصر کے شاہی باغ کا نقشہ ابھر آیا ہے۔ یہی وہ باغ ہے جہاں اگر ہم اس موتی کو چرا کر لانے والے کو دھکیل دیں گے تو نہ صرف یہ کہ خزانے کا سرخ سانپ ہمیں اپنے آپ قدیم مصر کا سارا خزانہ یہاں محل میں پہنچا دے گا بلکہ اس پیالے کے پانی میں آب حیات کا اثر [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جائے گا۔ اور جو بھی اسے پی لے گا وہ پھر کبھی نہ مر سکے گا۔"

بیگم بڑی خوش تھی۔ کہنے لگی:

"عظیم سامری! جو آدمی یہ شاہی موتی چوری کر کے لایا تھا اس کا نام تھیوسانگ ہے۔ وہ تو پورے قد کا نوجوان ہے۔ اس کو ہم اس پیالے میں کیسے گرا کر آج سے دو ہزار برس پہلے کے مصری باغ میں پہنچائیں گے؟"

سامری کے چہرے پر مکارانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ اس نے بیگم کی طرف دیکھ کر کہا:

"تم اس نوجوان تھیوسانگ کو فوراً یہاں منگواؤ میں تمہیں بتاؤں گا کہ اسے اس پیالے میں کس طرح ڈالا جائے گا۔ جلدی اسے یہاں لاؤ۔"

بیگم کمرے سے باہر آئی۔ غلام کو بلا کر حکم دیا کہ وہ فوراً تھیوسانگ کو اوپر لے آئے۔ اس وقت پراسرار گول کمرے میں شیطانی سامری کی آنکھیں پیالے کے پانی پر جمی ہوئی تھی جہاں دو ہزار سال پرانے ایک شاہی باغ کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔ بیگم اس کے قریب ہی بیٹھ گئی۔ اتنے میں غلام بے ہوش تھیوسانگ کو اوپر

آیا۔ بیگم نے غلام کو باہر جانے کا حکم دیا۔ غلام کے جاتے ہی سامری نے دروازہ بند کروا دیا اور موم بتی جلا کر منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔

منتر پڑھتے ہوئے وہ تھیوسانگ پر پھونکیں بھی مارتا جاتا تھا۔ پھر اس نے موم بتی کو اٹھایا اور اس کی جلتی ہوئی پگھلتی موم تھیوسانگ پر گرا دی۔ پگھلی ہوئی موم کے گرتے ہی تھیوسانگ کا جسم ایک چھوٹی سی لکڑی جتنا ہو گیا۔

شیطانی سامری نے تھیوسانگ کو اٹھایا اور پیالے کے پانی میں ڈال دیا۔ بیگم اور شیطانی سامری دونوں بے چین نظروں سے پیالے میں دیکھنے لگے۔ تھیوسانگ لکڑی کی شکل میں پیالے کے پانی میں اترتا چلا گیا۔ پھر وہ دو ہزار برس پرانے مصری باغ میں پہنچ کر دوبارا پورے جسم کا تھیوسانگ بن گیا۔ وہ ابھی تک بے ہوش تھا اور پرانے مصری باغ کے گھاس پر پڑا تھا۔ شیطانی سامری نے خوشی کی ایک چیخ ماری اور کہا:

"بیگم! اب یہ پیالے کا پانی آب حیات بن چکا ہے۔ جو اسے پیئے گا وہ کبھی نہیں مر سکے گا۔"

بیگم نے جوش میں آ کر کچھ ایسی گھبراہٹ میں پیالے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو پانی پینے کے لیے اٹھایا کہ پیالہ اس کے ہاتھ میں لڑکھڑایا اور پھر نیچے گر کر ٹوٹ گیا۔ سارا پانی فرش پر بہتے ہی بھاپ بن کر اڑ گیا۔ شیطانی سامری کو اس قدر صدمہ ہوا کہ وہ دل پر ہاتھ رکھ کر وہیں بیٹھ گیا اور پھر دل کی دھڑکن بند ہو جانے سے اسی جگہ مر گیا۔ بیگم نے گھبرا کر سفید موتی کو میز پر سے اٹھایا کہ کم از کم اس موتی کو ہی اٹھا کر وہاں سے بھاگ جائے کہ سفید موتی آگ کا انگارہ بن کر فضا میں بلند ہوا اور پھر ایک چیخ کی آواز کے ساتھ پراسرار محرابی کھڑکی میں سے باہر نکل کر فضا میں گم ہو گیا۔ بیگم ششدر رہ گئی۔ اس قدر صدمہ ہوا کہ وہیں بے ہوش ہو کر گر پڑی۔

ماریا عنبر اور ناگ دیر تک تھیوسانگ کا انتظار کرتے رہے۔ مگر جب شام ہو گئی اور تھیوسانگ واپس نہ آیا تو وہ جوہری بازار کی طرف اس کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ مگر اس وقت وہ جوہری دکان بند کر کے جا چکا تھا جس نے تھیوسانگ کو بیگم کے ساتھ جاتے دیکھا تھا۔ دوسرے دن وہ کسی کام سے دکان بند کر کے دوسرے شہر چلا گیا اور یوں ایک ہفتے تک عنبر ناگ اور ماریا سپارٹا کے شہر میں تھیوسانگ کو تلاش کرتے رہے

اور انہیں اس کا کہیں کوئی نام و نشان تک نہ ملا۔ شہر میں سے اس کی خوشبو بھی نہیں آ رہی تھی۔

عنبر نے کہا:

"ہم نے کہا تھا کہ وہ اکیلا نہ جائے مگر تھیوسانگ نے ضد کی اور اکیلا ہی چلا گیا۔ اب خدا جانے وہ کہاں گم ہو گیا ہے۔"

ماریا بولی: "کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ کسی دکاندار کو بھی معلوم نہیں کہ اس قسم کے حلیے کا کوئی آدمی ان کی دکان پر آیا تھا۔"

ناگ بولا: "اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"

عنبر نے کہا:

"وہی جو ہم اکثر کرتے رہے ہیں۔ اپنے ساتھی کو حالات کے حوالے کر کے کیٹی کی تلاش میں چلتے ہیں۔ وہ مل گئی تو تھیوسانگ کا بھی سراغ لگا لیں گے۔"

ماریا نے کہا:

"اس کے سوا ہم کر بھی کیا سکتے ہیں۔ جہاز تو کل افریقہ روانہ ہونے والا ہے۔"

منکے والا سانپ بھی ان کے ساتھ تھا مگر وہ اس سلسلے میں ان کو کوئی مشورہ نہیں دے سکتا تھا۔ وہ خاموش تھا۔

عنبر نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہمارے پاس جہاز کا کرایہ بھی نہیں ہے"

ماریا بولی: "اس کا میں بندوبست کر لوں گی۔ تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں ابھی آتی ہوں"

ماریا یہ کہہ کر سپارٹا شہر کے سرکاری خزانے کی طرف اڑ گئی۔ وہاں ٹکسال میں سونے کے سکے ڈھالے جا رہے تھے۔ ماریا کو جتنے سکے چاہیئے تھے اتنے اس نے وہاں سے اٹھائے اور واپس آ گئی۔ یہ سکے انہوں نے جہاز کے کپتان کے حوالے کیے اور جہاز میں سوار ہو کر افریقہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان تینوں کے دل تھیوسانگ کے لیے افسردہ تھے۔

ماریا عنبر اور ناگ تو اس سمندری جہاز میں سوار ہو کر افریقہ کی طرف جا رہے ہیں چونکہ انہیں اس سمندری سفر میں کافی دن لگ جائیں گے اس لیے ہم یہاں سے کیٹی کی طرف جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس پر سوڈان پہنچ کر کیا گذری۔ یاد رہے کہ تھیوسانگ اس وقت دو ہزار سال پہلے قدیم مصر کے ایک شاہی باغ میں بے ہوش پڑا ہے۔ ہم اسے اسی حالت میں رکھتے ہوئے واپس کیٹی کی طرف دو ماہ پیچھے کی طرف چلتے ہیں۔

گمباش جادوگر نے کیٹی کو جیب میں سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ اس کا جہاز افریقہ کے ساحل پر جا کر لگا تو

وہ وہاں سے سیدھا شہر سوڈان کی طرف روانہ ہو گیا۔ سوڈان پہنچ کر وہ ایک سرائے میں اترا اور سوڈان کے بادشاہ کے دربار میں رسائی حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ وہاں اسے ایک آدمی مل گیا جو ایک درباری کا دوست تھا۔

گمباش نے اسے کہا:

"میں بادشاہ کے لیے ایک ایسی انوکھی شے لایا ہوں کہ اس کو دیکھ کر بادشاہ مجھے بہت انعام اکرام دے گا میں اس میں سے تمہیں بھی ایک حصہ دے دوں گا۔ تم اپنے دوست سے کہہ کر مجھے بادشاہ کے دربار میں پہنچا دو۔"

اس آدمی نے دولت کے لالچ میں آ کر گمباش کو اپنے درباری دوست سے ملا دیا۔

درباری نے گمباش سے پوچھا:

"تم بادشاہ کے حضور کیا انوکھی چیز پیش کرنا چاہتے ہو۔ پہلے مجھے دکھاؤ۔"

گمباش اتنا احمق نہیں تھا۔ کہنے لگا:

"وہ ایک ایسی شے ہے کہ میں سوائے بادشاہ کے اور کسی کو ابھی نہیں دکھا سکتا۔ تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ بادشاہ نے مجھے جو انعام و اکرام دیا اس کا آدھا حصہ میں تمہیں دوں گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

درباری بھی لالچ میں آگیا۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ گمباش کو کل دربار میں ساتھ لے جائے گا۔ دوسرے روز اس درباری نے گمباش کو ساتھ لیا اور شاہی محل میں آ گیا۔ گمباش کو ایک کمرے میں بٹھایا اور خود بادشاہ سے جا کر موقع نکال کر بات کر دی۔ بادشاہ نے گمباش کو بلا لیا۔ گمباش نے جاتے ہی بادشاہ کے حضور تعظیم کی اور ادب سے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔

بادشاہ نے کہا:

"تم ہماری خدمت میں کون سی انوکھی شے پیش کرنا چاہتے ہو؟"

جادوگر گمباش نے جیب سے وشاکھا کیٹی کو نکال کر بادشاہ کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ بادشاہ کے پاس اس وقت بادشاہ کا وزیر بھی موجود تھا۔ انہوں نے جو ایک انگلی کے برابر ننھی سی ایسی عورت کو دیکھا کہ جس کا چہرہ سیاہ مگر جسم گورا تھا تو وہ دنگ ہو کر رہ گئے۔ انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ بادشاہ نے آہستہ سے کیٹی کو اپنی ہتھیلی پر اٹھا لیا۔ کیٹی کی یادداشت اور چہرہ چونکہ گمباش کی مردہ بیوی وشاکھا کا تھا اس لیے وہ گمباش کے حکم پر چل رہی تھی۔ اس نے جھک کر بادشاہ کو سلام کیا۔ بادشاہ نے پوچھا:

"تمہارا نام کیا ہے؟"

وشاکھا کیٹی نے کہا:

"حضور انور! میرا نام وشاکھا ہے۔"

بادشاہ نے پوچھا:

"تم اتنی چھوٹی کیسے ہو گئی ہو اور پھر تمہارا چہرہ کالا حبشی عورت ایسا اور جسم یونانی عورتوں کی طرح گورا ہے؟"

وشاکھا کیٹی نے کہا:

"حضور انور! میں ایسے ہی پیدا ہوئی تھی۔"

یہ اس نے اپنے خاوند گمباش کی خاطر جھوٹ بولا تھا۔ بادشاہ نے گمباش کی طرف دیکھا اور کہا:

"ہمیں تمہارا یہ عجوبہ بہت پسند آیا ہے۔ ہم اسے خریدنا چاہتے ہیں۔ بولو۔ تمہیں کیا دیں اس کے عوض؟"

گمباش نے سر جھکا لیا اور کہا:

"حضور! آپ بادشاہ سلامت ہیں۔ جو دیں گے میں قبول کر لوں گا۔"

بادشاہ نے وزیر سے کہا:

"اس شخص کو دس لاکھ سونے کے سکے اور خلعت دے کر رخصت کرو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وزیر نے گمباش کی طرف دیکھ کر کہا:

"میرے ساتھ آؤ۔"

گمباش وزیر کے ساتھ باہر چلا گیا۔ بادشاہ نے ننھی کیٹی کو ایک سونے کے چھوٹے سے پنجرے میں بند کر دیا۔ ننھی کیٹی نے کوئی اعتراض نہ کیا۔

وزیر نے گمباش سے پوچھا:

"تم اس چھوٹی سی عورت کو کہاں سے لائے تھے؟"

گمباش بولا: "حضور! یہ ایسے ہی پیدا ہوئی تھی۔"

وزیر نے گمباش کو ایک ستون کے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا اور کہا:

"تم یہاں بیٹھو۔ میں غلام کو کہتا ہوں وہ تمہارا انعام لے کر ابھی آتا ہے۔"

گمباش بڑا خوش تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ وہاں درباری نہیں تھا۔ گمباش نے سوچا کہ وہ اکیلا ہی ساری دولت لے کر یہاں سے رفو چکر ہو جائے گا اور درباری اور اس کے دوست کو ایک پائی بھی نہیں دے گا۔

کچھ دیر کے بعد گمباش کو اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ اس نے خیال کیا کہ غلام اس کا انعام و اکرام لے کر آگیا ہے۔ گمباش نے پلٹ کر دیکھا تو اسے اپنے پیچھے ایک سیاہ جسم والا ہٹا کٹا

حبشی جلاد دکھائی دیا جس کے ہاتھ میں چھُرا چمک رہا تھا۔ گمباش گھبرا کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ حبشی جلاد کا ہاتھ اپنی جگہ سے حرکت میں آیا اور چھرے کے ایک ہی وار نے گمباش کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ یہ سب کچھ وزیر کے حکم سے کیا گیا تھا۔ غلام نے گمباش کے ٹکڑے اٹھا کر بوری میں بند کئے اور وہاں سے چلا گیا۔ وزیر اپنے کمرے کے جھروکے میں کھڑا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ جب گمباش اس کے راستے سے صاف ہو گیا تو وزیر سیدھا بادشاہ کے کمرے میں آگیا اور جھک کر عرض کی کہ آپ کے حکم کے مطابق گمباش کو اس کا انعام دے دیا گیا ہے۔ بادشاہ بڑا خوش ہوا۔ وہ اس وقت سونے کے پنجرے میں بند کیٹی سے باتیں کر رہا تھا۔ وزیر نے شام کو دربار کے شاہی نجومی کو اپنے کمرہ خاص میں طلب کیا اور اس سے کہا:

"بادشاہ سلامت نے ایک عجیب و غریب ننھی سی عورت کو اپنے محل میں پنجرے میں بند کر کے رکھ لیا ہے جو میرے حساب سے منحوس بات ہے۔ تمہارا حساب کیا کہتا ہے۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ شاہی محل میں کوئی ایسی منحوس چیز داخل ہو جو اس محل پر تباہی لائے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شاہی نجومی نے حساب لگایا اور بولا:

"وزیر اعظم! یہ عورت جو ننھی منی سی دکھائی دیتی ہے اصل میں پورے قد کاٹھ کی عورت ہے مگر اس پر جادو کیا گیا ہے اور بڑے خطرناک طلسم کے ذریعے اسے چھوٹا بنا دیا گیا ہے۔"

وزیر نے پوچھا:

"کیا یہ ہمارے دربار کے لیے منحوس ہے؟"

شاہی نجومی بولا:

"حضور! کوئی بھی جادو کی شے شاہی دربار کے لیے نیک شگون ثابت نہیں ہو سکتی۔ کچھ معلوم نہیں کہ اس عورت کے اندر کس قسم کا طلسم بھرا گیا ہے کہ اس کی شعاعیں کب نکل کر شاہی محل کو بھسم کر ڈالیں۔"

وزیر سوچ میں پڑ گیا۔ اس نے شاہی نجومی سے کہا:

"کیا تمہارے پاس کوئی ایسا منتر ہے کہ جس کو پھونکنے سے اس عورت کا طلسم ٹوٹ جائے۔"

شاہی نجومی کچھ دیر غور کرنے کے بعد بولا:

"حضور! میرے نجوم کے حساب میں ایک عمل ایسا ہے کہ اس سے کسی بھی شے کو اس کی اصلی حالت میں لایا جا سکتا ہے۔ میں اس عمل

کو پڑھ کر کوشش کرتا ہوں۔"

وزیر نے کہا:

"تم آج رات کو میرے کمرے میں آ جانا۔ میں اس عورت کو یہاں پنجرے سے نکال لاؤں گا۔ کیونکہ اس عورت کی وجہ سے شاہی محل پر تباہی نازل ہو سکتی ہے اس لیے میں شاہی محل کو تباہی سے بچانے کے لیے یہ سب کچھ کر رہا ہوں۔"

شاہی نجومی ادب سے سر جھکا کر چلا گیا۔ رات کو جب بادشاہ اپنی خواب گاہ میں چلا گیا تو وزیر محل کے اس کمرے میں آیا جہاں سونے کے پنجرے میں کیٹی بیٹھی تھی۔ وزیر نے اسے پنجرے سے نکال کر جیب میں ڈالا اور سیدھا اپنی خواب گاہ میں واپس آ گیا۔ شاہی نجومی اس کا انتظار کر رہا تھا۔ وزیر نے ننھی سی کیٹی کو شاہی نجومی کے سامنے رکھ دیا اور کہا:

"اس پر اپنا عمل کرو۔"

شاہی نجومی پہلے ہی سے تیار تھا اور اپنا عمل تقریباً پورا کر چکا تھا۔ اس نے منتر پڑھ کر کیٹی پر پھونک ماری۔ پھونک کے ساتھ ہی کیٹی کے اندر پہلی تبدیلی یہ پیدا ہوئی کہ اس کا سر کیٹی کا بن گیا۔ یعنی وشاکھا کا چہرہ غائب ہو گیا۔ وہ کیٹی بن چکی تھی اگرچہ وہ چھوٹی تھی ابھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے ہوش میں آتے ہی ارد گرد دیکھا اور چلا کر بولی:

"تم لوگ کون ہو؟ میں کہاں ہوں۔ عنبر اور تھیوسانگ کہاں ہیں۔ ناگ کہاں ہے۔ وہ میرے ساتھ تھے؟"

وزیر نے شاہی نجومی کی طرف دیکھا۔ نجومی نے کہا:

"وزیر اعظم! لگتا ہے اس عورت کو گمباش جادوگر اس کے دوستوں سے اغوا کر کے لے آیا تھا اور اس پر جادو کر کے اسے اپنے ساتھ عجوبہ بنا کر رکھے ہوئے تھا۔"

وزیر نے کہا:

"کیا اس کا طلسم ٹوٹ گیا ہے؟"

شاہی نجومی بولا: "ایک طلسم نہیں ٹوٹ سکتا۔ بہتر یہی ہے کہ آپ اسے محل سے دور کسی گھنے جنگل کی گہری گھاٹی میں پھنکوا دیں جہاں سے یہ کبھی باہر نہ نکل سکے۔"

وزیر اعظم نے کہا:

"ٹھیک ہے یوں اس محل پر سے نحوست کے سائے دور ہو جائیں گے۔"

وزیر اعظم نے اسی وقت اپنے خاص غلام کو طلب کیا اور اسے حکم دیا:

"اس ننھی سی عورت کو تھیلی میں بند کر کے لے جاؤ

اور گھنے جنگل کی کسی گہری گھاٹی میں جا کر پھینک دو۔"

کیٹی چلانے لگی۔ شور مچانے لگی۔ مگر اس ننھی سی کیٹی کی کون سنتا تھا۔ غلام نے کیٹی کو اٹھا کر ریشمی تھیلی میں ڈال کر بند کیا اور گھوڑے پر بیٹھ کر شاہی محل سے جنگل کی طرف روانہ ہو گیا۔ رات کے اندھیرے میں وہ جنگل کے اندر ایک گہری گھاٹی کے کنارے پہنچ کر گھوڑے سے اتر پڑا۔ نیچے گھاٹی دور تک چلی گئی تھی۔ غلام نے تھیلی جیب سے نکالی اور اسے گھاٹی میں پھینک دیا۔

کیٹی تھیلی میں بند تھی۔ تھیلی قلا بازیاں کھاتی رات کے اندھیرے میں گہری گھاٹی کے درختوں اور جھاڑیوں سے ٹکراتی ایک چھوٹی سی پہاڑی ندی کے کنارے گھاس پر جا کر گر پڑی۔ گھاس کافی گھنی اور نرم تھی۔ اس لیے کیٹی کو کوئی چوٹ نہ لگی۔ تھیلی پھٹ گئی۔ کیٹی تھیلی سے باہر آ گئی۔ اس نے دیکھا کہ وہ اندھیرے میں تاریک گھاٹی میں ندی کے کنارے کھڑی ہے۔ کیٹی نے اپنے جسم پر نگاہ ڈالی۔ وہ بالکل چھوٹی سی ہو گئی تھی۔ اب اسے سب کچھ یاد آ رہا تھا۔ اس کا مقصد اب کسی نہ کسی طرح عنبر ناگ تھیوسانگ اور ماریا تک پہنچنا تھا۔ اس نے ندی کے کنارے کنارے اندھیرے میں ہی چلنا شروع کر دیا۔ ساری رات کیٹی جنگل میں چلتی رہی۔ چونکہ وہ بہت چھوٹی تھی اس لیے جنگل سے باہر نکلتے نکلتے اسے کافی دن نکل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آیا۔ کیٹی نے دیکھا کہ اب اس کے سامنے ایک صحرا ہے جس پر سورج چمک رہا ہے۔ دور تک ریت کے اونچے نیچے ٹیلے پھیلے ہوئے تھے۔ اگر آپ نقشے پر ایک نظر ڈالیں تو آپ کو سوڈان سے مصر تک صحرا اور سنگلاخ زرد پہاڑیوں کا سلسلہ پھیلا ہوا دکھائی دے گا۔

کیٹی کے سامنے اب مصر کے دریائے نیل تک پھیلا ہوا صحرا تھا جو سورج کی گرمی میں جل رہا تھا۔ اگرچہ کیٹی چھوٹے سائز کی تھی مگر اس پر گرمی کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ اس نے خدا کا نام لے کر صحرا میں شمال مغرب کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ اسے یقین تھا کہ صحرا کے ختم ہونے پر کوئی نہ کوئی شہر ضرور آئے گا اور وہاں سے اسے عنبر ناگ ماریا اور تھیوسانگ کا سراغ مل سکے گا۔

کیٹی صحرا کی گرم ریت پر دوپہر تک چلتی رہی۔ دوپہر ڈھل رہی تھی کہ کیٹی نے دیکھا کہ آسمان پر ایک بہت بڑا گدھ نمودار ہوا اور اس کے اوپر چکر کاٹ رہا ہے اور اسے جھپٹنے کے لیے نیچے اتر رہا ہے۔ کیٹی پریشان ہو کر ایک طرف کو دوڑی۔ مگر وہ اتنی چھوٹی تھی کہ زیادہ دور نہیں جا سکتی تھی۔ گدھ اس کے سر کے اوپر آ گیا۔ گدھ کی آنکھ نے کیٹی کو اچھی طرح سے دیکھ لیا تھا اور پھر اسے اپنا نشانہ بنا کر نیچے کو جھپٹا اور کیٹی کو اپنے پنجوں میں اٹھا کر آسمان کی طرف لے گیا۔

آسمان پر آتے ہی گدھ نے ایک طرف اڑنا شروع کر دیا۔

کیٹی نے اپنے آپ کو گدھ کے پنجوں میں سمیٹ رکھا تھا۔ گدھ بڑی تیزی سے فضا میں ایک طرف کو اڑتا جا رہا تھا۔ کیٹی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے کہاں لے جا رہا ہے۔ شاید وہ اسے اپنے کسی گھونسلے پر لے جا کر ہڑپ کرنا چاہتا تھا۔ کیٹی نے اپنے آپ کو گدھ کے پنجوں سے چھڑانے کی کوشش شروع کر دی۔ مگر گدھ کے پنجوں کی گرفت بڑی مضبوط تھی۔ کیٹی نے اپنے آپ کو تقدیر کے حوالے کر دیا۔ اب وہ اس تاڑ پر تھی کہ جونہی گدھ کسی گھونسلے پر اترا وہ وہاں سے فرار ہونے کی کوشش کرے گی۔

گدھ نے دیکھتے دیکھتے اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے صحرا کو عبور کر لیا اور کیٹی کو دور سے مصر کے قدیم اہرام دکھائی دینے لگے۔ اس وقت تک مصر میں ابھی صرف دو اہرام ہی بنے تھے۔ یہ اہرام دو ہزار برس پرانے تھے۔ ان اہراموں کے پیچھے قدیم فرعونوں کے مصری دارالحکومت تھیبز شہر کی فصیل اور فرعون کے محلات کے چمکتے مینار نظر آ رہے تھے۔ کیٹی سمجھ گئی کہ وہ ہزاروں برس پرانے مصر کے ملک میں پہنچ گئی ہے۔ اس زمانے میں مصر پر ایک ایسا فرعون حکومت کرتا تھا جو صرف ایک خدا کو مانتا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیارے ساتھیو! یہاں میں چاہتا ہوں کہ آپ کو عالمی تاریخ کے بارے میں کچھ ایسی ابتدائی باتیں بتا دوں جو بڑے ہو کر آپ تاریخ کی کتابوں میں پڑھیں گے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس زمانے میں مصر کے جو بادشاہ ہوتے تھے ان سب کو فرعون کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ ان کے اپنے نام بھی ہوتے تھے مگر ان کو فرعون کے لقب سے ہی پکارا جاتا تھا۔ قرآن حکیم میں جس فرعون کا ذکر آیا ہے وہ بڑا ظالم، متکبر اور مشرک فرعون تھا۔ وہ اپنے آپ کو نعوذ باللہ خدا کہتا تھا یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے اس شرک اور ظلم کی سزا ملی۔ کچھ فرعون ایسے بھی گذرے ہیں جو رعایا کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے مگر سورج، بلی، سانپ یا آگ کی پوجا کرتے تھے اور ان چیزوں کو خدا مانتے تھے۔ لیکن جس فرعون کا ہم ذکر کرنے والے ہیں اس کا نام اخناطون تھا۔ فرعونوں کی لڑی میں یہ پہلا فرعون تھا جس نے بلی، سورج، چاند ستاروں اور آگ کو خدا ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ خدا وہ ہے جس نے سورج، چاند ستاروں اور آگ کو پیدا کیا ہے۔ چنانچہ وہ بتوں کی بجائے ایک خدا کو مانتا تھا جو ساری کائنات بلکہ کل کائناتوں کا خالق اور مالک ہے۔ تاریخ میں وہ توحید پرست فرعون کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مصر کے کاہن

اس کے خلاف تھے۔ کاہن وہ لوگ ہوتے تھے جو لوگوں کو بتوں کی پوجا کرنے اور منتر پڑھ کر عمل کرنے میں لوگوں کی مدد کرتے تھے۔ یہ لوگ فرعون جتنی سیاسی طاقت کے مالک ہوتے تھے۔ اخناطون فرعون کے زمانے کے کاہن کا نام تاریخ میں اُشتار بتایا جاتا ہے۔ یہ کاہن فرعون کے سخت خلاف تھا مگر چونکہ مصر کی فوج کا سپہ سالار فرعون کے حق میں تھا اس لیے اکیلا کاہن اُشتار فرعون کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتا تھا۔ مگر وہ فرعون کو ہلاک کرنے کے منصوبے برابر سوچتا رہتا تھا۔ یہی وہ زمانہ تھا کہ کیٹی فرعون کے شہر کی طرف گدھ کے پنجوں میں جکڑی اڑی چلی جا رہی تھی۔

اچانک ایسا ہوا کہ ہوا کا ایک تیز تھپیڑا ریت کے ٹیلوں سے سخت گرمی کی وجہ سے بلند ہو کر گدھ سے ٹکرایا۔ گدھ بوکھلا گیا اور اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا جس کی وجہ سے کیٹی اس کے پنجوں سے چھوٹ کر نیچے گر پڑی۔ کیٹی بلندی سے ریت کے ایک ٹیلے پر گری اور ریت کے اندر چلی گئی۔ کیٹی نے جلدی سے ریت میں سوراخ بنا کر باہر دیکھا۔ گدھ ابھی تک اس کے سر پہ منڈلا رہا تھا۔ کیٹی ریت کے بل میں خاموشی سے دبکی رہی۔ گدھ کچھ دیر تو وہیں منڈلاتا رہا پھر ناامید ہو کر ایک سو اڑ گیا۔ جب کیٹی نے آسمان کو خالی پایا تو ریت کے بل میں سے نکلی اور مصر کے دارالحکومت تھبز کی طرف آہستہ آہستہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چلنے لگی۔ وہ اتنی چھوٹی تھی کہ ریت پر چلتے ہوئے کوئی چھوٹا سا ٹکڑا لگ رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ کچھ آدمی اونٹوں پر سوار شہر کے دروازے کی طرف بڑھے چلے جا رہے ہیں۔ کیٹی ایک جگہ رک گئی اور سوچنے لگی کہ اگر وہ شہر کے دروازے کی جانب سے داخل ہوتی تو لوگ اسے دیکھ کر اسے پکڑ لیں گے اور ایک عجیب یا منحوس شے سمجھ کر ہلاک کرنے کی کوشش بھی کریں گے۔ اس لیے وہ دوسری طرف چلنے لگی کہ شہر کی دیوار میں اگر کوئی شگاف یا سوراخ رہ گیا ہو تو اس میں سے شہر کے اندر داخل ہو۔ اس نے فضا کو سونگھ کر محسوس کر لیا تھا کہ وہاں عنبر ناگ ماریا یا تھیوسانگ کی خوشبو نہیں ہے۔ کیٹی ایک سوکھی خشک جھاڑی کے قریب سے گذر رہی تھی کہ اچانک زرد رنگ کا ایک سانپ ریت میں سے نکل کر پھن اٹھا کر کیٹی کے سامنے آ گیا اور اس کی طرف اپنی لال لال آنکھوں سے دیکھنے لگا۔ کیٹی وہیں ساکت ہو گئی اور سانپ پر نظریں جما دیں۔

○

پھر کیا ہوا؟ یہ آپ آئندہ قسط ۱۴۸
میں شہزادی نمبر میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

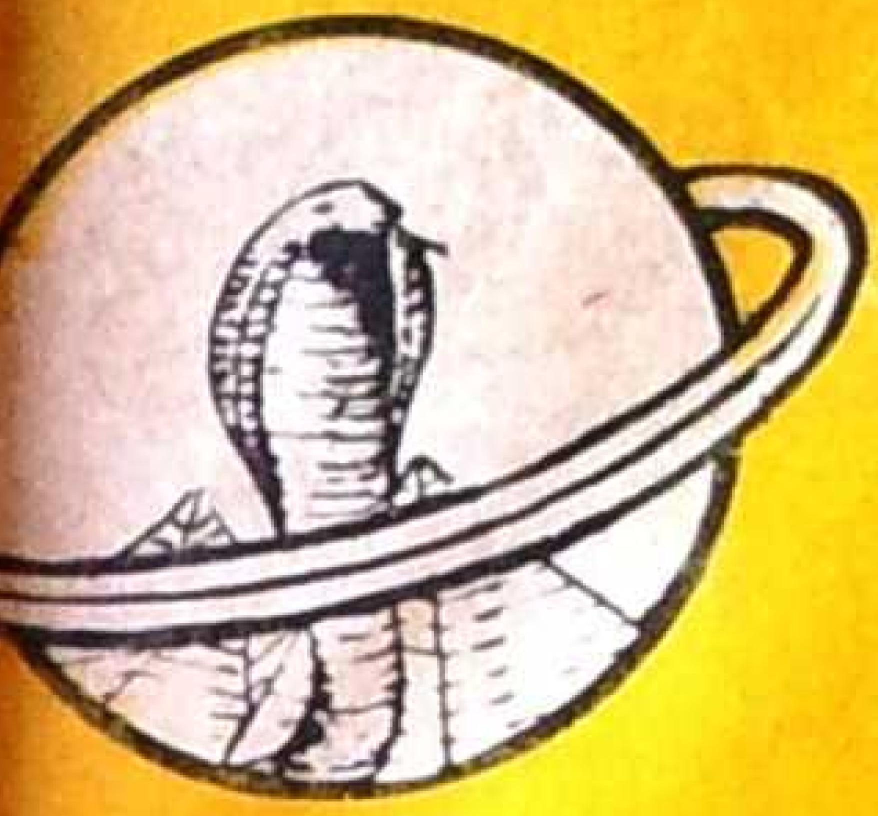

١٠١ خلائی جہاز کی ممی 4/50
١٠٢ ٹیبی خلائی شیطان 4/50
١٠٣ ماریا دوزخ میں 4/50
خلائی کمرہ 4/50
١٠٤ مُردوں کا سیارہ 4/50
١٠٥ خونخوار انسانی کھوپڑی 4/50
١٠٦ خطرناک طلسمی روشنی 4/50
١٠٧ ہیبت ناک قلعہ 4/50
١٠٨ ہیبت ناک شیشہ 4/50
١٠٩ ٹیبی کا گرہ / ماتا وردی کا گرہ 4/50
١١٠ آدھی عورت آدھا سانپ 4/50
١١١ عنبر اور خلائی مخلوق 4/50
١١٢ عنبر اور زندہ لاش 4/50
١١٣ کیٹی اور طوفانی رات میں 4/50
١١٤ خطرناک تجربہ 4/50
١١٥ سانپ کا قیدی 4/50
١١٦ موت کی چھلانگ 4/50
١١٧ مُردے کی موت 4/50
١١٨ قبر کا ہاتھ 4/50
١١٩ جزیرے کا بھوت 4/50
١٢٠ خوفناک مقابلہ 4/50
١٢١ ماریا کا پنجہ 4/50
١٢٢ سیتارا کا بھوت 3/-
١٢٣ انسانی تیندوا 4/50
١٢٤ ٹیبی لاش [illegible] 4/50
١٢٥ خونی راز 4/50
١٢٦ سرکٹا ناگ 4/50
١٢٧ عنبر کی قبر 4/50
١٢٨ چاہ بابل کے قیدی 4/50
١٢٩ منحوس مورتیاں 4/50
١٣٠ ہانگ کی ناگن 4/50
١٣١ قبرستان کی ڈراؤنی رات 4/50
١٣٢ منگلا وادی کا ترشول 4/50
١٣٣ ماریا کھوپڑی میں 4/50
١٣٤ [illegible] 4/50
١٣٥ باپ کی خوشبو 4/50
١٣٦ تابوت والی لڑکیاں 4/50
١٣٧ آدم خور شکاری 4/50
١٣٨ بھٹکی روحوں کا سفر 4/50
١٣٩ بھیڑیا لڑکی 4/50
١٤٠ ویران مینار 4/50
١٤١ ناگ کا دشمن [illegible] سانگ 4/50
١٤٢ مُردے کی راکھ 4/50
١٤٣ آدھا زندہ آدھا مُردہ 4/50

عنبر ناگ ماریا کیٹی اور خلا میں

اے حمید

اقرأ
مکتبہ اقرأ
۱۰ عالم مارکیٹ ملا ہور-۸